بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 72

شمارہ 25

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADAR Qadian

ایڈیٹر منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 850 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ یا
80 ڈالر امریکن
یا 60 یورو

www.akhbarbadr.in

3/ذوالحجہ 1444 ہجری قمری ● 22/احسان 1402 ہجری شمسی ● 22/جون 2023ء

ارشاد باری تعالیٰ

وَلَا تَمۡشِ فِی الۡاَرۡضِ مَرَحًا ۚ اِنَّکَ لَنۡ تَخۡرِقَ الۡاَرۡضَ وَلَنۡ تَبۡلُغَ الۡجِبَالَ طُوۡلًا

(بنی اسرائیل:38)

ترجمہ: اور زمین میں اکڑ کر نہ چل۔ تُو یقیناً زمین کو پھاڑ نہیں سکتا اور نہ قامت میں پہاڑوں کی بلندی تک پہنچ سکتا ہے۔

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 16/جون 2023 کو مسجد مبارک، اسلام آباد یو. کے سے بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبہ جمعہ کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 16 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

مامورین جو آتے ہیں اُن میں مخلوق کیلئے دلسوزی اور بنی نوع انسان کی خیر خواہی کیلئے ایک گدازش ہوتی ہے

قرآن کریم سے پتہ لگتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حد درجہ یہ سوزش اور گدازش لگی ہوئی تھی

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

نبی کی مادرانہ عطوفت

قرآن کریم سے یہ بھی پتہ لگتا ہے کہ آپؐ کو کس قدر سوزش اور گدازش لگی ہوئی تھی، چنانچہ فرمایا: لَعَلَّکَ بَاخِعٌ نَّفۡسَکَ اَلَّا یَکُوۡنُوۡا مُؤۡمِنِیۡنَ (الشعراء:4) یعنی کیا تو اپنی جان کو ہلاک کردے گا اس فکر میں کہ یہ مومن کیوں نہیں بنتے۔ یہ پکی بات ہے کہ ہر نبی صرف لفظ لے کر نہیں آتا بلکہ اپنے اندر وہ ایک درد اور سوز و گداز بھی رکھتا ہے جو اپنی قوم کی اصلاح کیلئے ہوتا ہے اور یہ درد اور اضطراب کسی بناوٹ سے نہیں ہوتا، بلکہ فطرتاً اضطراری طور پر اس سے صادر ہوتا ہے، جیسے ایک ماں اپنے بچے کی پرورش میں مصروف ہوتی ہے۔ اگر بادشاہ کی طرف سے اُس کو حکم بھی دیا جاوے کہ اگر وہ اپنے بچے کو دودھ نہ بھی دے اور اس طرح پر اُس کے ایک دو بچے مر بھی جاویں تو اس کو معاف ہیں اور اس سے کوئی باز پرس نہ ہوگی۔ تو کیا بادشاہ کے ایسے حکم پر کوئی ماں خوش ہوسکتی ہے؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ بادشاہ کو گالیاں دے گی۔ وہ دودھ دینے سے رُک سکتی ہی نہیں۔ یہ بات اس کی طبیعت میں طبعاً موجود ہے اور دُودھ دینے میں اس کو کبھی بھی بہشت میں جانا یا اُس کا معاوضہ پانا مرکوز اور ملحوظ نہیں ہوتا اور یہ جوش طبعی ہے جو اُس کو فطرت نے دیا ہے۔ ورنہ اگر یہ بات نہ ہوتی تو چاہیے تھا کہ جانوروں کی مائیں بکری، بھینس یا گائے یا پرندوں کی مائیں اپنے بچوں کی پرورش سے علیحدہ ہوجاتیں۔ ایک فطرت ہوتی ہے، ایک عقل ہوتی ہے اور ایک جوش ہوتا ہے۔ ماؤں کا اپنے بچوں کی پرورش میں مصروف ہونا یہ فطرت ہے۔ اسی طرح پر مامورین جو آتے ہیں اُن کی فطرت میں بھی ایک بات ہوتی ہے۔ وہ کیا؟ مخلوق کیلئے دلسوزی اور بنی نوع انسان کی خیر خواہی کیلئے ایک گدازش۔ وہ طبعی طور پر چاہتے ہیں کہ لوگ ہدایت پا جاویں اور خدا تعالیٰ میں زندگی حاصل کریں۔

(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 463، مطبوعہ 2018 قادیان)

متکبر یہ سمجھنے لگ جاتا ہے کہ مَیں نے انتہائی عروج پالیا ہے اور اس طرح وہ مزید ترقی سے محروم ہوجاتا ہے

پس تکبر نہ کر! اگر تیرے اندر کوئی دنیوی خوبی ہے تو اس کی مدد سے قوم کو فائدہ پہنچا تا کہ تُو قوم کا سردار بن جائے اور اگر کوئی دینی خوبی ہے تو اس کے ذریعہ سے قوم کو فائدہ پہنچا تا کہ تُو خدا تعالیٰ کی نظر میں پسندیدہ ہوجائے

سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ سورۃ بنی اسرائیل آیت 38 وَلَا تَمۡشِ فِی الۡاَرۡضِ مَرَحًا ۚ اِنَّکَ لَنۡ تَخۡرِقَ الۡاَرۡضَ وَلَنۡ تَبۡلُغَ الۡجِبَالَ طُوۡلًا کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

پہلے......اُن اخلاق کا ذکر فرمایا گیا تھا جن کا تعلق خدا تعالیٰ سے یا دوسرے انسانوں سے ہے۔ اب اُن اخلاق کے متعلق ارشاد فرماتا ہے جو اسکی ذات سے تعلق رکھتے ہیں چنانچہ فرماتا ہے کہ اگر تمہارے اندر کوئی خوبی کی بات ہو تو اس کو تکبر کا ذریعہ نہ بناؤ کیونکہ اس طرح تم نیکیوں سے محروم ہوجاؤ گے اور آئندہ ترقی کی طرف قدم نہ اٹھا سکو گے کیونکہ جو متکبر ہوجاتا ہے وہ یہ سمجھنے لگ جاتا ہے کہ مَیں نے انتہائی عروج پالیا ہے اور اس طرح وہ مزید ترقی سے محروم ہوجاتا ہے۔

دوسرے اِس میں اِس طرف بھی اشارہ ہے کہ اَے انسان تیری کامیابی آخر انسانی کامیابی ہے اسلئے اتنی ہی خوشی کر جو انسانوں کیلئے مقدر ہے اور یہ یاد رکھ کہ تو اپنے کمالات کے باوجود زمین کو نہیں پھاڑ سکتا یعنی اسکے باہر نہیں جا سکتا۔ عربی محاورہ ہے خَرَقَ الۡمَفَازَۃَ جنگل کو طے کرکے نکل گیا۔ یہی معنے اس جگہ لگتے ہیں اور مراد یہ ہے کہ آخر تُو نے اسی دنیا میں رہنا ہے تیری ترقیاں محدود ہیں۔ پس اپنے آپ کو ایسا نہ بنا کہ دوسرے انسانوں سے تیرا گزارہ مشکل ہوجائے۔ جن لوگوں کو متکبر لوگوں کے دیکھنے کا موقع ملا ہے وہ جانتے ہیں کہ متکبر آدمی کی زندگی سخت تلخ گزرتی ہے کیونکہ ایک طرف تو وہ اپنے آپ کو کوئی عجیب چیز سمجھنے لگتا ہے دوسری طرف اُسے اپنے ابناء وطن کے ساتھ مل کر رہنا پڑتا ہے۔ پس عجیب متضاد جذبات میں اسکی زندگی بسر ہوتی ہے۔ آج کل کا انگریزی خوان طبقہ جو اپنے آپ کو دوسرے ہندوستانیوں سے اعلیٰ سمجھتا ہے اور یورپین ان کو منہ نہیں لگاتے اسی عذاب میں مبتلا ہے۔ جو اُسکے ہیں وہ ان میں رہنا پسند نہیں کرتا اور جن میں وہ رہنا چاہتا ہے وہ اسے حقیر سمجھتے ہیں۔ پس فرمایا کہ آخر اپنے لوگوں میں تُو نے رہنا ہے۔ پس دل کی ایسی کیفیت نہ بنا کہ تیری زندگی تجھ پر وبال ہوجائے۔

لَنۡ تَبۡلُغَ الۡجِبَالَ طُوۡلًا جبل کے معنے پہاڑ بھی ہوتے ہیں اور سید القوم اور عالم قوم کے بھی۔ یعنی قوم کا سردار اور قوم کا عالم۔ اس جگہ جبال سے مراد دوسرے معنے ہیں یعنی سردارانِ قوم اور علماء قوم اور یہ جو فرمایا کہ تو سرداران قوم اور علماء قوم کے برابر نہیں ہوسکتا اس میں اس طرف اشارہ ہے کہ قوم میں بڑائی خدمت سے ملتی ہے یا علم سے اور یہ دونوں قسم کے لوگ انکسار کا نمونہ ہوتے ہیں۔ جیسے کہ عرب کا محاورہ ہے سَیِّدُ الۡقَوۡمِ خَادِمُھُمۡ یعنی قوم کا سردار درحقیقت قوم کا خادم ہوتا ہے۔ اسی طرح فرماتا ہے اِنَّمَا یَخۡشَی اللّٰہَ مِنۡ عِبَادِہِ الۡعُلَمٰٓؤُا (فاطر 4ع) اللہ تعالیٰ سے عالم بندے ہی ڈرتے ہیں یعنی جس قدر انسان علم میں ترقی کرتا ہے اس کی خشیت بڑھتی جاتی ہے۔ پس اس جملہ سے یہ بتایا ہے کہ تکبر کرکے تُو قوم کا سراد نہیں بن سکتا نہ قوم کے علماء میں شامل ہوسکتا ہے کیونکہ تکبر تو تجھ کو اپنی قوم سے دُور کر دیتا ہے اور اسی طرح خدا سے بھی دُور کر دیتا ہے پس اگر تو بڑائی کا ہی طالب ہے تو بھی تکبر سے اپنا نقصان کرتا ہے کیونکہ اس فعل سے تُو اپنے آپ کو اسی چیز سے محروم کرتا ہے جس چیز کی تیرے دل میں خواہش ہے۔ پس تکبر نہ کر اگر تیرے اندر کوئی دنیوی خوبی ہے تو اس کی مدد سے قوم کو فائدہ پہنچا تا کہ تو قوم کا سردار بن جائے اور اگر کوئی دینی خوبی ہے تو اسکے ذریعہ سے قوم کو فائدہ پہنچا تا کہ تو خدا تعالیٰ کی نظر میں پسندیدہ ہو جائے۔

کس لطیف پیرایہ میں یہاں تکبر سے روکا گیا ہے۔ اس کی نظیر بھی دنیا کی کوئی کتاب پیش نہیں کرسکتی۔

(تفسیر کبیر، جلد 4، صفحہ 335، مطبوعہ 2010 قادیان)

......☆......☆......☆......

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قرض سے بچنے کی دعا مانگتے تھے

(2397) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نماز میں دعا کیا کرتے تھے اور کہا کرتے تھے: اَے میرے اللہ! مَیں گناہ سے اور قرضداری سے تیری پناہ لیتا ہوں۔ کسی کہنے والے نے آپؐ سے کہا: یا رسول اللہ! آپؐ قرض داری سے بہت ہی پناہ مانگتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: آدمی جب قرضدار ہوتا ہے، بات کہتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے، وعدہ کرتا ہے تو خلاف ورزی کرتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُبِکَ مِنَ الۡھَمِّ وَالۡحُزۡنِ وَ اَعُوۡذُبِکَ مِنَ الۡعَجۡزِ وَالۡکَسَلِ وَ اَعُوۡذُبِکَ مِنَ الۡجُبۡنِ وَالۡبُخۡلِ وَ اَعُوۡذُبِکَ مِنَ الۡفَقۡرِ وَالۡقِلَّۃِ وَ اَعُوۡذُبِکَ مِنۡ غَلَبَۃِ الدَّیۡنِ وَقَھۡرِ الرِّجَالِ

(سنن ابی داؤد، کتاب الصلاۃ، باب فی الاستعاذۃ)

(ترجمہ) اَے اللہ! مَیں تیری پناہ مانگتا ہوں مشکلات کے فکر سے اور غم سے، اور تیری پناہ مانگتا ہوں بے سرو سامانی اور سستی سے (کہ سامان ہوتے ہوئے اس سے کام نہ لیا جائے) اور تیری پناہ مانگتا ہوں بزدلی اور بخل سے۔ اور تیری پناہ مانگتا ہوں محتاجی اور مسکینی سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں غلبۂ قرض سے اور لوگوں کے دباؤ سے۔

(صحیح بخاری، جلد 4، کتاب الاستقراض، مطبوعہ 2008 قادیان)

......☆......☆......☆......

اس شمارہ میں

- مکان کے پیشانی پر کیا لکھنا چاہئے؟
- خطبہ جمعہ حضور انور فرمودہ 2/جون 2023 (مکمل متن)
- سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم (از سیرت خاتم النّبیین)
- سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام (از سیرۃ المہدی)
- ذکر خیر و دعائے مغفرت
- نظم
- ممبران نیشنل عاملہ آئرلینڈ کی حضور انور سے آن لائن ملاقات
- نماز جنازہ حاضر و غائب
- وصایا
- خطبہ جمعہ بطرز سوال و جواب
- خلاصہ خطبہ جمعہ

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

مکان کی پیشانی پر کیا لکھنا چاہئے؟

(حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ)

مکان کا نام تجویز کر کے اسے مکان کے کسی نمایاں حصے میں لکھنے، اسی طرح صاحب مکان کا نام لکھنے کے بارے میں حضرت میر محمد اسماعیل صاحبؓ وحضرت میر محمد اسحٰق صاحبؓ کے دونہایت دلچسپ مضامین گزشتہ دوشماروں میں شائع ہوئے ہیں۔اسی سلسلہ میں یہ تیسرا مضمون ہے۔مکان کی پیشانی پر ھٰذَا مِنۡ فَضۡلِ رَبِّیۡ لکھنا چاہئے یا ذٰلِكَ الۡفَضۡلُ مِنَ اللّٰهِ لکھنا چاہئے؟ حضرت میر محمد اسماعیل صاحبؓ کی رائے جاننے کیلئے یہ دلچسپ مضمون ضرور پڑھیں۔حضرت میر محمد اسحٰق صاحبؓ کے نزدیک مکان کی پیشانی پر لکھنے کیلئے مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ بہترین آیت ہے اس کیلئے آپکا مضمون جو گزشتہ شمارہ میں شائع ہوا ہے ضرور پڑھیں! (ادارہ)

عموماً نیا مکان بنانے والے احباب میں یہ شوق بھی پایا جاتا ہے کہ وہ کوئی موزون شعر یا مناسب مطلب آیت قرآنی مکان کی پیشانی پر لکھوا لیتے ہیں۔بعض دفعہ یہ تحریر تبلیغی ہوتی ہے اور بعض دفعہ اظہار شکر یا نصیحت وتذکیر یا تبرک کے طور پر۔ ذیل میں مَیں کچھ آیات قرآنی اور کچھ اشعار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نقل کرتا ہوں جو اس کام آسکتے ہیں۔احباب اپنے مذاق اور مطلب کی آیت یا شعر ان میں سے انتخاب کر سکتے ہیں یا اسی قسم کی کوئی عبارت خود بنا کر یا کسی جگہ سے نقل کر کے استعمال کر سکتے ہیں۔

یاد رکھنا چاہئے کہ ایسی تحریر خوب موٹی اور پختہ سیاہی سے لکھوانی چاہئے اور ایسی جگہ لکھوانی چاہئے جہاں دھوپ براہ راست اس پر نہ پڑتی ہو۔ ورنہ کچھ دنوں کے بعد نقش پھیکا پڑ جاتا ہے بعض اوقات یہ بہتر ہوتا ہے کہ ایسی تحریر بجائے مکان کی پیشانی کے بیرونی برآمدہ کے اندر لکھوائی جائے تا کہ دھوپ اور بارش سے بچی رہے۔

بعض اوقات کمروں کے اندر بھی تذکیر نفس کیلئے ایسی تحریریں لکھی جا سکتی ہیں۔ ہندوستان میں مسلمان بادشاہوں کی قدیم عمارتوں میں آپ اکثر ایسی تحریریں دیکھ سکتے ہیں اور مسجدوں میں تو اب بھی ان کا رواج ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی مسجد مبارک میں اپنے بعض الہامات اور درود شریف دیوار پر لکھوائے تھے۔پس اس عمل کی سند ہمارے پاس موجود ہے۔

قادیان کی کئی عمارتوں کی پیشانی پر مَیں نے ایک آیت کا ٹکڑہ لکھا دیکھا ہے اور مَیں جب کبھی اسے پڑھتا ہوں تو خوف کے مارے لرز جاتا ہوں وہ یہ ہے ھٰذَا مِنۡ فَضۡلِ رَبِّیۡ (یہ میرے ربّ کا فضل ہے) یہ حصہ آیت خود تو خوف کا باعث نہیں بلکہ باعث خوف اس کا اگلا حصہ ہے جو بیساختہ اس وقت میری زبان پر آجاتا ہے اور وہ یہ ہے ھٰذَا مِنۡ فَضۡلِ رَبِّیۡ لِیَبۡلُوَنِیۡۤ ءَاَشۡكُرُ اَمۡ اَكۡفُرُ (یعنی یہ میرے ربّ کا فضل ہے تا کہ وہ میری آزمائش کرے کہ مَیں شکر کرتا ہوں یا کفر) اس کی جگہ اگر ذٰلِكَ الۡفَضۡلُ مِنَ اللّٰهِ لکھا کریں تو زیادہ موزون ہے۔کون ہے جو خدا کی آزمائش پر پورا اتر سکے۔

اب اس ضمن میں بعض قرآنی آیات یا احکامات یا اشارات جن کا گھروں سے کچھ تعلق ہے لکھتا ہوں۔

(1)

اَلسَّلَامُ عَلَيۡكُمۡ

(2)

رَحۡمَتُ اللّٰهِ وَبَرَكٰتُهٗ
عَلَيۡكُمۡ اَهۡلَ الۡبَيۡتِ ؕ اِنَّهٗ حَمِيۡدٌ مَّجِيۡدٌ

(3)

اِنَّمَا يُرِيۡدُ اللّٰهُ لِيُذۡهِبَ عَنۡكُمُ الرِّجۡسَ
اَهۡلَ الۡبَيۡتِ وَيُطَهِّرَكُمۡ تَطۡهِيۡرًا

(4)

رَبِّ ابۡنِ لِیۡ عِنۡدَكَ بَيۡتًا فِی الۡجَـنَّةِ وَنَجِّنِیۡ مِنۡ
فِرۡعَوۡنَ وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِیۡ مِنَ الۡقَوۡمِ الظّٰلِمِيۡنَ

(5)

وَاِنَّ الۡاٰخِرَةَ هِیَ دَارُ الۡقَرَارِ

(6)

وَلَدَارُ الۡاٰخِرَةِ خَيۡرٌ لِّلَّذِيۡنَ اتَّقَوۡا ؕ
اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ

(7)

لِلَّذِيۡنَ اَحۡسَنُوۡا فِیۡ هٰذِهِ الدُّنۡيَا حَسَنَةٌ ؕ وَلَدَارُ
الۡاٰخِرَةِ خَيۡرٌ ؕ وَلَنِعۡمَ دَارُ الۡمُتَّقِيۡنَ

(8)

وَاللّٰهُ يَدۡعُوۡۤا اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ ؕ
وَيَهۡدِیۡ مَنۡ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسۡتَقِيۡمٍ

(9)

الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِیۡۤ اَحَلَّنَا دَارَ الۡمُقَامَةِ مِنۡ فَضۡلِهٖ
(اس میں دو آیتوں کے حصے ملائے گئے ہیں ایک آیت نہیں ہے)

(10)

وَابۡتَغِ فِيۡمَاۤ اٰتٰٮكَ اللّٰهُ الدَّارَ الۡاٰخِرَةَ

(11)

وَمَا هٰذِهِ الۡحَيٰوةُ الدُّنۡيَاۤ اِلَّا لَهۡوٌ وَّلَعِبٌ ؕ
وَاِنَّ الدَّارَ الۡاٰخِرَةَ
لَهِیَ الۡحَـيَوَانُ ۘ لَوۡ كَانُوۡا يَعۡلَمُوۡنَ

(12)

قُوۡلُوۡا حِطَّةٌ وَّادۡخُلُوا الۡبَابَ سُجَّدًا

(13)

وَلَكُمۡ فِی الۡاَرۡضِ مُسۡتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيۡنٍ

(14)

مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

(15)

اب میں ایک نہایت مہتم بالشان آیت لکھتا ہوں۔ جسے ہر مسلمان کو ہر وقت اپنے زیر نظر رکھنا چاہئے کیونکہ یہ خدا اور اس کے بندے کے درمیا آخری فیصلہ ہے قُلۡ اِنۡ كَانَ اٰبَآؤُكُمۡ وَاَبۡنَآؤُكُمۡ وَاِخۡوَانُكُمۡ وَاَزۡوَاجُكُمۡ وَعَشِيۡرَتُكُمۡ وَاَمۡوَالُ ۨاقۡتَرَفۡتُمُوۡهَا وَتِجَارَةٌ تَخۡشَوۡنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرۡضَوۡنَهَاۤ اَحَبَّ اِلَيۡكُمۡ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ وَجِهَادٍ فِیۡ سَبِيۡلِهٖ فَتَرَبَّصُوۡا حَتّٰى يَاۡتِىَ اللّٰهُ بِاَمۡرِهٖ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهۡدِى الۡقَوۡمَ الۡفٰسِقِيۡنَ

اسکے بعد کچھ اشعار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بھی نوٹ فرمالیں:

(1)

سنو آتی ہے ہر طرف سے صدا
کہ باطل ہے ہر چیز حق کے سوا
کوئی دن کے مہماں ہیں ہم تم سبھی
خبر کیا کہ پیغام آوے ابھی

(2)

کیونکر ہو شکر تیرا تیرا ہے جو ہے میرا
تو نے ہر اک کرم سے گھر بھر دیا ہے میرا
جب تیرا نور آیا جاتا رہا اندھیرا
کردے یہ گھر مبارک سُبۡحَانَ مَنۡ یَّرَانِیۡ
(آخری مصرعہ میں تھوڑا سا تصرف حسب حال کر دیا گیا ہے)

(3)

اے قادر و توانا آفات سے بچانا
ہم تیرے در پہ آئے ہم نے ہے تجھ کو مانا
غیروں سے دل غنی ہے جب سے ہے تجھ کو جانا
یہ روز کر مبارک سُبۡحَانَ مَنۡ یَّرَانِیۡ

(4)

اس دل میں تیرا گھر ہے تیری طرف نظر ہے
تجھ سے ہوں میں منور میرا تو تُو قمر ہے
تجھ پر مرا توکل در پر تیرے یہ سر ہے
یہ روز کر مبارک سُبۡحَانَ مَنۡ یَّرَانِیۡ

(5)

دنیا بھی اک سرا ہے بچھڑیگا جو ملا ہے
گرسو برس رہا ہے آخر کو پھر خدا ہے
شکوہ کی کچھ نہیں جا یہ گھر ہی بے بقا ہے
یہ روز کر مبارک سُبۡحَانَ مَنۡ یَّرَانِیۡ

(6)

تری رحمت ہے میرے گھر کا شہتیر
میری جاں تیرے فضلوں کی پنہ گیر
یہ سب تیرا کرم ہے میرے ہادی
فَسُبۡحَانَ الَّذِیۡ اَخۡزَی الۡاَعَادِیۡ
(اس میں بھی مختلف جگہ کے دو شعر اکٹھے کر دیئے ہیں)

(7)

خدا کا ہم پہ بس لطف وکرم ہے
وہ نعمت کونسی باقی جو کم ہے
زمین قادیاں اب محترم ہے
ہجوم خلق سے ارض حرم ہے
ظہورِ عون و نصرت دمبدم ہے
حسد سے دشمنوں کی پشت خم ہے
سنو اب وقت توحید اتم ہے
ستم اب مائل ملک عدم ہے
خدا نے روک ظلمت کی اٹھادی
فَسُبۡحَانَ الَّذِیۡ اَخۡزَی الۡاَعَادِیۡ

(8)

اے حب جاہ والو یہ رہنے کی جا نہیں
اس میں تو پہلے لوگوں سے کوئی رہا نہیں
ڈھونڈو وہ راہ جس سے دل وسینہ پاک ہو
نفس دنی خدا کی اطاعت میں خاک ہو

ذیل کے شعر حضرت خلیفۃ المسیح علیہما السلام (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ۔ناقل) کے ہیں اور ایک دوست نے اپنے دروازہ پر لکھوائے ہیں اور نہایت موزون ہیں ؎

بنیں ہم بلبل بستان احمد
رہے برکت ہمارے آشیاں میں
ہمارا گھر ہو مثل باغ جنت
ہو آبادی ہمیشہ اس مکاں میں

(بحوالہ الفضل قادیان 28/اگست 1936ء)

......☆......☆......☆......

اخبار بدر کے شماروں کی حفاظت کریں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے کی یادگار اخبار ”اخبار بدر“ 1952 سے لگاتار قادیان دارالامان سے شائع ہو رہا ہے، اور احباب جماعت کی دینی ضرورتوں کو پورا کر رہا ہے۔اس میں قرآنی آیات، احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات وتحریرات کے علاوہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تازہ خطبات جمعہ وخطابات، روح پرور پیغامات، خطبہ جمعہ بطرز سوال وجواب اور حضور پرنور کے دورہ جات کی نہایت ایمان افروز اور دینی ودنیاوی علم کے خزانوں سے بھرپور رپورٹس شائع ہوتی ہیں ان کا مطالعہ کرنا، ان کو دوسروں تک پہنچانا، ان پر عمل کرنا اور ان کے ذریعہ اپنی اور اپنے بچوں کی تعلیم وتربیت کرنا ہم سب کا فرض ہے۔ان تمام مقاصد کے حصول کے لیے اخبار بدر کے شماروں کو حفاظت کے ساتھ اپنے پاس محفوظ رکھنا ہم سب کی اہم ذمہ داری ہے۔

دینی تعلیم وتربیت پر مشتمل یہ مقدس اخبار تقاضا کرتا ہے کہ اس کا احترام کیا جائے۔لہٰذا اس کو ردّی میں فروخت کرنا اس کے احترام کو پامال کرنے کے مترادف ہے۔اگر اس کو سنبھالنا ممکن نہ ہو تو احتیاط کے ساتھ اس کو تلف کریں تا کہ ان مقدس تحریرات کی بے حرمتی نہ ہو۔امید ہے کہ احباب جماعت اس طرف خصوصی توجہ فرمائیں گے اور اس سے بھرپور استفادہ کرتے ہوئے ان امور کو ملحوظ رکھیں گے۔ (ادارہ)

ارشاد باری تعالیٰ

وَمَاۤ اَرۡسَلۡنٰكَ اِلَّا رَحۡمَةً لِّلۡعٰلَمِيۡنَ

(الانبیاء:108)

ترجمہ: اور ہم نے تجھے دنیا کیلئے صرف رحمت بنا کر بھیجا ہے

طالب دُعا: نور الہدیٰ، جماعت احمدیہ سملیہ (جھارکھنڈ)

ارشاد باری تعالیٰ

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الۡبُرُوۡجِ ۙ﴿۲﴾ وَالۡيَوۡمِ الۡمَوۡعُوۡدِ ۙ﴿۳﴾ وَشَاهِدٍ وَّمَشۡهُوۡدٍ ؕ﴿۴﴾ (البروج:2 تا 4)

ترجمہ: قسم ہے بُرجوں والے آسمان کی اور موعود دن کی اور ایک گواہی دینے والے کی اور اس کی جس کی گواہی دی جائے گی۔

طالب دعا: شیخ دیدار احمد صاحب، فیملی ومرحومین (جماعت احمدیہ کیرنگ، صوبہ اڈیشہ)

خطبہ جمعہ

(آنحضرت ﷺ کی ذات) ہماری زندگی کا محور ہے اور
اسکے بغیر ہمارا دین، ہمارا ایمان مکمل نہیں ہوسکتا اور اللہ تعالیٰ کی بھیجی ہوئی شریعت پر عمل بھی نہیں ہوسکتا

آنحضرت ﷺ کی سیرتِ مبارکہ کے تناظر میں جنگِ بدر کے پس منظر کا بیان

مکرم خواجہ منیر الدین قمر صاحب آف یوکے کا جنازہ حاضر، نیز مکرم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب واقفِ زندگی فضل عمر ہسپتال ربوہ، مکرمہ سیدہ امۃ الباسط صاحبہ آف اسلام آباد پاکستان اور مکرم شریف احمد بندیشہ صاحب صدر جماعت چک نمبر 261 ر-ب ادھووالی ضلع فیصل آباد کی وفات پر مرحومین کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 2/جون 2023ء بمطابق 2/احسان 1402 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن، یو.کے

(خطبہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ - بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ -

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ○ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ○ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ○

بدری صحابہؓ کی سیرت کے پہلو اور ان کا تعارف اور ان کی قربانیاں مَیں ایک سلسلہ خطبات میں بیان کرتا رہا ہوں۔ بہت سے لوگوں نے اس خواہش کا اظہار کیا اور مجھے لکھا کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت نہ بیان کی جائے تو تشنگی رہ جائے گی کیونکہ اصل محور تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات تھی جس کے گرد صحابہؓ گھومتے تھے۔ جس کے ساتھ جڑ کر صحابہؓ نے قربانیاں کرنے کے بے مثال معیار حاصل کیے اور نئے نئے اسلوب سیکھے اور توحید کو پھیلانے اور خود اس کا عملی نمونہ بننے کے وہ معیار قائم کیے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسی اور اللہ تعالیٰ کے خاص محبوب ہونے کا ثبوت ہے۔ پس آپؐ کی سیرت کا بیان بھی ضروری ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر مختلف وقتوں میں گذشتہ سالوں میں خطبات دیے بھی گئے ہیں لیکن بہرحال آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت ایسی ہے کہ اس کے بیان کو محدود نہیں کیا جا سکتا۔ ایک ایک وصف ایسا ہے کہ جس کا احاطہ کئی خطبات میں بھی نہیں کیا جا سکتا اور یہ سیرت تو ان شاء اللہ وقتاً فوقتاً بیان ہوتی بھی رہے گی بلکہ ہر خطبہ اور خطاب میں کوئی نہ کوئی پہلو کسی نہ کسی رنگ میں بیان ہوتا بھی رہتا ہے کیونکہ یہی ہماری زندگی کا محور ہے اور اس کے بغیر ہمارا دین، ہمارا ایمان مکمل نہیں ہوسکتا اور اللہ تعالیٰ کی بھیجی ہوئی شریعت پر عمل بھی نہیں ہوسکتا۔

بہرحال اس وقت مَیں جنگِ بدر کے حوالے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے پہلو اور تاریخ کے واقعات بیان کروں گا اور یہ سلسلہ آئندہ کچھ خطبات میں بھی چلے گا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ ہی ہے جس نے صحابہؓ کو بے لوث قربانیوں کا جذبہ عطا فرمایا اور یہ جذبہ عطا فرما کر غازیوں اور شہیدوں اور اللہ تعالیٰ کے پیاروں اور اللہ تعالیٰ کے ان سے راضی رہنے والوں میں شامل فرمایا اور جس کے نمونے ہم نے اپنی زندگیوں میں دیکھے۔ پس اس جنگ کے حوالے سے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کا بیان ضروری ہے۔

جنگ کے واقعات سے پہلے ان اسباب کا بیان کرنا بھی ضروری ہے جس وجہ سے جنگ ہوئی۔ اس لیے پہلے میں اس کا کچھ پس منظر بیان کروں گا۔ اس پس منظر میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور آپؐ کی لائی ہوئی خوبصورت تعلیم کے مختلف پہلو ظاہر ہوجاتے ہیں۔

جنگِ بدر کے اسباب بیان کرتے ہوئے سیرت خاتم النبیینؐ میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے لکھا ہے کہ ”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مکی زندگی میں جو جو مظالم قریش نے مسلمانوں پر کئے اور جو جو تدابیر اسلام کو مٹانے کی انہوں نے اختیار کیں وہ ہر زمانہ میں ہر قسم کے حالات کے ماتحت کسی دو قوموں میں جنگ چھڑ جانے کا کافی باعث ہیں۔ تاریخ سے ثابت ہے کہ سخت تحقیر آمیز استہزا اور نہایت دلآزار طعن وتشنیع کے علاوہ کفارِ مکہ نے مسلمانوں کو خدائے واحد کی عبادت اور توحید کے اعلان سے جبراً روکا۔ ان کو نہایت بے دردانہ طور پر مارا اور پیٹا۔ ان کے اموال کو ناجائز طور پر غصب کیا۔ ان کا بائیکاٹ کر کے ان کو ہلاک و برباد کرنے کی کوشش کی۔ ان میں سے بعض کو ظالمانہ طور پر قتل کیا۔ ان کی عورتوں کی بے حرمتی کی۔ حتیٰ کہ ان مظالم سے تنگ آ کر بہت سے مسلمان مکہ کو چھوڑ کر حبشہ کی طرف ہجرت کر گئے لیکن قریش نے اس پر بھی صبر نہ کیا اور نجاشی کے دربار میں اپنا ایک وفد بھیج کر یہ کوشش کی کہ کسی طرح یہ مہاجرین پھر مکہ میں واپس آ جائیں اور قریش انہیں اسلام سے منحرف کرنے میں کامیاب ہوجائیں اور یا ان کا خاتمہ کر دیا جاوے۔ پھر مسلمانوں کے آقا اور سردار کو جسے وہ اپنی جان سے زیادہ عزیز سمجھتے تھے سخت تکالیف پہنچائی گئیں اور ہر قسم کے دکھوں میں مبتلا کیا گیا اور قریش کے بھائی بندوں نے طائف میں خدا کا نام لینے پر آپؐ پر پتھر برسا دیئے حتیٰ کہ آپؐ کا بدن خون سے تربتر ہوگیا اور بالآخر مکہ کی قومی پارلیمنٹ میں سارے قبائلِ قریش کے نمائندوں کے اتفاق سے یہ فیصلہ کیا گیا کہ محمد رسول اللہ ﷺ کو قتل کر دیا جاوے تا کہ اسلام کا نام ونشان مٹ جائے اور توحید کا ہمیشہ کیلئے خاتمہ ہو اور پھر اس خونی قرارداد کو عملی جامہ پہنانے کیلئے نوجوانانِ مکہ جو مختلف قبائل قریش سے تعلق رکھتے تھے رات کے وقت ایک جتھہ بنا کر آپؐ کے مکان پر حملہ آور ہوئے لیکن خدا نے آپؐ کی حفاظت فرمائی اور آپؐ ان کی آنکھوں پر خاک ڈالتے ہوئے اپنے مکان سے نکل آئے اور غارِ ثور میں پناہ لی۔ کیا یہ مظالم اور یہ خونی قراردادیں قریش کی طرف سے اعلانِ جنگ کا حکم نہیں رکھتیں؟ کیا ان مناظر کے ہوتے ہوئے کوئی عقل مند یہ خیال کرسکتا ہے کہ قریش مکہ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف برسرِ پیکار نہ تھے؟ پھر کیا قریش کے یہ مظالم مسلمانوں کی طرف سے دفاعی جنگ کی کافی بنیاد نہیں ہوسکتے تھے؟ کیا دنیا میں کوئی باغیرت قوم جو خودکشی کا ارادہ نہ کر چکی ہو ان حالات کے ہوتے ہوئے اس قسم کے الٹی میٹم کے قبول کرنے سے پیچھے رہ سکتی ہے جو قریش نے مسلمانوں کو دیا؟ یقیناً یقیناً اگر مسلمانوں کی جگہ کوئی اَور قوم ہوتی تو وہ اس سے بہت پہلے قریش کے خلاف میدانِ جنگ میں اتر آتی مگر مسلمانوں کو ان کے آقا کی طرف سے صبر اور عفو کا حکم تھا۔ چنانچہ لکھا ہے کہ جب مکہ میں قریش کے مظالم بہت بڑھ گئے تو عبدالرحمٰن بن عوف اور دوسرے صحابہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر قریش کے مقابلہ کی اجازت چاہی مگر آپؐ نے فرمایا اِنِّیْ اُمِرْتُ بِالْعَفْوِ فَلَا تُقَاتِلُوْا یعنی مجھے ابھی تک عفو کا حکم ہے اس لئے میں تمہیں لڑنے کی اجازت نہیں دے سکتا۔ چنانچہ صحابہؓ نے دین کی راہ میں ہر قسم کی تکلیف اور ذلت برداشت کی مگر صبر کے دامن کو نہ چھوڑا حتیٰ کہ قریش کے مظالم کا پیالہ لبریز ہو کر چھلکنے لگ گیا اور خداوند عالم کی نظر میں اتمام حجت کی میعاد پوری ہوگئی۔ تب خدا نے اپنے بندے کو حکم دیا کہ تُو اِس بستی سے نکل جا کہ اب معاملہ عفو کی حد سے گزر چکا ہے اور وقت آ گیا ہے کہ ظالم اپنے کیفر کردار کو پہنچے۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ ہجرت قریش کے الٹی میٹم کے قبول کئے جانے کی علامت تھی اور اس میں خدا کی طرف سے اعلانِ جنگ کا ایک مخفی اشارہ تھا جسے مسلمان اور کفار دونوں سمجھتے تھے چنانچہ دار الندوہ ’جو خانہ کعبہ کے قریب قریش کے مشورہ کی جگہ تھی‘ کے مشورہ کے وقت جب کسی شخص نے یہ تجویز پیش کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ سے نکال دیا جاوے تو رؤسائے قریش نے اس تجویز کو اسی بنا پر رد کر دیا تھا کہ اگر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) مکہ سے نکل گیا تو پھر ضرور مسلمان ہمارے الٹی میٹم کو قبول کر کے ہمارے خلاف میدان میں نکل آئیں گے اور مدینہ کے انصار کے سامنے بھی جب بیعت عقبہ ثانیہ کے موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کا سوال آیا تو انہوں نے فوراً کہا کہ اس کے یہ معنی ہیں کہ ہمیں تمام عرب کے خلاف جنگ کیلئے تیار ہوجانا چاہئے اور خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ سے نکلے اور آپؐ نے مکہ کے در و دیوار پر حسرت بھری نگاہیں ڈال کر فرمایا کہ اے مکہ! تو مجھے ساری بستیوں سے زیادہ عزیز تھا مگر تیرے باشندے مجھے یہاں رہنے نہیں دیتے تو اس پر حضرت ابوبکرؓ نے بھی یہی کہا کہ انہوں نے خدا کے رسول کو اس کے وطن سے نکالا ہے اب یہ لوگ ضرور ہلاک ہوں گے۔

خلاصہ کلام یہ کہ جب تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں مقیم رہے آپؐ نے ہر قسم کے مظالم برداشت کئے لیکن قریش کے خلاف تلوار نہیں اٹھائی کیونکہ اوّل تو پیشتر اسکے کہ قریش کے خلاف کوئی کارروائی کی جاتی سنت اللہ کے مطابق ان پر اتمامِ حجت ضروری تھا اور اس کیلئے مہلت درکار تھی۔ دوسرے خدا کا یہ بھی منشاء تھا کہ مسلمان اس آخری حد تک عفو اور صبر کا نمونہ دکھلائیں کہ جس کے بعد خاموش رہنا خودکشی کے ہم معنی ہو جاوے جو کسی عقل مند کے نزدیک مستحسن فعل نہیں سمجھا جا سکتا۔ تیسرے مکہ میں قریش کی ایک قسم کی جمہوری حکومت قائم تھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کے شہریوں میں سے ایک شہری تھے۔ پس حسنِ سیاست کا تقاضا تھا کہ جب تک

آپؐ مکہ میں رہیں آپؐ اس حکومت کا احترام فرمائیں اور خود کوئی امن شکن بات نہ ہونے دیں اور جب معاملہ عفو کی حد سے گزر جاوے تو آپؐ وہاں سے ہجرت کر جائیں۔ چوتھے یہ بھی ضروری تھا کہ جب تک خدا کی نظر میں آپؐ کی قوم اپنی کارروائیوں کی وجہ سے عذاب کی مستحق نہ ہو جاوے اور ان کو ہلاک کرنے کا وقت نہ آ جاوے آپؐ ان میں مقیم رہیں اور جب وہ وقت آ جاوے تو آپ وہاں سے ہجرت فرما جائیں کیونکہ سنت اللہ کے مطابق نبی جب تک اپنی قوم میں موجود ہو ان پر ہلاک کر دینے والا عذاب نہیں آتا اور جب ہلاکت کا عذاب آنے والا ہو تو نبی کو وہاں سے چلے جانے کا حکم ہوتا ہے۔ ان وجوہات سے آپؐ کی ہجرت اپنے اندر خاص اشارات رکھتی تھی مگر افسوس کہ ظالم قوم نے نہ پہچانا اور ظلم وتعدّی میں بڑھتی گئی ورنہ اگر اب بھی قریش باز آ جاتے اور دین کے معاملہ میں جبر سے کام لینا چھوڑ دیتے اور مسلمانوں کو امن کی زندگی بسر کرنے دیتے تو خدا ارحم الراحمین ہے اور اسکا رسول بھی رحمۃ للعالمین تھا یقیناً اب بھی انہیں معاف کر دیا جاتا اور عرب کو وہ کشت وخون کے نظارے نہ دیکھنے پڑتے جو اس نے دیکھے مگر تقدیر کے نوشتے پورے ہونے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت نے قریش کی عداوت کی آگ پر تیل کا کام دیا اور وہ آگے سے بھی زیادہ جوش وخروش کے ساتھ اسلام کو مٹانے کیلئے اٹھ کھڑے ہوئے۔

ان غریب اور کمزور مسلمانوں پر ظلم وستم ڈھانے کے علاوہ جو ابھی تک مکہ میں ہی تھے سب سے پہلا کام جو قریش نے کیا وہ یہ تھا کہ جونہی کہ ان کو یہ علم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے بچ کر نکل گئے ہیں وہ آپؐ کے تعاقب میں نکل کھڑے ہوئے اور وادی بکہ کی چپہ چپہ زمین آپؐ کی تلاش میں چھان ماری اور خاص غارِ ثور کے منہ تک بھی جا پہنچے مگر اللہ تعالیٰ نے آپؐ کی نصرت فرمائی اور قریش کی آنکھوں پر ایسا پردہ ڈال دیا کہ وہ عین منزلِ مقصود تک پہنچ کر خائب وخاسر واپس لوٹ گئے۔ جب وہ اس تلاش میں مایوس ہوئے تو انہوں نے عام اعلان کیا کہ جو شخص بھی محمد (صلعم) کو زندہ یا مردہ پکڑ کر لائے گا اسے ایک سو اونٹ جو آج کل کی قیمت کے حساب سے قریباً بیس ہزار روپیہ بنتا ہے انعام دیا جائے گا۔‘‘ اس زمانے میں جب حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے لکھا یہ 1931ء کی بات ہے۔ آج کل تو یہ کروڑوں کی بات ہے۔ اس کو ایک سو اونٹ دیے جائیں گے۔ کروڑوں کے انعام کا لالچ تھا۔‘‘ اور اس انعام کے لالچ میں مختلف قبائل کے بیسیوں نوجوان آپؐ کی تلاش میں چاروں طرف نکل کھڑے ہوئے۔ چنانچہ سراقہ بن مالک کا تعاقب...... اسی انعامی اعلان کا نتیجہ تھا مگر اس تدبیر میں بھی قریش کو ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔ غور کیا جاوے تو دو قوموں میں جنگ چھڑ جانے کیلئے صرف یہی ایک وجہ کافی ہے کہ کسی قوم کے آقا و سردار کے متعلق دوسری قوم اس طرح کا انعام مقرر کرے۔‘‘

(سیرت خاتم النبیینؐ از صاحبزادہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے، صفحہ 298 تا 300)

اسی طرح جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے مدینہ ہجرت کر کے چلے آئے تو قریش نے مدینہ کے رئیس عبداللہ بن ابی اور اسکے ساتھیوں کے نام ایک دھمکی آمیز خط لکھا۔ انہوں نے لکھا کہ تم نے ہمارے ساتھی کو پناہ دی ہے اور ہم اللہ کی قسم کھا کر کہتے ہیں کہ ضرور تم اس سے جنگ کرو یا اسے جلاوطن کر دو یا ہم سب متحد ہو کر تم پر حملہ آور ہوں گے اور تمہارے جنگجوؤں کو قتل کر دیں گے اور تمہاری عورتوں کو اپنے ماتحت کر لیں گے۔ جب یہ خط عبداللہ بن ابی اور اسکے بت پرست ساتھیوں کو ملا تو وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کرنے کیلئے اکٹھے ہو گئے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی اطلاع ملی تو آپؐ ان سے ملے اور فرمایا قریش نے جو دھمکی تمہیں دی ہے وہ تمہارے خیال میں بہت بڑی دھمکی ہے حالانکہ وہ تمہیں اتنا نقصان نہیں پہنچا سکتے جس قدر تم خود اپنے آپ کو نقصان پہنچا لو گے۔ تم چاہتے ہو کہ اپنے بیٹوں اور بھائیوں سے جنگ کرو۔ کیونکہ ان میں سے بہت سے مسلمان ہو چکے تھے۔ جب یہود نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ باتیں سنیں تو وہ تو اِدھر اُدھر چلے گئے اور اس کو چھوڑ گئے۔

(سنن ابوداؤد، کتاب الخراج، باب فی خبر النضیر، حدیث نمبر 3004)

اسی طرح قریش مکہ نے قبائل عرب کا دورہ کرتے ہوئے مسلمانوں کے خلاف ان کو اکسانا شروع کیا۔

چنانچہ اس بارے میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے سیرت خاتم النبیینؐ میں لکھا ہے کہ ’’پھر اسی پر بس نہیں بلکہ جب قریش نے دیکھا کہ اوس وخزرج مسلمانوں کی پناہ سے دستبردار نہیں ہوتے اور اندیشہ ہے کہ اسلام مدینہ میں جڑ نہ پکڑ جاوے تو انہوں نے دوسرے قبائل عرب کا دورہ کر کر کے ان کو مسلمانوں کے خلاف اکسانا شروع کر دیا اور چونکہ بوجہ خانہ کعبہ کے متولی ہونے کے قریش کا سارے قبائل عرب پر ایک خاص اثر تھا اس لئے قریش کی انگیخت سے کئی قبائل مسلمانوں کے جانی دشمن بن گئے اور مدینہ کا یہ حال ہو گیا کہ گویا اسکے چاروں طرف آگ ہی آگ ہے۔‘‘ (سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے، صفحہ 301)

چنانچہ ایک روایت میں ذکر ملتا ہے کہ حضرت ابی بن کعبؓ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب مدینہ میں تشریف لائے اور انصار نے انہیں پناہ دی تو تمام عرب ایک قوس کی مانند یعنی ایک جان ہو کر ان کے خلاف اٹھ کھڑا ہوا۔ چنانچہ ان دنوں مسلمانوں کا یہ حال تھا کہ وہ راتوں کو بھی ہتھیار لگا کر سوتے تھے اور دن کو بھی ہتھیار لگائے پھرتے تھے اور وہ ایک دوسرے سے کہا کرتے تھے کہ دیکھیے ہم اس وقت تک بچتے بھی ہیں یا نہیں کہ ہمیں امن کی راتیں گزارنے کا موقع ملے گا اور اللہ کے سوا کسی کا ڈر نہ رہے گا۔

(المستدرک علی الصحیحین، کتاب التفسیر، تفسیر سورۃ النور، حدیث 3512، جلد 2، صفحہ 435، دار الکتب العلمیۃ 2002ء)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حال تھا کہ ’’حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ جب شروع شروع میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے تو دشمن کے حملہ کے اندیشہ سے آپؐ راتوں کو جاگا کرتے تھے۔‘‘

(السنن الکبریٰ للنسائی، کتاب المناقب، سعد ابن مالک، حدیث 8217، جلد 5، صفحہ 61، دار الکتب العلمیۃ بیروت 1991ء)

اسی زمانے کے متعلق قرآن شریف فرماتا ہے: وَاذۡكُرُوۡۤا اِذۡ اَنۡتُمۡ قَلِيۡلٌ مُّسۡتَضۡعَفُوۡنَ فِى الۡاَرۡضِ تَخَافُوۡنَ اَنۡ يَّتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ فَاٰوٰٮكُمۡ وَاَيَّدَكُمۡ بِنَصۡرِهٖ وَرَزَقَكُمۡ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ لَعَلَّكُمۡ تَشۡكُرُوۡنَ (الانفال: 27) مسلمانو! وہ زمانہ یاد کرو جب تم تھوڑے تھے اور ملک میں بہت کمزور سمجھے جاتے تھے اور تمہیں یہ خوف لگا رہتا تھا کہ لوگ تمہیں اچک کر تباہ کر دیں۔ پھر خدا نے تمہیں پناہ دی اور اپنی نصرت سے تمہاری تائید فرمائی اور تمہارے لیے پاکیزہ رزق کے دروازے کھولے۔ پس تمہیں شکرگزار ہو کر رہنا چاہیے۔

یہ بیرونی خطرات تھے جن کا قرآن کریم میں ذکر تھا۔ مدینہ کے اندر بھی حالات اتنے سازگار نہ تھے۔

جیسا کہ اس بارے میں مرزا بشیر احمد صاحبؓ لکھتے ہیں کہ ’’مدینہ کے اندر یہ حالت تھی کہ ابھی تک ایک معتدبہ حصہ اوس وخزرج کا شرک پر قائم تھا اور گو وہ بظاہر اپنے بھائی بندوں کے ساتھ تھے لیکن ان حالات میں ایک مشرک کا کیا اعتماد کیا جا سکتا تھا۔ پھر دوسرے نمبر پر منافقین تھے جو بظاہر اسلام لے آئے تھے مگر درپردہ وہ اسلام کے دشمن تھے اور مدینہ کے اندر ان کا وجود خطرناک احتمالات پیدا کرتا تھا۔ تیسرے درجہ پر یہود تھے جن کے ساتھ گو ایک معاہدہ ہو چکا تھا مگر ان یہود کے نزدیک معاہدہ کی کوئی قیمت نہ تھی۔ غرض اس طرح خود مدینہ کے اندر ایسا مواد موجود تھا جو مسلمانوں کے خلاف ایک مخفی ذخیرۂ بارود سے کم نہ تھا اور قبائل عرب کی ذرا سی چنگاری اس بارود کو آگ لگانے اور مسلمانانِ مدینہ کو بھک سے اڑا دینے کیلئے کافی تھی۔ اس نازک وقت میں جس سے زیادہ نازک وقت اسلام پر کبھی نہیں آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر خدا کی وحی نازل ہوئی کہ اب تمہیں بھی ان کفار کے مقابلہ میں تلوار استعمال کرنی چاہئے جو تمہارے خلاف تلوار لے کر سراسر ظلم وتعدی سے میدان میں نکلے ہوئے ہیں اور جہاد بالسیف کا اعلان ہو گیا۔‘‘

(سیرت خاتم النبیینؐ از صاحبزادہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم. اے، صفحہ 302)

’’جہاد بالسیف کے متعلق سب سے پہلی آیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر 12 صفر سنہ 2ھ مطابق 15/اگست سنہ 623ء کو نازل ہوئی جبکہ آپؐ کو مدینہ میں تشریف لائے قریباً ایک سال کا عرصہ گزرا تھا۔‘‘

(سیرت خاتم النبیینؐ از صاحبزادہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم. اے، صفحہ 303)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے جو تحقیق کی ہے اسکے مطابق آیت کی یہ تاریخ بنتی ہے کیونکہ اس سورت کے بارے میں ہے کہ کچھ حصہ مکہ میں نازل ہوا کچھ مدینہ میں لیکن بہرحال مختلف روایات ہیں اس آیت کے نزول کے بارے میں۔ یہ بھی روایت ہے کہ ہجرت کے موقع پر یہ آیت نازل ہوئی تھی۔

(تفسیر قرطبی، تفسیر سورۃ الحج زیر آیت اُذِنَ لِلَّذِيۡنَ يُقٰتَلُوۡنَ، صفحہ 2110)

کیونکہ مدینہ میں تشریف آوری کے کچھ ہی عرصہ بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کے اردگرد قریش کے قافلوں کی روک تھام اور دیگر حفاظتی امور کیلئے مسلح پارٹیاں بھیجنی شروع کر دی تھیں۔ بہرحال ہجرت کی ابتدا میں یہ آیت نازل ہوئی یا سال گزرنے کے بعد لیکن یہ پہلی اجازت تھی مذہب کے خلاف جنگ کرنے والوں کے جواب میں جنگ کرنے کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس حکومت سے باہر آ گئے تھے جس کے تحت پہلے رہتے تھے۔ جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے حکومت میں رہتے ہوئے کوئی جنگ نہیں کی جا سکتی تھی اور آپؐ کی اپنی ایک حکومت قائم ہو چکی تھی۔ یہ آیت جس میں اللہ تعالیٰ نے اجازت دی سورہ حج کی آیت ہے بلکہ دو آیات ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اُذِنَ لِلَّذِيۡنَ يُقٰتَلُوۡنَ بِاَنَّهُمۡ ظُلِمُوۡا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصۡرِهِمۡ لَقَدِيۡرُ ۙ الَّذِيۡنَ اُخۡرِجُوۡا مِنۡ دِيَارِهِمۡ بِغَيۡرِ حَقٍّ اِلَّاۤ اَنۡ يَّقُوۡلُوۡا رَبُّنَا اللّٰهُ ؕ وَلَوۡلَا دَفۡعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعۡضَهُمۡ بِبَعۡضٍ لَّهُدِّمَتۡ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ يُذۡكَرُ فِيۡهَا اسۡمُ اللّٰهِ كَثِيۡرًا ؕ وَلَيَنۡصُرَنَّ اللّٰهُ مَنۡ يَّنۡصُرُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِىٌّ عَزِيۡزٌ (سورۃ الحج: 40-41) ان لوگوں کو جن کے خلاف قتال کیا جا رہا ہے قتال کی اجازت دی جاتی ہے کیونکہ ان پر ظلم

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس
اگر خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کی مدد مانگو گے تو
بظاہر مشکل کام بھی آسان ہوتے چلے جائیں گے
(خطبہ جمعہ فرمودہ 22/نومبر 2013ء)
طالب دعا: شیخ غلام احمد، نائب امیر جماعت احمدیہ بھدرک (اڈیشہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس
ایک مومن اور ایک احمدی کی یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ......
برائیوں سے بچنے کیلئے جہاد کرے، اپنے نفس کو قابو میں رکھے
(خطبہ جمعہ فرمودہ 22/نومبر 2013ء)
طالب دعا: افراد خاندان مکرم شیخ رحمۃ اللہ صاحب (جماعت احمدیہ سورو، صوبہ اڈیشہ)

کیے گئے اور یقیناً اللہ ان کی مدد پر پوری قدرت رکھتا ہے۔یعنی وہ لوگ جنہیں ان کے گھروں سے ناحق نکالا گیا محض اس بنا پر کہ وہ کہتے تھے کہ اللہ ہمارا رب ہے اور اگر اللہ کی طرف سے لوگوں کا دفاع ان میں سے بعض کو بعض دوسروں سے بھڑا کر نہ کیا جاتا تو راہب خانے منہدم کر دیے جاتے اور گرجے بھی اور یہود کے معابد بھی اور مساجد بھی جن میں بکثرت اللہ کا نام لیا جاتا ہے اور یقیناً اللہ ضرور اس کی مدد کرے گا جو اس کی مدد کرتا ہے۔ یقیناً اللہ بہت طاقتور اور کامل غلبہ والا ہے۔یعنی تمام مذاہب کی یہاں حفاظت کی گئی ہے۔ ہر مذہب کی عبادت گاہ کا نام لے کر۔

جہاد فرض ہونے کے بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار کے شر سے مسلمانوں کو محفوظ رکھنے کیلئے ابتداء چار تدابیر اختیار کیں۔ چنانچہ ان تدابیر کا ذکر کرتے ہوئے بھی حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے لکھا ہے کہ ”اوّل آپؐ نے خود سفر کر کے آس پاس کے قبائل کے ساتھ باہمی امن وامان کے معاہدے کرنے شروع کئے تا کہ مدینہ کے اردگرد کا علاقہ خطرہ سے محفوظ ہو جائے۔ اس امر میں آپؐ نے خصوصیت کے ساتھ ان قبائل کو مدنظر رکھا جو قریش کے شامی رستے کے قرب وجوار میں آباد تھے کیونکہ جیسا کہ ہر شخص سمجھ سکتا ہے یہی وہ قبائل تھے جن سے قریش مکہ مسلمانوں کے خلاف زیادہ مدد لے سکتے تھے اور جن کی دشمنی مسلمانوں کے واسطے سخت خطرات پیدا کر سکتی تھی۔

دوم آپؐ نے چھوٹی چھوٹی خبر رساں پارٹیاں مدینہ کے مختلف جہات میں روانہ کرنی شروع فرمائیں تا کہ آپؐ کو قریش اور ان کے حلفاء“ حلیف جو تھے ان” کی حرکات وسکنات کا علم ہوتا رہے اور قریش کو بھی یہ خیال رہے کہ مسلمان بے خبر نہیں ہیں اور اس طرح مدینہ اچانک حملوں کے خطرات سے محفوظ ہو جائے۔

سوم ان پارٹیوں کے بھجوانے میں ایک مصلحت یہ بھی تھی کہ تا اس ذریعہ سے مکہ اور اس کے گردونواح کے کمزور اور غریب مسلمانوں کو مدینہ کے مسلمانوں میں آملنے کا موقع مل جاوے۔ ابھی تک مکہ کے علاقہ میں کئی لوگ ایسے موجود تھے جو دل سے مسلمان تھے مگر قریش کے مظالم کی وجہ سے اپنے اسلام کا برملا طور پر اظہار نہیں کر سکتے تھے اور نہ اپنی غربت اور کمزوری کی وجہ سے ان میں ہجرت کی طاقت تھی کیونکہ قریش ایسے لوگوں کو ہجرت سے جبراً روکتے تھے......

چوتھی تدبیر آپؐ نے یہ اختیار فرمائی کہ آپؐ نے قریش کے ان تجارتی قافلوں کی روک تھام شروع فرمادی جو مکہ سے شام کی طرف آتے جاتے ہوئے مدینہ کے پاس سے گزرتے تھے۔ کیونکہ...... یہ قافلے جہاں جہاں سے گزرتے تھے مسلمانوں کے خلاف عداوت کی آگ لگاتے جاتے تھے اور ظاہر ہے کہ مدینہ کے گردونواح میں اسلام کی عداوت کا تخم بویا جانا مسلمانوں کیلئے نہایت خطرناک تھا۔“ پھر یہ کہ ”...... یہ قافلے ہمیشہ مسلح ہوتے تھے اور ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ اس قسم کے قافلوں کا مدینہ سے اس قدر قریب ہو کر گزرنا ہرگز خطرہ سے خالی نہیں تھا۔“ پھر یہ بات بھی ہے کہ ”......قریش کا گزارہ زیادہ تر تجارت پر تھا اور اندریں حالات قریش کو زیر کرنے اور ان کو ان کی ظالمانہ کارروائیوں سے روکنے اور صلح پر مجبور کرنے کا یہ سب سے زیادہ یقینی اور سریع الاثر ذریعہ تھا کہ ان کی تجارت کا راستہ بند کر دیا جاوے۔ چنانچہ تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ جن باتوں نے بالآخر قریش کو صلح کی طرف مائل ہونے پر مجبور کیا ان میں ان کے تجارتی قافلوں کی روک تھام کا بہت بڑا دخل تھا۔ پس یہ ایک نہایت دانشمندانہ تدبیر تھی جو اپنے وقت پر کامیابی کا پھل لائی۔“ پھر”......قریش کے ان قافلوں کا نفع بسا اوقات اسلام کو مٹانے کی کوشش میں صرف ہوتا تھا بلکہ بعض قافلے تو خصوصیت کے ساتھ اسی غرض سے بھیجے جاتے تھے کہ ان کا سارا نفع مسلمانوں کے خلاف استعمال کیا جائے گا۔“ تجارت جو ہوتی تھی اسلام کے خلاف جنگ کرنے کیلئے کمائی کرنے کیلئے تجارت کی جاتی تھی۔ ”اس صورت میں ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ ان قافلوں کی روک تھام خود اپنی ذات میں بھی ایک بالکل جائز مقصود تھی۔“

(سیرت خاتم النبیینؐ از صاحبزادہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے، صفحہ 323 تا 324)

بہر حال یہ سلسلہ ابھی چلے گا باقی ان شاء اللہ آئندہ بیان ہوگا۔

اس وقت میں چند مرحومین کا ذکر بھی کرنا چاہتا ہوں۔ ان کی نماز جنازہ ادا ہوگی۔ ان میں سے ایک جنازہ حاضر ہے جو مکرم خواجہ منیر الدین قمر صاحب کا ہے باقی جنازہ غائب ہیں۔ خواجہ منیر الدین قمر صاحب یہیں یو کے میں رہتے تھے۔ 27/مئی کو 86 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی ان کی وفات ہوگئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت میاں خیر الدین سیکھوانی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے تھے۔ آپ کے والد مولانا قمر الدین صاحب کو بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے چھوٹی عمر میں دیکھا ہے اور انہوں نے آپ کو چھوٹی عمر میں دیکھا ہے۔ بہت بچپنا تھا۔ بہر حال ان کے والد مولوی قمر الدین صاحب مجلس خدام الاحمدیہ کے پہلے مرکزی صدر رہے۔ جب ہندوستان پاکستان کی پارٹیشن ہوئی تو یہ لوگ پاکستان شفٹ ہو گئے۔ پھر خواجہ منیر الدین صاحب کچھ عرصہ کیلئے تنزانیہ افریقہ چلے گئے۔ ربوہ میں بھی آپ کو مختلف حیثیت سے جماعت کی خدمت کرنے کی توفیق ملی پھر یہ 1966ء میں اپنی فیملی کے ہمراہ یو کے آگئے اور یہاں مسجد فضل کے نزدیک ان کی رہائش تھی۔ پرانے سب لوگ ان کو جانتے ہیں۔ خلافتِ رابعہ کے دور میں انہیں لمبے عرصہ تک مسجد فضل میں جمعہ کی اذان دینے کی بھی توفیق ملی۔ مرحوم نے بطور صدر جماعت مسجد فضل لندن اور پٹنی خدمت بجا لانے کی توفیق بھی پائی۔ 1995ء میں ریٹائرمنٹ کے بعد زندگی وقف کر دی اور گذشتہ انتیس سال سے طوعی طور پر پہلے یہاں وکالت تبشیر میں اور بعد میں دفتر پرائیویٹ سیکرٹری یو کے میں خدمت کی توفیق پاتے رہے۔ وفات سے ایک دن قبل بھی نماز ظہر سے پہلے تک دفتر میں کام کرتے رہے پھر نماز ادا کرنے کے بعد گھر واپس آئے تھے۔ پنجوقتہ نمازوں کے پابند، بہت خاموش طبع، ہمدرد، ملنسار، نیک اور مخلص، باوفا انسان تھے۔ مرحوم موصی بھی تھے۔ اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں اور بہت سے پوتے پوتیاں نواسے نواسیاں ہیں۔ امیر صاحب یو کے، کے ماموں بھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔ درجات بلند کرے۔ یہ تو جنازہ حاضر ہے جو ان شاء اللہ ادا ہوگا۔

دوسرے جو جنازے غائب ہیں ان میں ایک جنازہ صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب کا ہے جو حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے اور ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب اور محمودہ بیگم صاحبہ کے بیٹے تھے اور حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ کے نواسے تھے۔ ان کی اناسی ۷۹ سال کی عمر میں گذشتہ دنوں میں وفات ہوئی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ ابتدائی تعلیم ان کی ربوہ کی تھی۔ پھر کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور سے ایم بی بی ایس کیا۔ پھر کچھ دیر ربوہ کے ہسپتال میں کام کیا۔ پھر یہاں پڑھنے کیلئے یو کے آئے اور رائل کالج آف سرجنز ایڈنبرا میں انہوں نے 1970ء میں پوسٹ گریجوایشن کی اور ایف آر سی ایس کیا۔ پھر واپس گئے اور وقف تھے تو وہاں فضل عمر ہسپتال میں خدمات بجالاتے رہے۔ تقریباً پچاس سال ان کو فضل عمر ہسپتال میں خدمت کی توفیق ملی۔ وہاں نصرت جہاں کے تحت کام کرنے والے واقفین زندگی ڈاکٹروں میں سب سے زیادہ لمبا عرصہ انہوں نے خدمت کی۔ شاید اس سے زیادہ عرصہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کا بھی ہو لیکن بہر حال ان کو پچاس سال خدمت کی توفیق ملی۔ 1983ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے انہیں وقف جدید بورڈ کا ممبر بھی مقرر فرمایا اور تا وفات وقف جدید بورڈ کے ممبر رہے۔

ان کی اہلیہ لکھتی ہیں کہ رشتوں کو بہت نبھانے والے تھے۔ بہت خیال رکھنے والے تھے۔ ماں باپ، بہن بھائی، عزیز رشتہ داروں، میرے ماں باپ اور رشتہ داروں سب کے ساتھ مجھے نہیں یاد کہ کوئی موقع خوشی یا غمی کا کبھی چھوڑا ہو اور ذمہ داری اپنے اوپر لے لیتے تھے کبھی رشتوں کو نبھانے میں سستی نہیں دکھائی اور گھر کے جتنے بڑے بزرگ تھے ان کے علاج کی بھی آپ کو توفیق ملی۔ گھروں میں بیماروں کی بیمار پرسی کرنے کیلئے جاتے۔ اسی طرح ضرورت مندوں کی ہر طرح مدد کرتے تھے۔ کسی سوالی کو کبھی انکار نہیں کیا۔ بہت سی بچیوں کو تعلیم دلائی اور شادیوں تک ان کے تمام اخراجات اٹھائے۔ بعض بچیوں نے تو مجھے بھی لکھا ہے۔ یہ ان کے گھر میں بھی رہیں اور بچوں کی طرح پالا اور اس کے بعد ان کی شادیاں کیں۔ مریضوں کی فیس وغیرہ بھی معاف کر دیا کرتے تھے۔ کئی لوگوں نے اس بارے میں بھی مجھے لکھا ہے بلکہ اپنے پاس سے دوائیاں اور رقم بھی دے دیتے تھے۔ خلفاء کے ساتھ بہت گہرا تعلق تھا۔ ایک تو یہ بھی تھا کہ اب تک جتنی بھی خلافتیں آئی ہیں ان کے ساتھ رشتہ داری کا بھی تعلق تھا دوسرا ادب اور احترام کا بھی بہت زیادہ تعلق تھا اور بچوں کو بھی اسی کا کہتے رہتے تھے اور خود بھی عمل کر کے دکھایا۔

میرے سے چھ سات سال بڑے تھے لیکن خلافت کے بعد ہمیشہ ادب اور احترام مَیں نے دیکھا ہے بلکہ اس سے پہلے بھی جب میں ناظر اعلیٰ تھا تو بہت ادب اور احترام والا ان کا رویہ ہوتا تھا۔

ان کی اہلیہ لکھتی ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی بیگم کی جو آخری بیماری تھی اس میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا فون آیا کہ ڈاکٹر مبشر کو فوری بھجواؤ تو کہتے ہیں راتوں رات ہی یہ پیغام سن کر وہ نکل گئے اور ان کی وفات تک پھر وہیں موجود رہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے مکرمہ حضرت آصفہ بیگم صاحبہ کی وفات پر فرمایا تھا کہ مبشر مجھے لفٹ کے قریب لینے آیا تو میں مبشر کو دیکھتے ہی سمجھ گیا کہ اہلیہ کی وفات ہوگئی ہے کیونکہ یہ مجھے پتا ہے کہ ان کی طبیعت خراب ہوتی تو پھر مبشر ان کو کبھی اکیلا نہ چھوڑتا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی بیماری میں بھی آپ علاج کیلئے یو کے آجاتے رہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے بھی ایک جگہ اپنی بیماری کے دوران میں ان کی خدمات کا ذکر فرمایا ہے۔

ان کی اہلیہ لکھتی ہیں کہ ایک دفعہ آپ کی کوئی غلط شکایت ہوئی اس کی تحقیقات کیلئے ایک کمیٹی بنی۔ اس وقت

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صدقہ نے کبھی کسی مال کو کم نہیں کیا اور

اللہ تعالیٰ عفو کرنے کے باعث بندے کو عزت میں ہی بڑھاتا ہے

(صحیح مسلم، کتاب البر والصلة والآداب)

طالب دعا: اے شمس العالم (جماعت احمدیہ میلا پالم، صوبہ تامل ناڈو)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو کوئی بھی اللہ تعالیٰ کیلئے تواضع اختیار کرتا ہے

اللہ تعالیٰ اس کو قدر ومنزلت میں بڑھاتا ہے

(صحیح مسلم، کتاب البر والصلة والآداب)

طالب دُعا: نصیر احمد، جماعت احمدیہ بنگلور (کرناٹک)

بھی آپ نے خلیفۂ وقت کا اور نظام کا احترام کیا اور کوئی بھی نامناسب بات اور رویہ نہیں دکھایا اور کمیٹی نے پھر ساری تحقیق کی اور آپ کو اس معاملے میں بری قرار دیا۔

ان کے بیٹے نے لکھا کہ چنیوٹ اور اردگرد کے علاقے سے بعض مخالفین بھی چھپ کر گھر آ کر علاج کروایا کرتے تھے اور بہت سارے غیر احمدی ان کے مریض تھے۔ میں بھی جانتا ہوں۔ علاقے کے بے شمار لوگوں کا آپ نے علاج کیا اور اس کی وجہ سے ربوہ کا بھی، ہسپتال کا بھی علاقے میں بہت تعارف تھا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی آخری بیماری میں دوائی پینے کیلئے جو چمچ استعمال کیا کرتے تھے وہ چمچہ چھوٹا سا چائے کا چمچ تھا۔ حضرت اماں جان رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے وہ حضرت اُمّ ناصر کو یہ کہتے ہوئے دیا تھا کہ جو بیٹا ڈاکٹر بنے اس کو دے دینا تو وہ چمچ آپ کے والد ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کو ملا اور اسکے بعد وہ چمچ آپ کے پاس تھا۔ بعض دفعہ برکت کی خاطر ڈاکٹر مبشر صاحب اپنے مریضوں کو بھی اس سے دوائی پلا دیا کرتے تھے۔

آپ کے افسوس پر آنے والوں میں ہر طبقہ کے لوگ شامل تھے لیکن بہت بھاری اکثریت ان لوگوں کی تھی جو غریب طبقہ تھا اور بار بار اس بات کا اظہار کرتے تھے کہ میاں صاحب ہمارے محسن تھے۔ کسی کا علاج انہوں نے کیا تھا اور کسی کا خیال کسی اَور طریقے سے رکھا تھا۔ بہت سارے علاقے کے زمیندار ہیں ان کی عورتیں، ان کی بہنیں علاج کیلئے آتی تھیں اور زمینداروں نے آ کر پھر اظہار کیا کہ کس طرح ہمارا انہوں نے خیال رکھا اور یہ سب جو غیر احمدی تھے یہ بھی آ کے رو رہے تھے کہ ہمارے سر سے باپ اٹھ گیا۔

پھر ہمارا ہسپتال کا عملہ جو ہے ان کی اکثریت نے مجھے بھی لکھا ہے کہ ہمارا ہسپتال یتیم ہو گیا اور سب نے بڑی تکلیف کا اظہار کیا، افسوس کا اظہار کیا ہے۔ بہرحال ہر ایک سے تعلق نبھایا۔ غریبوں کا خیال رکھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنازہ جاتے ہوئے فرمایا تھا کہ فوت شدہ کی جو تعریف کرے تو پھر جنت واجب ہو گئی۔ (صحیح البخاری، کتاب الجنائز، باب ثناء الناس علی المیت، حدیث 1367) اللہ تعالیٰ انہیں بھی اسکا مصداق بنائے۔

ڈاکٹر مرزا سلطان احمد صاحب کہتے ہیں میرے علم کے مطابق جماعت میں سب سے زیادہ سروس کرنے والے ڈاکٹر کا اعزاز ان کو حاصل ہے اور وہ میں پہلے بیان کر چکا ہوں۔ اور لکھتے ہیں کہ جس زمانے میں آپ نے کام شروع کیا اس زمانے میں کوئی مددگار کمپاؤنڈر وغیرہ یا ہیلپر وغیرہ نہیں ہوتا تھا۔ خود ہی کنڈی لگانی ہوتی تھی، کھولنا ہوتا تھا، مریض کو بلانا ہوتا تھا، دیگر کام بھی خود کرنے ہوتے تھے۔ اکیلے ہی آپریشن تھیٹر کو بھی مینیج (manage) کرنا ہوتا تھا۔ انیستیز یا (Anaesthesia) دینے والا کوئی نہیں تھا وہ کام بھی خود ہی کرنا پڑتا تھا اور پھر آہستہ آہستہ انہوں نے سٹاف کو ٹریننگ دی اور اسکے بعد ہسپتال کا بڑا نام ہو گیا اور کہتے ہیں کہ انفیکشن کی ریشو بھی کسی بھی پرائیویٹ ہسپتال سے کم تھی۔ اکثر مریض جو تھے وہ کامیاب علاج کے بعد ہسپتال سے رخصت ہوتے تھے اور بہرحال انہوں نے مریضوں سے ان کا جو رویہ تھا وہ دیکھا ہے اور غیر احمدی مریض بھی میں ذاتی طور پر بھی جانتا ہوں بہت عزت کرنے والے تھے۔

ڈاکٹر منیر مبشر صاحب جو سرکاری ہسپتال میں ڈاکٹر ہیں۔ کہتے ہیں کہ میں نے ڈاکٹر صاحب کی طبی خدمات کا ایک وسیع سلسلہ دیکھا ہے جو نہ صرف ربوہ والوں پر بلکہ اردگرد کے تمام علاقوں پر محیط تھا۔ کہتے ہیں میری ساری ملازمت ربوہ کے مضافات میں رہی ہے۔ یہ سرکاری ہسپتالوں میں، ربوہ کے چھوٹے ہسپتالوں میں تعینات رہے ہیں۔ کہتے ہیں تقریباً ہر گاؤں اور ہر شہر کے بہت سے لوگ آپ کے معتقدین میں سے تھے اور جیسا کہ میں نے کہا یہی وجہ ہے کہ بے شمار غیر از جماعت افراد ان کی وفات پر افسوس کیلئے آئے۔

ڈاکٹر نوری صاحب نے لکھا کہ ربوہ میں اکیلے رہنے والے ایک بزرگ مریض نے ڈاکٹر مبشر صاحب کی تصویر اپنے کمرے میں لٹکائی ہوئی تھی۔ ڈاکٹر نوری صاحب ان کو دیکھنے گئے تو بڑی تعریف اور احترام کے ساتھ اس مریض نے بتایا کہ ڈاکٹر مبشر اکثر میرے گھر آتے اور میری خیریت اور صحت کے بارے میں دریافت کرتے تھے۔ اللہ ان کو سلامت رکھے۔ اس وقت ان کی زندگی کی بات ہے۔ ان کی خصوصیات خدمات اور مریضوں کے جذبات کے اتنے خطوط ہیں کہ میرے لیے وہ بیان کرنا تو ممکن نہیں۔ خلافت سے بھی غیر معمولی وفا کا تعلق تھا جیسا کہ پہلے بھی میں نے کہا۔ اللہ تعالیٰ ان سے بے انتہا مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے اور اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ عطا فرمائے۔

تیسرا جنازہ جو ہے، یہ دوسرا غائب جنازہ ہے مکرمہ سیدہ امۃ الباسط صاحبہ جو سید محمود احمد صاحب اسلام آباد کی اہلیہ تھیں۔ گذشتہ دنوں ان کی وفات ہوئی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب کی پوتی تھیں اور محترم سید عبدالرزاق شاہ صاحب کی بیٹی تھیں۔ حضرت ام طاہر رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بھتیجی تھیں۔ مرحومہ کے والد عبدالرزاق شاہ صاحب نے پہلی آئرش احمدی خاتون حنیفہ شاہ صاحبہ جن کا پہلا نام کیتھرین او برائن (Catherine O Brien) تھا ان سے شادی کی تھی اور یہ شادی 1945ء میں نیروبی کینیا میں ہوئی تھی۔ پھر ان کی یہ والدہ پاکستان بھی آ گئیں اور پاکستان میں شاہ صاحب سندھ میں تعینات رہے اور وہاں اس چھوٹے سے گاؤں میں انہوں نے باوجودیکہ آئرلینڈ کی تھیں بڑی قربانی سے گزارا کیا اور ان کے بچے بھی انتہائی قربانیاں کرنے والے تھے جن میں سے ایک یہ امۃ الباسط صاحبہ ہیں۔

ان کے خاوند سید محمود شاہ صاحب کہتے ہیں کہ نمازوں کی پابند اور خصوصاً تہجد بہت باقاعدگی سے پڑھتی تھیں اور بچپن سے ہی نماز تہجد اپنے والد صاحب کے ساتھ پڑھتی رہیں۔ آپ دینی شعائر کی پابند اور دیندار خاتون تھیں۔ ہمیشہ غریبوں اور ناداروں کی امداد کرتی تھیں۔ پردے کی بہت سختی سے پابندی کرتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں شوہر کے علاوہ ایک بیٹی اور دو بیٹے چھوڑے ہیں۔ ان کے ایک بیٹے سید بشیر احمد تو یہیں رہتے ہیں اور ایک بیٹے سید شاہد احمد ہیں۔ بیٹی ان کی امریکہ میں ہیں۔ ان کی بیٹی مجیدہ ملک جو ڈاکٹر عامر ملک صاحب امریکہ کی اہلیہ ہیں کہتی ہیں کہ والدہ ہر دلعزیز اور سدابہار شخصیت کی مالک تھیں۔ جو بھی ان سے ملتا ان کا گرویدہ ہو جاتا۔ خلافت سے دلی محبت رکھنے والی تھیں۔ بہت نفیس طبع، سلیقہ شعار اور اچھے اخلاق کی مالک تھیں۔ اپنی تکلیف کا کبھی کھل کر اظہار نہیں کرتی تھیں۔ غریب پروری اور صدقہ خیرات میں بھی آگے آگے تھیں۔ بچیوں کی شادیوں کیلئے مدد، غرباء کے گھروں میں راشن دینا، یتیموں کی پڑھائی کا خرچہ، غریبوں کو کھانا کھلانا غرضیکہ اپنا وقت اللہ تعالیٰ کے بندوں کی مدد میں صرف کرتیں چاہے وہ دعا کی شکل میں ہو یا صدقہ کی شکل میں۔ زیادہ تر خدا کی باتیں اور الٰہی نصرت کی باتیں کرنا پسند کرتیں اور دوستی بھی ایسے لوگوں سے ہوتی جو خدا سے محبت کرنے والے تھے۔ اللہ تعالیٰ کا بھی ان سے ایک خاص سلوک تھا۔ ان کی دعاؤں کو اللہ تعالیٰ قبول بھی فرماتا تھا اور اللہ تعالیٰ بہت سی باتوں میں بہت سی دعاؤں کی قبولیت کی پہلے ہی ان کو اطلاع بھی دے دیتا تھا۔ سخت بیماری میں بھی نماز نہیں چھوڑی اور ہمہ وقت نظر گھڑی پر رہتی کہ کہیں نماز نہ چھوٹ جائے۔ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔ درجات بلند فرمائے۔ ان کے بچوں کو بھی ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اور یہ تیسرا جنازہ غائب جو ہے وہ مکرم شریف احمد بندیشہ صاحب کا ہے جو پاکستان کے چک نمبر 261 ر۔ب ادھو والی فیصل آباد کے صدر جماعت تھے۔ ان کی بھی گذشتہ دنوں میں وفات ہوئی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان کے بیٹے رحمت اللہ بندیشہ صاحب مربی سلسلہ ہیں وہ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے دادا جان ابھی دو تین ماہ کے تھے کہ آپ کے والدین اور دیگر تمام قریبی عزیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں ایامِ طاعون میں وفات پا گئے تو اس وقت دادا جان کی ایک دُور کی رشتہ دار احمدی فیملی نے ان کی ابتدائی ایام میں پرورش کی۔ بعد میں تحصیل بٹالہ کے ایک قاضی کے فیصلہ کے مطابق ایک اَور نسبتاً زیادہ قریبی احمدی فیملی میں پرورش پائی اور اس طرح آپ آغاز سے ہی احمدی ماحول میں پرورش پاتے ہوئے جماعت احمدیہ میں شامل رہے۔ مرحوم کم و بیش پچیس سال تک گاؤں میں صدر جماعت رہے۔ بے شمار خوبیوں کے مالک ایک درویش صفت انسان تھے۔ عبادات میں اونچے درجہ کا معیار رکھنے والے، بے کسوں اور خصوصیت سے عزیز و اقارب کی مدد کرنے والے، نظام جماعت اور خلافت سے بے حد محبت کرنے والے انسان تھے۔ پسماندگان میں پانچ بیٹے اور تین بیٹیاں شامل ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے جیسا کہ میں نے بتایا رحمت اللہ بندیشہ صاحب مبلغ سلسلہ ہیں جو آج کل جامعہ احمدیہ جرمنی میں بطور استاد خدمت کی توفیق پا رہے ہیں اور اپنے گاؤں کے مخالفانہ حالات کی وجہ سے اپنے والد کے جنازے اور تدفین میں بروقت شامل نہیں ہو سکے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔ درجات بلند فرمائے اور تمام بچوں کو بھی ان کی نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

......☆......☆......☆......

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

میں جو بار بار تاکید کرتا ہوں کہ
خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو یہ خدا تعالیٰ کے حکم سے ہے

(ملفوظات، جلد 8، صفحہ 393، ایڈیشن 1985ء)

طالبِ دُعا: سید ادریس احمد (جماعت احمدیہ تریپور، صوبہ تامل ناڈو)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

عجب ناداں ہے وہ مغرور و گمراہ
کہ اپنے نفس کو چھوڑا ہے بے راہ

طالبِ دُعا: سیّد زمرود احمد ولد سیّد شعیب احمد اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ بھونیشور (صوبہ اڈیشہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

تکبر سے نہیں ملتا وہ دلدار
ملے جو خاک سے اس کو ملے یار

طالبِ دُعا: زبیر احمد اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ دارجلنگ (صوبہ مغربی بنگال)

سیرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم. اے. رضی اللہ عنہ)

موجود الوقت غلاموں کی اصلاح کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم (بقیہ حصہ)

پھر فرماتا ہے: لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ مِنْۢ بَعْدُ ...... اِلَّا مَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ

’’اور اے رسول! جو شادیاں تم اب تک کر چکے ہو (یہ تمہاری تبلیغی تربیتی اور سیاسی ضروریات کیلئے کافی ہیں اس لئے) اب اسکے بعد تمہیں کوئی اور شادی کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ البتہ اگر کسی غلام عورت کے ساتھ رشتہ کا سوال پیدا ہو تو تمہیں اسکی اجازت ہے۔‘‘

یہ حکم بھی اسی غرض وغایت کا حامل ہے جو اوپر بیان کی گئی ہے اور اس میں مزید غرض یہ شامل ہے کہ تا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طریق عمل سے مسلمانوں کیلئے ایک بہترین نمونہ قائم ہو جاوے۔

پھر فرماتا ہے: وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ...... اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ

’’یعنی اے مسلمان عورتو! تم اپنی زینت سوائے اپنے خاوندوں اور فلاں فلاں قریبی رشتہ داروں کے کسی پر ظاہر نہ کیا کرو۔ یعنی پردے کی ان حدود کو مدنظر رکھو جو تمہارے لئے مقرر کی گئی ہیں۔ البتہ تمہیں اپنے غلاموں سے پردہ نہیں کرنا چاہئے۔‘‘

اس آیت سے ظاہر ہوتا ہے کہ غلاموں کے متعلق اسلامی تعلیم کا اصل منشاء یہ تھا کہ مسلمان انہیں بالکل اپنے قریبی عزیزوں کی طرح سمجھیں۔ حتّٰی کہ مسلمان عورتیں اپنے غلاموں سے پردہ بھی نہ کریں تا کہ غیریت کا احساس بالکل جاتا رہے اور رشتہ داروں کا سا اختلاط پیدا ہو جائے۔

پھر حدیث میں آتا ہے: عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اِخْوَانَكُمْ خَوَلُكُمْ جَعَلَهُمُ اللّٰهُ تَحْتَ اَيْدِيْكُمْ فَمَنْ كَانَ اَخُوْهُ تَحْتَ يَدِهٖ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَاْكُلُ وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبِسُ وَلَا تُكَلِّفُوْهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ فَاِنْ كَلَّفْتُمُوْهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ فَاَعِيْنُوْهُمْ

یعنی ’’ابوذر روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ ’’تمہارے غلام تمہارے بھائی ہیں۔ پس جب کسی شخص کے ماتحت کوئی غلام ہو تو اسے چاہئے کہ اسے وہی کھانا دے جو وہ خود کھاتا ہے اور وہی لباس دے جو وہ خود پہنتا ہے اور تم اپنے غلاموں کو ایسا کام نہ دیا کرو جو ان کی طاقت سے زیادہ ہو اور اگر کبھی ایسا کام دو تو پھر اس کام میں خود ان کی مدد کیا کرو۔‘‘

اور مدد کرنے کے الفاظ میں یہ بھی اشارہ ہے کہ وہ کام ایسا نہیں ہونا چاہئے کہ اگر وہ آقا کو خود کرنا پڑے تو وہ اسے اپنے لئے موجب عار سمجھے بلکہ ایسا ہونا چاہئے کہ جسے آقا خود بھی کر سکتا ہو اور کرنے کو تیار ہو۔ یہ حدیث اپنے مطالب میں نہایت واضح ہے اور اس بات کا یقینی ثبوت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی تعلیم میں نہ صرف یہ کہ غلاموں کے ساتھ کامل درجہ کے حسنِ سلوک اور انتہائی شفقت کا حکم دیا گیا ہے جس کی نظیر یقیناً کسی اور مذہب اور کسی اور قوم میں نہیں ملتی بلکہ یہ کہ درحقیقت اس تعلیم کا اصلی منشاء تھا کہ مسلمان اپنے غلاموں کو بالکل اپنے بھائیوں کی طرح سمجھیں اور ہر امر میں جس طرح خود رہتے ہیں اسی طرح انہیں رکھیں تا کہ ان کے تمدن و معاشرت میں اسی طرح کی بلندی پیدا ہو جائے جیسی کہ دوسرے آزاد لوگوں میں ہے اور ان کے دلوں سے پستی کے احساسات بالکل مٹ جائیں ورنہ محض حسنِ سلوک کی غرض سے اس قدر انتہائی تعلیم نہیں دی جا سکتی تھی کہ غلاموں کو بعینہٖ اسی طرح رکھو جس طرح کہ خود رہتے ہو۔ کیونکہ حفظِ مراتب تو ہوا ہی کرتا ہے اور اسلام اسے تسلیم کرتا ہے۔

پھر حدیث میں آتا ہے: عَنْ عَبَادَةَ بْنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عَبَادَةَ الصَّامِتِ قَالَ لَقِيْنَا اَبَا الْيُسْرِ صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهٗ غُلَامٌ وَعَلَيْهِ بُرْدَةٌ وَمَعَافِرِيٌّ وَعَلٰى غُلَامِهٖ بُرْدَةٌ وَمَعَافِرِيٌّ قَالَ قُلْتُ لَهٗ يَا عَمِّ لَوْ اَنَّكَ اَخَذْتَ بُرْدَةَ غُلَامِكَ وَاَعْطَيْتَهٗ مَعَافِرِيَّكَ وَاَخَذْتَ مَعَافِرِيَّهٗ وَاَعْطَيْتَهٗ بُرْدَتَكَ فَكَانَتْ عَلَيْكَ حُلَّةٌ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ قَالَ فَمَسَحَ رَأْسِيْ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيْهِ ثُمَّ قَالَ يَا ابْنَ اَخِيْ بَصُرَتْ عَيْنَايَ هَاتَانِ وَسَمِعَتْهُ اُذُنَايَ هَاتَانِ وَوَعَاهُ قَلْبِيْ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُوْلُ اَطْعِمُوْهُمْ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ وَاكْسُوْهُمْ مِمَّا تَلْبَسُوْنَ فَكَانَ اِنْ اَعْطَيْتُهٗ مِنْ مَتَاعِ الدُّنْيَا اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ يَاْخُذَ مِنْ حَسَنَاتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

یعنی ’’عبادہ بن ولید روایت کرتے ہیں کہ ہم ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ابوالیسر کو ملے۔ اس وقت ان کے ساتھ ان کا ایک غلام بھی تھا اور ہم نے دیکھا کہ ایک دھاری دار چادر اور ایک یمنی چادر ان کے بدن پر تھی اور اسی طرح ایک دھاری دار چادر اور ایک یمنی چادر ان کے غلام کے بدن پر تھی۔ میں نے انہیں کہا چچا تم نے ایسا کیوں نہ کیا کہ اپنے غلام کی دھاری دار چادر خود لے لیتے اور اپنی چادر اسے دے دیتے یا اس کی یمنی چادر خود لے لیتے اور اپنی دھاری دار چادر اسے دے دیتے تا کہ تم دونوں کے بدن پر ایک ایک طرح کا جوڑا تو ہو جاتا۔ ابوالیسر نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے لئے دعا کی اور کہا بھتیجے! میری ان آنکھوں نے دیکھا ہے اور میرے ان کانوں نے سنا ہے اور میرے اس دل نے اسے اپنے اندر جگہ دی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ ’’اپنے غلاموں کو وہی کھانا کھلاؤ جو تم خود کھاتے ہو اور وہی لباس پہناؤ جو تم خود پہنتے ہو۔ پس میں اس بات کو بہت زیادہ پسند کرتا ہوں کہ میں دنیا کے اموال میں سے اپنے غلام کو برابر کا حصہ دے دوں بہ نسبت اسکے کہ قیامت کے دن میرے ثواب میں کوئی کمی آوے۔‘‘

یہ حدیث اپنے الفاظ کے زوردار ہونے میں گزشتہ حدیث سے بھی زیادہ واضح ہے اور اس سے یہ بھی پتہ لگتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس نصیحت پر صحابہ عمل بھی کرتے تھے۔ بلکہ اس کی تعمیل میں انہیں اس درجہ انہماک تھا کہ وہ اس بات کو بھی پسند نہیں کرتے تھے کہ ان کے اور ان کے غلاموں کے لباس میں درجہ کا اختلاف تو الگ رہا ظاہری صورت کا بھی خفیف سا اختلاف پیدا ہو۔

پھر روایت آتی ہے: عَنْ اَبِی النَّوَارِ بَيَّاعِ الْكَرَابِيْسِ قَالَ اَتَانِیْ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ وَمَعَهٗ غُلَامٌ لَهٗ فَاشْتَرٰى مِنِّیْ قَمِيْصَیْ كَرَابِيْسَ فَقَالَ لِغُلَامِهٖ اخْتَرْ اَيَّهُمَا شِئْتَ فَاَخَذَ اَحَدَهُمَا وَاَخَذَ عَلِیٌّ الْاٰخَرَ فَلَبِسَهٗ

یعنی ’’ابونوار جو روئی کے کپڑوں کی تجارت کرتے تھے روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت علیؓ ان کی دوکان پر آئے۔ اس وقت ان کے ساتھ ان کا ایک غلام بھی تھا۔ علیؓ نے دو ٹھنڈی قمیصیں خریدیں اور پھر اپنے غلام سے کہنے لگے کہ ان میں سے جو قمیص تم چاہو لے لو۔ چنانچہ غلام نے ایک قمیص چن لی اور جو دوسری قمیص رہ گئی وہ حضرت علیؓ نے خود پہن لی۔‘‘

اس روایت سے پتہ لگتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے ماتحت خاص خاص صحابہؓ بعض اوقات یہاں تک احتیاط کرتے تھے کہ اپنی چیزوں میں سے انتخاب کا حق پہلے غلام کو دیتے تھے اور پھر جو چیز باقی رہ جاتی تھی وہ خود استعمال کرتے تھے۔ یہ انتہائی درجہ کا ایثار ہے جو کوئی شخص کسی دوسرے شخص کیلئے کر سکتا ہے اور یقیناً غلاموں کے متعلق اس درجہ کا ایثار محض حسنِ سلوک کی غرض سے نہیں ہو سکتا بلکہ اس میں وہی دور کی غرض بھی مدنظر تھی کہ یہ غلام جلد تر اپنے اخلاق اور معاشرت میں آزاد لوگوں کے مرتبہ کو پہنچ کر آزاد کر دیئے جانے کے قابل ہو جائیں۔

پھر حدیث میں آتا ہے: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لَا يَقُلْ اَحَدُكُمْ عَبْدِیْ اَمَتِیْ وَلْيَقُلْ فَتَایَ وَفَتَاتِیْ... وَلْيَقُلْ سَيِّدِیْ وَمَوْلَایَ

یعنی ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ ’’اے مسلمانو! تم یوں نہ کہا کرو کہ ’’میرا غلام میری لونڈی‘‘ بلکہ یوں کہا کرو کہ ’’میرا آدمی میری عورت‘‘ اور غلام بھی اپنے آقا کو رب یعنی مالک نہ کہا کرے بلکہ سید اور بزرگ کہہ کر پکارا کرے۔‘‘

اس حدیث میں آقا اور غلام کی ذہنیتوں کو درست کیا گیا ہے۔ یعنی جہاں ایک طرف آقا کے دل و دماغ سے بڑائی اور تکبر کے خیالات کو مٹایا گیا ہے۔ وہاں دوسری طرف غلام کے دل میں خود داری اور عزتِ نفس کے جذبات پیدا کئے گئے ہیں اور عملی اور معاشرتی اصلاح کے ساتھ جس کا ذکر اوپر کیا گیا ہے یہ ذہنی اصلاح مل کر سونے پر سہاگے کا کام دیتی ہے اور اس کے بعد حالات اور خیالات کی کامل تبدیلی میں کوئی امر مانع نہیں رہتا۔ اسی طرح اور بھی بہت سی احادیث اور آثار ہیں جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ نہ صرف یہ کہ اسلام میں موجود الوقت غلاموں کی اصلاح اور ان کی بہبودی اور آرام و آسائش کے متعلق انتہائی درجہ کا زور دیا گیا ہے بلکہ یہ کہ اس تعلیم میں اسلام کا اصل منشاء یہ تھا کہ غلاموں اور ان کے مالکوں کے تمدن و معاشرت اور عزت و آبرو کو ایک مساویانہ درجہ پر لا کر غلاموں کو جلد تر اس قابل بنا دیا جاوے کہ وہ آزاد ہو کر ملک کے مفید اور کارآمد شہری بن سکیں۔

یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ غلاموں کے یہ حقوق جن کا کسی قدر نمونہ اوپر درج کیا گیا ہے محض سفارشی رنگ نہیں رکھتے تھے بلکہ شرعی اور سیاسی احکام تھے اور حکومتِ اسلامی کی طرف سے نہایت سختی کے ساتھ غلاموں کے حقوق کی نگرانی کی جاتی تھی۔

چنانچہ حدیث میں آتا ہے: عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ الْبَدْرِیِّ قَالَ كُنْتُ اَضْرِبُ غُلَامًا بِالسَّوْطِ فَسَمِعْتُ صَوْتًا مِنْ خَلْفِیْ اِعْلَمْ اَبَا مَسْعُوْدٍ فَلَمْ اَفْهَمِ الصَّوْتَ مِنَ الْغَضَبِ قَالَ فَلَمَّا دَنَا مِنِّیْ اِذَا هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا هُوَ يَقُوْلُ اِعْلَمْ اَبَا مَسْعُوْدٍ اِعْلَمْ اَبَا مَسْعُوْدٍ قَالَ فَاَلْقَيْتُ السَّوْطَ مِنْ يَدِیْ فَقَالَ اِعْلَمْ اَبَا مَسْعُوْدٍ اِنَّ اللّٰهَ اَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلٰى هٰذَا الْغُلَامِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هُوَ حُرٌّ لِوَجْهِ اللّٰهِ فَقَالَ اَمَا لَوْ لَمْ تَفْعَلْ لَلَفَحَتْكَ النَّارُ اَوْ لَمَسَّتْكَ النَّارُ

یعنی ابومسعود بدری روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نے کسی بات پر اپنے غلام کو مارا۔ اس وقت میں نے اپنے پیچھے سے آواز سنی کہ کوئی شخص کہہ رہا تھا ’’دیکھو ابومسعود یہ کیا کرتے ہو۔ مگر غصہ کی وجہ سے میں نے اس آواز کو نہ پہچانا اور غلام کو مارتا ہی گیا۔ اتنے میں وہ آواز میرے قریب آ گئی اور میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہی آواز دیتے ہوئے میری طرف بڑھتے چلے آ رہے ہیں کہ ’’دیکھو ابومسعود یہ کیا کرتے ہو۔ آپؐ کو دیکھ کر میری چھڑی میرے ہاتھ سے گر گئی اور آپؐ نے غصہ کی نظر سے میری طرف دیکھتے ہوئے فرمایا۔ ’’ابومسعود تمہارے سر پر ایک خدا ہے جو تمہارے متعلق اس سے بہت زیادہ طاقت رکھتا ہے جو تم اس غلام پر رکھتے ہو۔‘‘ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں خدا کی خاطر اس غلام کو آزاد کرتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا۔ ’’اگر تم ایسا نہ کرتے تو جہنم کی آگ تمہارے منہ کو جھلستی۔‘‘

پھر حدیث میں آتا ہے: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سَيِّدِیْ زَوَّجَنِیْ اَمَتَهٗ وَهُوَ يُرِيْدُ اَنْ يُفَرِّقَ بَيْنِیْ وَبَيْنَهَا قَالَ فَصَعِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ مَا بَالُ اَحَدِكُمْ يُزَوِّجُ عَبْدَهٗ اَمَتَهٗ ثُمَّ يُرِيْدُ اَنْ يُفَرِّقَ بَيْنَهُمَا اِنَّمَا الطَّلَاقُ لِمَنْ اَخَذَ بِالسَّاقِ

یعنی ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ایک غلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! میرے آقا نے اپنی لونڈی کے ساتھ میری شادی کر دی تھی مگر اب وہ چاہتا ہے کہ ہمارے نکاح کو فسخ کر کے ہمیں ایک دوسرے سے جدا کر دے۔ آپؐ یہ بات سن کر غصہ کی حالت میں منبر پر چڑھ گئے اور لوگوں سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ ’’اے مسلمانو! یہ کیا بات ہے کہ تم لوگ اپنے غلاموں اور لونڈیوں کی شادی کرتے ہو اور پھر خود بخود اپنی مرضی سے ان میں علیحدگی کرانا چاہتے ہو؟ سن لو کہ ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ طلاق دینے کا حق صرف خاوند کو ہے اور تم اپنے غلاموں کو طلاق پر مجبور نہیں کر سکتے۔‘‘

پھر حدیث میں آتا ہے: كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَذْهَبُ اِلَى الْعَوَالِیْ كُلَّ يَوْمِ سَبْتٍ فَاِذَا وَجَدَ عَبْدًا فِیْ عَمَلٍ لَا يُطِيْقُهٗ وَضَعَ عَنْهُ مِنْهُ

یعنی امام مالک روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ کا یہ قاعدہ تھا کہ ہر ہفتہ مدینہ کے مضافات میں جایا کرتے تھے اور جب انہیں کوئی ایسا غلام نظر آتا تھا جسے اس کی طاقت اور مناسبت کے لحاظ سے زیادہ کام دیا گیا ہو تو حکماً اس کے کام میں تخفیف کر دیتے تھے۔‘‘

(سیرت خاتم النّبیین صفحہ 376 تا 381، مطبوعہ قادیان 2011)

......☆......☆......☆......

سیرت المہدی

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے۔ رضی اللہ عنہ)

(1058) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ منشی ظفر احمد صاحب کپور تھلوی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ دوران قیام جالندھر میں ایک شخص جو مولوی کہلاتا تھا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بحث کرنے کی غرض سے آیا۔ حضور نے فرمایا کہ آپ صبح کے وقت آجائیں۔ اُس نے کہا کہ صبح کو مجھے فرصت نہیں ہوتی۔ میں بھی اُس شخص کو جانتا تھا۔ میں نے کہا۔ یہ شخص واقعی صبح کو مشغول ہوتا ہے کیونکہ شراب نوشی کا عادی ہے۔ اس پر حاضرین تو مسکرا پڑے لیکن حضور نے صرف اس قدر فرمایا کہ آپ اپنے شکوک رفع کرنے کیلئے کوئی اور وقت مقرر کر لیں۔

(1059) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ منشی ظفر احمد صاحب کپور تھلوی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جالندھر میں زیادہ عرصہ قیام جب رکھا تو دوست احباب ٹھہر کر چلے جاتے تھے لیکن مولوی عبد اللہ صاحب سنوری اور خاکسار برابر ٹھہرے رہے۔ ایک دن میں نے اور مولوی صاحب مرحوم نے ارادہ کیا کہ وہ میرے لئے اور میں اُن کے رخصت ہونے کی اجازت حاصل کریں۔ صبح کو حضور سیر کیلئے تشریف لائے اور آتے ہی فرمایا۔ لو جی میاں عبد اللہ صاحب اور منشی صاحب! اب تو ہم اور آپ ہی رہیں گے اور دوست تو چلے گئے۔ نئے نو دن پرانے سو دن۔ بس پھر ہم خاموش ہو گئے اور ٹھہرے رہے۔

(1060) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ حضرت نواب محمد علی خان صاحب نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ ابتداء میں جب میں قادیان مستقل طور پر رہنے لگا تو مرزا نظام الدین صاحب کے ہاں باہر سے برات آئی تھی۔ اسکے ساتھ کنچنی بھی تھی اور ناچ وغیرہ ہوتا تھا۔ میں ایسی شادی کی رسوم میں نہ خود شریک ہوتا ہوں اور نہ اپنی کوئی چیز دیتا ہوں۔ مرزا نظام الدین نے مجھ سے غالباً کچھ دریاں اور چکیں مانگی تھیں۔ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا: دے دو کیونکہ اس شادی سے اغلب ہے کہ دولہا کی اصلاح ہو گی۔

(1061) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ حضرت نواب محمد علی خان صاحب نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ مرزا خدا بخش صاحب کے ہاں بچہ پیدا ہوا۔ انہوں نے لڈو میرے ہاں بھیجے۔ میں نے واپس کر دیئے کہ عقیقہ کا کھانا تو میں لے لوں گا مگر یہ میں نہیں لیتا۔ تھوڑے عرصہ بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام وہ رکابی خود لئے تشریف لائے اور فرمایا کہ بات ٹھیک ہے جو تم نے کہی۔ یہ بچہ کی پیدائش کے لڈو نہیں بلکہ اس شکریہ کے ہیں کہ ماں کی جان بچ گئی۔ میں نے نہایت تکریم سے وہ رکابی لے لی۔ اُس وقت میرے مکان زنانہ کے صحن میں ایک دروازہ تھا اس پر کھڑے کھڑے یہ باتیں ہوئیں۔

(1062) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ منشی ظفر احمد صاحب کپور تھلوی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ جالندھر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک دفعہ خدا تعالیٰ کی وحدانیت پر تقریر فرما رہے تھے۔ اس وقت ایک انگریز جو بعد میں معلوم ہوا کہ سپرنٹنڈنٹ پولیس تھا، آ گیا اور ٹوپی اتار کر سلام کیا اور حضور کی تقریر سننے کیلئے کھڑا رہا اور باوجود یکہ اسکے بیٹھنے کیلئے کرسی وغیرہ بھی منگوائی گئی مگر وہ نہ بیٹھا۔ عجیب بات تھی کہ وہ تقریر سنتا ہوا۔ سبحان اللہ سبحان اللہ کہتا تھا۔ تھوڑا عرصہ تقریر سن کر سلام کر کے وہ چلا گیا۔ اسکے بعد قریباً دوسرے تیسرے دن جب حضور سیر کو تشریف لے جاتے تو ایسا اتفاق ہوتا کہ وہ راستہ میں گھوڑے پر سوار مل جاتا اور گھوڑے کو ٹھہرا کر ٹوپی اتار کر سلام کرتا۔ یہ اس کا معمول تھا۔

(1063) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ منشی ظفر احمد صاحب کپور تھلوی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ جالندھر میں مولوی عبد الکریم صاحب نے ایک دفعہ مجھے فرمایا: یا ظفر المظفر (وہ دوستانہ بے تکلفی میں مجھے اس نام سے مخاطب فرمایا کرتے تھے) ذرا جالندھر کی سیر تو کراؤ۔ چنانچہ ہم چل پڑے۔ راستہ میں دیکھا کہ گویا ایک برات آ رہی ہے اور اسکے ساتھ دیسی اور انگریزی باجا اور طوائف وغیرہ آ رہے ہیں۔ اُن کے پیچھے ایک شخص گھوڑے پر سوار بٹیرے کا پنجرہ ہاتھ میں لئے آ رہا تھا۔ معلوم ہوا کہ یہ تمام جلوس اسی بٹیرے کے لڑائی جیتنے کی خوشی میں ہے۔ میں نے مولوی صاحب سے کہا کہ یہ برات ورات نہیں۔ یہ تو بٹیرے کی کشتی جیتنے کی خوشی ہے۔ مولوی عبد الکریم صاحب یہ دیکھ کر سڑک پر ہی سجدہ میں گر پڑے اور سخت مغموم ہوئے۔ بوجہ مسلمانوں کی اس ابتر حالت کے اور یہی فرماتے رہے کہ او ہو! مسلمانوں کی حالت اس درجہ پر پہنچ گئی ہے۔ ہم واپس آ گئے۔

(1064) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ منشی ظفر احمد صاحب کپور تھلوی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام جالندھر میں مقیم تھے تو انہیں دنوں میر عباس علی صاحب بھی اپنے کسی مرید کے ہاں آ کر جالندھر میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ حضرت صاحب نے مجھے فرمایا کہ وہ آپ کے پرانے ملنے والے ہیں اُن کو جا کر کچھ سمجھاؤ۔ پیراں دتا جو کہ فاتر العقل سا شخص تھا اور حضرت صاحب کے پاس رہتا تھا۔ اس نے کہا ”حضور میں وی جا کے سمجھاواں“ حضرت صاحب نے فرمایا۔ ہاں منشی صاحب کے ساتھ چلے جاؤ۔ میں میر عباس علی کی قیام گاہ پر گیا۔ آٹھ دس آدمی فرش پر بیٹھے تھے اور میر صاحب چارپائی پر۔ ایک تخت بھی وہاں تھا۔ دَوروں میں پوست بھیگے ہوئے تھے۔ پیراں دتا کو دیکھ کر میر عباس علی نے اُسے بے تکلفانہ پکارا۔ او پیراں دتا، او پیراں دتا، اور مجھ سے السلام علیکم کر کے ہنستے ہوئے، آیئے آیئے کہہ کر بیٹھنے کو کہا۔ پیراں دتا مجھ سے کہنے لگا۔ میں پہلے سمجھا لوں۔ میں نے کہا سمجھا لے۔ پیراں دتا کہنے لگا۔ میر صاحب! میں تمہیں دونوں وقت کھانا پہنچاتا تھا یا نہیں؟ اور تمہیں کبھی کبھی میں پیسے بھی دیا کرتا تھا یا نہیں؟ میر صاحب اب بڑے آدمی دور دور سے روٹی کھانے والے آتے ہیں۔ اب جو تم روٹیوں کی خاطر ادھر ادھر پھرتے ہو یہ وقت اچھا ہے یا وہ جب گھر بیٹھے میں تمہیں روٹی دے جایا کرتا تھا۔ اب تم میرے ساتھ چلو۔ میں تمہیں روٹی دونوں وقت دے جایا کروں گا۔ میر عباس علی ہنستے رہے۔ پھر میں نے اُن سے کہا کہ آپ کیوں برگشتہ ہو گئے۔ وہ کہنے لگا کہ مرزا صاحب کہتے ہیں کہ یہ جسم آسمان پر نہیں جا سکتا۔ میں نے اپنے پیر کو خود دیکھا ہے (مولوی غوث علی پانی پتی ان کے پیر تھے) کہ ایک دفعہ انہوں نے الا اللہ کا جو نعرہ مارا تو زمین شق ہو گئی اور وہ اس میں سما گئے۔ میں نے کہا کہ او پر تو پھر بھی نہ گئے اور وہاں قرآن شریف رکھا تھا۔ میں نے اُٹھا کر میر صاحب کے سر پر رکھ دیا کہ آپ خدا کو حاضر و ناظر جان کر بتائیں کہ آپ نے یہ واقعہ خود دیکھا ہے۔ وہ کہنے لگا کہ ہمارے پیر نے جب یہ بیان کیا کہ انہوں نے ایک دفعہ ایسا کیا اور ہم انہیں سچا سمجھتے ہیں۔ تو یہ چشم دید ماجرا ہی ہوا۔ غرضیکہ جہاں تک ہو سکا میں نے اُن کو سمجھایا مگر اس وقت ان کی حالت بہت بگڑ چکی تھی۔ وہ اقراری نہ ہوئے۔

(1065) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ حضرت نواب محمد علی خان صاحب نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ پہلے جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام سیر کو تشریف لے جاتے تو میرا انتظار فرماتے۔ بعض دفعہ بہت دیر بھی ہو جاتی مگر جب سے مبارکہ بیگم صاحبہ کا نکاح مجھ سے ہوا تو آپ نے پھر میرا انتظار نہیں کیا۔ (یا تو حیا فرماتے اور اس کی وجہ سے ایسا نہیں کیا یا مجھے فرزندی میں لینے کے بعد فرزند سمجھ کر انتظار نہیں کیا)

(1066) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ منشی ظفر احمد صاحب کپور تھلوی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مغرب کے بعد مسجد مبارک کی دوسری چھت پر مع چند احباب کھانا کھانے کیلئے تشریف فرما تھے۔ ایک احمدی میاں نظام الدین ساکن لدھیانہ جو بہت غریب آدمی تھے اور ان کے کپڑے بھی دریدہ تھے، حضور سے چار پانچ آدمیوں کے فاصلہ پر بیٹھے تھے۔ اتنے میں کئی دیگر اشخاص خصوصاً وہ لوگ جو بعد میں لاہوری کہلائے، آتے گئے اور حضور کے قریب بیٹھتے گئے جس کی وجہ سے میاں نظام الدین کو پرے ہٹنا پڑتا رہا۔ حتیٰ کہ وہ جوتیوں کی جگہ تک پہنچ گیا۔ اتنے میں کھانا آیا۔ تو حضور نے ایک سالن کا پیالہ اور کچھ روٹیاں ہاتھ میں اٹھا لیں اور میاں نظام الدین کو مخاطب کر کے فرمایا۔ آؤ میاں نظام الدین! آپ اور ہم اندر بیٹھ کر کھانا کھائیں۔ اور یہ فرما کر مسجد کے صحن کے ساتھ جو کوٹھڑی ہے اس میں تشریف لے گئے اور حضور نے اور میاں نظام الدین نے کوٹھڑی کے اندر ایک ہی پیالہ میں کھانا کھایا۔ اور کوئی اندر نہ گیا۔ جو لوگ قریب آ کر بیٹھتے گئے تھے ان کے چہروں پر شرمندگی ظاہر تھی۔

(1068) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ منشی ظفر احمد صاحب نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ ایک صاحب مولوی عبد الرحیم ساکن میرٹھ قادیان آئے ہوئے تھے۔ حضرت مسیح موعو علیہ السلام سے تین دن تک اُن کی ملاقات نہ ہو سکی۔ وجہ یہ تھی کہ جب حضور مسجد مبارک میں بیٹھتے تو عبد الرحیم صاحب تکلف اور آداب کے خیال سے لوگوں کو ہٹا کر اور گزر کر قریب جانا ناپسند کرتے تھے۔ میری یہ عادت تھی کہ بہر حال و بہر کیف قریب پہنچ کر حضور کے پاس جا بیٹھتا تھا۔ عبد الرحیم صاحب نے مجھ سے ظاہر کیا کہ تین دن سے ملاقات نہیں ہو سکی۔ چنانچہ میں نے حضرت صاحب سے یہ بات عرض کی۔ حضور ہنس کر فرمانے لگے کہ کیا یہ آپ سے سبق نہیں سیکھتے اور پھر انہیں فرمایا کہ آ جایئے۔ چنانچہ ان کی ملاقات ہو گئی۔

(1069) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ منشی ظفر احمد صاحب کپور تھلوی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ دو شخص منی پور آسام سے قادیان آئے اور مہمان خانہ میں آ کر انہوں نے خادمان مہمان خانہ سے کہا کہ ہمارے بستر اُتارے جائیں اور سامان لایا جائے۔ چارپائی بچھائی جائے۔ خادمان نے کہا کہ آپ خود اپنا اسباب اتروائیں۔ چارپائیاں بھی مل جائیں گی۔ دونوں مہمان اس بات پر رنجیدہ ہو گئے اور فوراً یکّہ میں سوار ہو کر واپس روانہ ہو گئے۔ میں نے مولوی عبد الکریم صاحب سے یہ ذکر کیا تو مولوی صاحب فرمانے لگے جانے بھی دو ایسے جلد بازوں کو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس واقعہ کا علم ہوا تو نہایت جلدی سے ایسی حالت میں کہ جوتا پہننا مشکل ہو گیا، حضور ان کے پیچھے نہایت تیز قدم چل پڑے۔ چند خدام بھی ہمراہ تھے۔ میں بھی ساتھ تھا۔ نہر کے قریب پہنچ کر اُن کا یکّہ مل گیا اور حضور کو آتا دیکھ کر وہ یکّہ سے اُتر پڑے اور حضور نے انہیں واپس چلنے کیلئے فرمایا کہ آپ کے واپس ہونے کا مجھے بہت درد پہنچا۔ چنانچہ وہ واپس آئے۔ حضور نے یکہ میں سوار ہونے کیلئے انہیں فرمایا کہ میں ساتھ ساتھ چلتا ہوں مگر وہ شرمندہ تھے اور وہ سوار نہ ہوئے۔ اس کے بعد مہمان خانہ میں پہنچے۔ حضور نے خود اُن کے بستر اُتارنے کیلئے ہاتھ بڑھایا مگر خدام نے اُتار لیا۔ حضور نے اُسی وقت دو نواڑی پلنگ منگوائے اور اُن پر ان کے بستر کروائے اور اُن سے پوچھا کہ آپ کیا کھائیں گے اور خود ہی فرمایا کیونکہ اس طرف چاول کھائے جاتے ہیں اور رات کو دودھ کیلئے پوچھا۔ غرضیکہ اُن کی تمام ضروریات اپنے سامنے پیش فرمائیں اور جب تک کھانا آیا وہیں ٹھہرے رہے۔ اسکے بعد حضور نے فرمایا کہ ایک شخص جو اتنی دور سے آتا ہے، راستہ کی تکالیف اور صعوبتیں برداشت کرتا ہوا یہاں پہنچ کر سمجھتا ہے کہ اب میں منزل پر پہنچ گیا۔ اگر یہاں آ کر بھی اس کو وہی تکلیف ہو تو یقیناً اس کی دل شکنی ہو گی۔ ہمارے دوستوں کو اس کا خیال رکھنا چاہئے۔ اسکے بعد جب تک وہ مہمان ٹھہرے رہے، حضور کا یہ معمول تھا کہ روزانہ ایک گھنٹہ کے قریب اُن کے پاس آ کر بیٹھتے اور تقریر وغیرہ فرماتے۔ جب وہ واپس ہوئے تو صبح کا وقت تھا۔ حضور نے دو گلاس دودھ کے منگوائے اور انہیں فرمایا یہ پی لیجئے۔ اور نہر تک انہیں چھوڑنے کیلئے ساتھ گئے۔ راستہ میں گھڑی گھڑی اُن سے فرماتے رہے کہ آپ تو مسافر ہیں۔ آپ یکے میں سوار ہو لیں۔ مگر وہ سوار نہ ہوئے۔ نہر پر پہنچ کر انہیں سوار کرا کے حضور واپس تشریف لائے۔

(1070) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ منشی ظفر احمد صاحب کپور تھلوی نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا کہ ایک دفعہ منشی اروڑا صاحب، محمد خاں صاحب اور خاکسار قادیان سے رخصت ہونے لگے۔ گرمیوں کا موسم تھا اور گرمی بہت سخت تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اجازت اور مصافحہ کے بعد منشی اروڑا صاحب نے کہا کہ حضور گرمی بہت ہے ہمارے لئے دعا فرمائیں کہ پانی ہمارے اوپر اور نیچے ہو۔ حضور نے فرمایا خدا قادر ہے۔ میں نے عرض کی کہ حضور یہ دعا انہیں کیلئے فرمانا کہ ان کے اوپر نیچے پانی ہو۔ قادیان سے یکہ میں سوار ہو کر ہم تینوں چلے تو خاکروبوں کے مکانات سے ذرا آگے نکلے تھے کہ یکدم بادل آ کر سخت بارش شروع ہو گئی۔ اس وقت سڑک کے گرد کھائیاں بہت گہری تھیں۔ تھوڑی دور آگے جا کر یکہ الٹ گیا۔ منشی اروڑا صاحب بدن کے بھاری تھے وہ نالی میں گر گئے اور محمد خاں صاحب اور میں کود پڑے۔ منشی اروڑا صاحب کے اوپر نیچے پانی ہو گیا اور وہ ہنستے جاتے تھے۔

(1071) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ ایک دن دوپہر کے وقت ہم مسجد مبارک میں بیٹھے کھانا کھا رہے تھے کہ کسی نے اُس کھڑکی کو کھٹکھٹایا جو کوٹھڑی سے مسجد مبارک میں کھلتی تھی۔ میں نے دروازہ کھولا تو دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خود تشریف لائے ہیں۔ آپ کے ہاتھ میں ایک طشتری ہے جس میں ایک ران بھنے ہوئے گوشت کی ہے۔ وہ حضور نے مجھے دے دی اور حضور خود واپس اندر تشریف لے گئے۔ اور ہم سب نے بہت خوشی سے اُسے کھایا۔ اس شفقت اور محبت کا اثر اب تک میرے دل میں ہے اور جب بھی اس واقعہ کو یاد کرتا ہوں تو میرا دل خوشی اور فخر کے جذبات سے لبریز ہو جاتا ہے۔

(سیرۃ المہدی، جلد 2، حصہ چہارم، مطبوعہ قادیان 2008)

دین آپ سے یہ چاہتا ہے کہ آپ اپنی اصلاح کریں، اللہ کے سامنے جھکیں اور اس کے حقوق ادا کریں

آپ کو ہمیشہ آنے والی زندگی کو اپنے سامنے رکھنا ہوگا جو کہ حیات بعد الموت ہے وہاں آپ کو اپنے اعمال کیلئے جوابدہ ہونا پڑے گا

آپ کو لوگوں کے ساتھ ذاتی تعلقات بڑھانے اور تبلیغ کیلئے ہر ایک سے انفرادی ملاقات اور تعلق رکھنے کی ضرورت ہے

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ نیشنل عاملہ جماعت احمدیہ آئرلینڈ کی آن لائن ملاقات اور حضور انور کی زرّیں ہدایات

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس، ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 24/اکتوبر 2021ء کو نیشنل مجلس عاملہ جماعت احمدیہ آئرلینڈ کے ساتھ آن لائن ملاقات کی حضور انور اس ملاقات کیلئے اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں قائم ایم ٹی اے سٹوڈیوز میں رونق افروز ہوئے جبکہ اراکین مجلس عاملہ نے مریم مسجد، Galway آئرلینڈ سے آن لائن شرکت کی۔

اس ملاقات کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا، جسکے بعد جملہ حاضرین کو حضور انور سے گفتگو کرنے اور متفرق امور پر راہنمائی حاصل کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

مجلس عاملہ کے ایک رکن نے سوال کیا کہ آپ کے خیال میں موجودہ pandemic سے کیا دنیا نے کوئی سبق سیکھا ہے؟

حضور انور نے فرمایا کہ آپ کو آئرلینڈ میں کوئی سبق سیکھا نظر آرہا ہے؟ اسی طرح ہا، ہو ہے اسی طرح دنیا داری ہے اسی طرح جو نظام ان کا چلتا ہے اسی طرح چلائے جا رہے ہیں تو انہوں نے خدا کی طرف تو رجوع نہیں کیا۔ نہ کرنا چاہتے ہیں۔ صرف باتیں ہی ہیں۔ اب جرمنی میں اتنے flood آئے ہیں کیا انہوں نے سبق سیکھا؟ تھوڑی دیر کیلئے ان کو اللہ یاد آیا اور جو کھانے کی لائنوں پہ لگے اور رونا شروع کیا اور جب دوبارہ حالات ٹھیک ہوئے تو اسکے بعد بھول گئے۔ تو جس طرح قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہوا ہے کہ جب کسی مصیبت میں پڑتے ہیں، جب پانی میں گھر جاتے ہیں تو پھر میری طرف جھکتے ہیں اور میری مدد مانگتے ہیں۔ جب خشکی پہ پہنچتے ہیں تو پھر انہی برائیوں میں پڑ جاتے ہیں، پھر بھول جاتے ہیں کہ اللہ کون اور میں کون اور تم کون!

ایک اور عاملہ کے رکن نے کہا ہے کہ بعض اوقات لوگ کہتے ہیں کہ انہیں اسلام کی روحانی تعلیمات پسند ہیں لیکن ان کیلئے شریعت کی پابندی، اوامر اور نواہی کی پابندی کرنا مشکل کام ہے۔ اس سلسلہ میں میرا سوال یہ ہے کہ آیا کسی کو یہ کہنے کی اجازت ہے کہ اسلام قبول کرلو اور بعد میں ناجائز امور کو ترک کرنے کی کوشش کرو یا ہمیں ابتدا میں ہی یہ کہہ دینا چاہیے کہ اگر آپ نے اسلام قبول کرنا ہے تو شروع سے ہی ناجائز امور کو ترک کرنا ہوگا؟

حضور انور نے فرمایا کہ دیکھیں، ہم تبلیغ صرف اپنی تعداد بڑھانے کیلئے نہیں کرتے، کسی کو اسلام احمدیت قبول کرنے کی دعوت دینے کا کیا فائدہ، اگر اس میں اپنی اصلاح کی قوت ارداہ ہی نہ ہو؟ اسلام اور دین ہے کیا؟ دین آپ سے یہ چاہتا ہے کہ آپ اپنی اصلاح کریں، اللہ کے سامنے جھکیں اور اس کے حقوق ادا کریں۔ اس کے علاوہ آپ کے بعض اخلاقی فرائض بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے تعلق رکھتے ہیں۔ تو آپ ان سے کہہ دیں کہ یہ اسلام کی تعلیمات ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر آپ نے اپنی زندگی کی حفاظت کرنی ہے تو صرف یہ سوچ کر نہیں کرنی کہ یہی دنیاوی زندگی ہی (ایک) زندگی ہے، آپ کو ایک اور زندگی کا سامنا کرنا ہوگا جو کہ ابدی زندگی ہے۔ وہاں آپ اپنے تمام اعمال کیلئے اللہ تعالیٰ کے سامنے جواب دہ ہوں گے۔ اگر آپ نے اچھے کام کئے ہیں تو جزا ملے گی اور اگر برے کام کئے ہیں تو سزا ملے گی۔ یوں آپ کو اس بات کو سمجھنا ہوگا کہ یہ زندگی ابدی زندگی نہیں ہے۔ اور آپ کو ہمیشہ آنے والی زندگی کو اپنے سامنے رکھنا ہوگا جو کہ حیات بعد الموت ہے۔ اور وہاں آپ کو اپنے اعمال کیلئے جوابدہ ہونا پڑے گا۔ اگر وہ اس بات کو سمجھ لیں تو انہیں اسلام احمدیت ضرور قبول کرلینی چاہیے اور اپنی اصلاح کی کوشش کرنی چاہیے۔ بصورت دیگر اسلام احمدیت میں محض لوگوں کا اضافہ کرنے کا کیا فائدہ ہوسکتا ہے اور وہ کسی کام کے نہیں۔ ورنہ وہ آپ کے نظام کو ہی خراب کردیں گے۔ جو وہ چاہیں گے وہی کریں گے۔ وہ کلبز (clubs) اور کسینوز (casinos) میں جائیں گے۔ شراب پئیں گے اور زنا کریں گے۔ اسکے علاوہ بھی بہت سے گناہ ہیں جو ان کے نزدیک غیر اخلاقی نہیں ہیں اور ان کی زندگی کا حصہ ہیں لیکن شریعت اور اسلام میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان تمام برائیوں کو چھوڑنا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کا ضابطہ اخلاق، انسانوں کے بنائے ہوئے اخلاقی ضوابط سے الگ ہے۔ آپ ان کو بتا دیں کہ انہیں اس بات کو سمجھنا ہوگا کہ ایک اور زندگی ہے جو موت کے بعد ملے گی، جو اَبدی زندگی ہے۔ اگر وہ اس بات کو سمجھ لیں تو ٹھیک ہے ورنہ تعداد بڑھانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ ٹھیک ہے؟

ملک میں بھر پور تبلیغی مساعی کے بارے میں حضور انور نے فرمایا کہ آپ کو لوگوں کے ساتھ ذاتی تعلقات بڑھانے اور تبلیغ کیلئے ہر ایک سے انفرادی ملاقات اور تعلق رکھنے کی ضرورت ہے۔ لوگوں کو دعوت دیں اور ذاتی تعلقات بنائیں۔ یہ صرف لوگوں کے ساتھ ذاتی تعلقات بنانے پر ہی منحصر ہے کہ آپ بھر پور رنگ میں تبلیغ کر سکتے ہیں۔ بصورت دیگر محض leaflets کی تقسیم کافی نہیں ہے، جب تک آپ کو یہ پتہ نہ لگے کہ کس نے انہیں پڑھ لیا ہے اور اسکے ساتھ کیسا سلوک کیا ہے۔ leaflets بہت سے ذرائع میں سے ایک ذریعہ ہے۔ آپ کو ہر راستہ پر قدم مارنا چاہئے تاکہ آپ کو پتہ چلے کہ آپ کے حالات کے مطابق آپ کس طرح بہترین رنگ میں تبلیغ کرسکتے ہیں۔

ایک مبلغ سلسلہ نے حضور انور کی خدمت میں عرض کیا کہ انہوں نے حال ہی میں ایک سائیکلنگ کلب جانا شروع کیا ہے تاکہ لوکل لوگوں سے رابطہ بڑھا سکیں اور ارد گرد کے احباب کو تبلیغ کرنے کیلئے مزید راستے کھل سکیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ دیگر نوجوانوں کو بھی ایسے کلبز (clubs) میں جانے کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیے جہاں وہ لوکل لوگوں سے مل جل سکیں اور اپنے ایمان پر بھی قائم رہیں اور یوں اپنے تعلقات بڑھا کر لوگوں کو اسلام کی پرامن تعلیمات سمجھا سکیں۔

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 16/نومبر 2021)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

تمہارے لئے ممکن نہیں کہ مال سے بھی محبت کرو
اور خدا سے بھی صرف ایک سے محبت کرسکتے ہو

(مجموعہ اشتہارات، جلد 3، صفحہ 497)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیما پوری، سابق امیر ضلع وافراد خاندان ومرحومین، جماعت احمدیہ گلبرگہ (کرناٹک)

سبق قربانیوں کا دینے پھر، عید البقر آئی

(محمد ابراہیم سرورؔ، قادیان)

مُسرَّت کی گھٹا برسی، بہت لے کر ثمر آئی
سبق قربانیوں کا دینے پھر، عیدُ البقر آئی

خلیل اللہؑ نے سب کو دیا ہے درسِ وحدت بھی
پدر نبیوں کے ہیں، سو اِس لئے ہیں پدرِ خِلقت بھی
دُعاؤں سے اُنہی کی ہی ملا، عالَم کی رحمتؐ بھی
درُود اُن پر ہزاروں ہوں اور ہوں لاکھ رحمت بھی

اُنہی کے فیض کا ثمرہ ہے جو بادِ سحر آئی
سبق قربانیوں کا دینے پھر، عیدُ البقر آئی

خوشا وہ ہیں، حجِ کعبہ کی جو توفیق پاتے ہیں
اِنابت سے خدا کی حمد کے نغمات گاتے ہیں
صفا مروہ کی بھی وادی میں جو چکر لگاتے ہیں
'رمی' کرکے وہ پھر شیطان سے دامن چھڑاتے ہیں

بہت یہ محترم منزل، مِٹا گردِ سفر آئی
سبق قربانیوں کا دینے پھر، عیدُ البقر آئی

مبارک وہ، درِ مولیٰ پہ جا دھونی رماتے ہیں
انا الموجود اور لبیک کے بس گیت گاتے ہیں
قلندر کی طرح عشقِ خدا میں کھوئے جاتے ہیں
فنا فی اللہ ہو کر ہی سکونِ قلب پاتے ہیں

نویدِ کامرانی ہم کو از خیرُ البشرؐ آئی
سبق قربانیوں کا دینے پھر، عیدُ البقر آئی

چلو! ہم بھی کریں، دیں پر نچھاور جان کو اپنی
نہ آڑے آنے دیں، ہم شان اور پہچان کو اپنی
کہ آخر جاں بھی سرورؔ دینی ہے، رحمان کو اپنی
فکرِ اُخریٰ رہے ہر آں بہت انسان کو اپنی

سعادت مند ہے، تُربت بھی جس کی یوں سنور آئی
سبق قربانیوں کا دینے پھر، عیدُ البقر آئی

اُذْكُرُوْا مَوْتَاكُمْ بِالْخَيْرِ

میری پیاری اُمی جان! محترمہ حلیمہ بیگم صاحبہ

اہلیہ محترم شیخ عبدالقدیر صاحب درویش مرحوم کا ذکر خیر

(ناصر وحید، قائمقام ایڈمنسٹریٹر نور ہسپتال قادیان)

خاکسار کی والدہ محترمہ حلیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ محترم شیخ عبدالقدیر صاحب درویش مرحوم مورخہ 20؍ستمبر 2022ء بعمر 80سال بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کا تعلق جموں کشمیر کے علاقہ راجوری کے گاؤں چارکوٹ سے تھا۔ آپ کے والد محترم میاں شیر محمد صاحب نے ایک لمبا عرصہ صدر جماعت چارکوٹ رہنے کی توفیق پائی۔ احمدیت کا نزول آپ کے خاندان میں آپ کے دادا محترم سخی محمد صاحب کے دور میں ہوا۔ موصوف کو جب امام مہدی کے آنے کا پیغام ملا تو آپ نے اپنے خاندان سے محترم قاضی اکبر صاحب اور چند دوسرے ساتھیوں کو حقیقت معلوم کرنے کی غرض سے قادیان بھجوایا۔ قادیان آنے پر ان لوگوں نے دعویٰ کو سچا پایا اور بیعت کرکے واپس اپنے وطن جا کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ کی تصدیق کی جس پر والدہ محترمہ کے دادا نے اپنے خاندان کے ساتھ احمدیت میں شمولیت اختیار کرلی۔ بعدازاں والدہ محترمہ کے ایک چچا محترم میاں صلاح محمد صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں قادیان تشریف لائے اور مسجد مبارک میں مؤذن کے طور پر خدمت کی توفیق پائی تاحیات قادیان میں ہی رہے اور بعد وفات بہشتی مقبرہ قادیان میں مدفون ہوئے۔ آپ کو چاند اور سورج گرہن کا عینی شاہد ہونے کا شرف بھی حاصل ہوا۔

ایک درویش کی شریک حیات ہونے کے ناطے خاکسار کی والدہ نے اپنی تمام زندگی بہت سادگی اور محنت کے ساتھ گزاری۔ فراخی میں بھی کبھی کھانے میں دو پکوان استعمال نہیں کئے۔

خاکسار کی والدہ مرحومہ نہایت منکسر المزاج، صابرہ وشاکرہ اور بے ضرر خاتون تھیں۔ تہجد گذار صوم وصلوٰۃ کی پابند بہت زیادہ تلاوت قرآن کریم کرنے والی اور خلافت کی شیدائی تھیں۔ جب تک صحت نے اجازت دی قادیان کے بچوں کو قرآن مجید پڑھاتی رہیں۔ اپنے بچوں کو بھی نماز اور تلاوت کا پابند بنانے کے لئے بہت محنت کرتیں چنانچہ جب آپکا کوئی بچہ کم سنی میں نماز فجر دیر سے ادا کرتا تو ناشتہ دیتے وقت اس سے منہ پھیر کر کہتیں کہ آج تم نے نماز وقت پر ادا نہیں کی اس لئے میرا دل نہیں چاہتا کہ تمہارا چہرہ دیکھوں ہم بھائی بہنوں پر اس بات کا اتنا اثر ہوتا کہ ہم کوشش کرتے کہ آئندہ ایسا نہ ہو۔

قرآن کریم پڑھنے اور سننے کا اتنا شوق تھا کہ جب چکروں کی شدت کی وجہ سے خود قرآن مجید نہیں پڑھ سکتی تھیں اور آپکے نواسے نواسیاں آپکے گھر قادیان آئے تو انکو کہتیں کہ میرے گھر میں قرآن کریم اونچی آواز میں پڑھا کرو تاکہ گھر میں قرآن کریم کی آواز گونجے۔ وفات سے قبل ماہ مارچ میں خاکسار کی بڑی بہن والدہ سے ملنے آئی وہ نماز فجر پڑھ کر بہشتی مقبرہ چلی جاتی اور اسکی واپسی تک والدہ مرحومہ نماز پڑھ کر سو چکی ہوتیں والدہ مرحومہ کے آرام میں ہرج نہ ہو اس لئے وہ لائٹ نہ جلاتی اور تلاوت نہ کرپاتی۔ چوتھے روز والدہ اس کو کہنے لگیں کہ میں دیکھ رہی ہوں کہ آجکل تم تلاوت قرآن کریم نہیں کر رہی۔ چنانچہ اپنی وفات تک وہ اپنے بچوں کو باقاعدہ نماز پڑھنے اور تلاوت قرآن کریم کرنے کی توجہ دلاتی رہیں۔

انکی انہیں خوبیوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ مشکل حالات میں بھی اپنی تائید ونصرت فرماتا رہا۔ اللہ تعالیٰ کی تائید ونصرت کا ایک واقعہ والدہ صاحبہ اکثر ہمارے ایمان میں اضافہ کیلئے ہمیں یاد کرواتی رہتی تھیں۔ مالی تنگدستی میں والدہ صاحبہ ہم سب کیلئے تھوڑا دودھ خریدتی تھیں اس وقت عام لوگوں کے پاس فرج کی سہولت موجود نہیں تھی اسلئے والدہ صاحبہ دودھ باورچی خانہ میں کسی اونچی جگہ پر جالی سے ڈھک کر رکھ دیتیں۔ صبح جب روزانہ دیکھتیں تو دیگچی سے جالی تھوڑی ہٹ کر ہوتی اور دودھ بھی کافی کم ہوتا والدہ صاحبہ بڑی بہنوں سے اس تعلق میں دریافت کرتیں کہ کیا رات کو کسی نے دودھ لیا تو کوئی بھی حامی نہ بھرتا۔ کچھ عرصہ کے بعد ایک دن اس جگہ کی صفائی کے دوران جب والدہ صاحبہ نے اس جگہ پر رکھا ہوا لکڑی کا تختہ اٹھایا تو کیا دیکھتی ہیں کہ دودھ کی جگہ کے ٹھیک نیچے ایک کالا پھنئیر سانپ بیٹھا ہوا تھا جو صفائی کے دوران بھاگ گیا۔ اس کے بعد قادیان کے ایک بزرگ درویش محترم فضل الٰہی خانصاحب سے سارے حالات کا ذکر کیا گیا تو ان بزرگ نے پانی دم کر کے دیا کہ اس جگہ پر ڈال دیں انشاء اللہ اب سانپ نہیں آئے گا، نیز والدہ صاحبہ کو بھی دم دیا اور فرمایا کہ یقیناً دودھ وہی سانپ ہی پیتا ہوگا لیکن اللہ تعالیٰ نے اس سانپ کو دودھ میں زہر چھوڑنے سے روکے رکھا، جس وجہ سے خاکسار جو اس وقت وہی دودھ پیتا تھا اور باقی گھر کے لوگ جو اس سے بنی چائے پیتے تھے محفوظ رہے۔ الحمد للہ۔

بچوں کو دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ تنگ دستی میں بھی دنیاوی تعلیم دلائی۔ صوبہ جموں کشمیر سے تعلق کی وجہ سے والدہ صاحبہ ہندی اور پنجابی نہیں جانتی تھیں قادیان میں شادی کے بعد والدہ صاحبہ نے بچوں کی تعلیم کی غرض سے خود ہندی اور پنجابی سیکھ کر بچوں کو پڑھایا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے سبھی چاروں بچوں کو والدہ صاحبہ نے اپنی محنت سے پوسٹ گریجویٹ مکمل کروائی۔ والدہ صاحبہ کی اسی محنت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے سبھی بچے کسی نہ کسی رنگ میں خدمت دین کی توفیق پا رہے ہیں۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

خلافت کے ساتھ بہت محبت رکھتی تھیں اور خلیفہ وقت کی طرف سے کی گئی ہر تحریک پر دل وجان سے عمل کرنے کی کوشش کرتیں، جب میں ابھی چھوٹا ہی تھا اسوقت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کی تحریک پر قادیان میں باجماعت تہجد کا اہتمام ہوتا تھا۔ میری والدہ اپنے چھوٹے بچوں کی وجہ سے مسجد جا کر تہجد میں شامل نہیں ہوسکتی تھیں لیکن انکو خلیفہ وقت کی اطاعت کا اتنا جنون تھا کہ وہ میری دو بڑی بہنوں کو جو اسوقت اسکول کی طالبات تھیں روزانہ مسجد مبارک قادیان میں باجماعت تہجد پڑھنے بھیجتیں اور اسطرح اپنے دل کی تسکین پاتیں۔

خلیفہ وقت کی طرف سے کی گئی تمام تحریکات چاہے مالی تحریک ہو، دعاؤں کی تحریک ہو یا خلیفہ وقت کو خط لکھنے کی تحریک ہو والدہ مرحومہ دل وجان سے اس کی اطاعت کرتیں اور ہمیں بھی اسکا پابند بناتیں کبھی کسی سے لڑائی جھگڑا نہ کرتیں اور اگر کوئی ان سے ناراض ہو جاتا تو ہمیشہ صلح کرنے میں پہل کرتیں جھوٹ سے انتہائی نفرت کرتیں۔ خاکسار نے اپنی زندگی میں والدہ صاحبہ کو کبھی کسی سے بحث مباحثہ کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

ہمارے بچپن میں غربت کے باوجود بھی کسی فقیر کو خالی نہ جانے دیتیں۔ ہمارا گھر دارالمسیح کے قریب ہونے کی وجہ سے جلسہ سالانہ قادیان کے دنوں میں مہمانوں کا مرکز ہوتا۔ میری والدہ مرحومہ بہت خوش اخلاقی سے انکا استقبال کرتیں اور مہمان نوازی میں کوئی کسر نہ چھوڑتیں۔ عام دنوں میں بھی لوگوں کو اپنے گھر آنے کی دعوت دیتیں اور مہمانوں کے گھر آنے پر بہت خوش ہوتیں۔ گھر میں کام کرنے والی خادمہ سے بھی ہمیشہ حسن سلوک کیا ان سے کبھی اونچی آواز میں بات نہ کرتیں جب بھی کام والی گھر آتی اس کو پانی پلاتیں اور اگر کھانے کا وقت ہوتا تو کھانے میں اسے ضرور شریک کرتیں۔ اگر کسی وجہ سے طے شدہ کام سے زیادہ کام کرواتیں تو اسی وقت اس کام کی اجرت دے کر اس کو روانہ کرتیں۔ اپنی آخری بیماری بہت صبر کے ساتھ گذاری اور کسی قسم کی تکلیف کی نہ تو شکایت کی اور نہ ہی چڑچڑا پن دکھایا اور ہر حال پوچھنے والے کو الحمد للہ کہا۔

اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ وہ ہماری پیاری والدہ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ عطا فرمائے اور ہمیں ان کی نیکیاں زندہ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

......☆......☆......☆......

شادی بیاہ پر فضول خرچی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

ہماری قوم میں ایک یہ بھی بدرسم ہے کہ شادیوں میں صدہا روپیہ کا فضول خرچ ہوتا ہے سو یاد رکھنا چاہئے کہ شیخی اور بڑائی کے طور پر برادری میں بھاجی تقسیم کرنا اور اسکا دینا اور کھانا یہ دونوں باتیں عندالشرع حرام ہیں......ناحق روپیہ ضائع جاتا ہے اور گناہ سر پر چڑھتا ہے۔ (ملفوظات، جلد5، صفحہ 49)

آپ علیہ السلام مزید فرماتے ہیں:

شادیوں میں جو بھاجی دی جاتی ہے اگر اس کی غرض صرف یہی ہے کہ تا دوسروں پر اپنی شیخی اور بڑائی کا اظہار کیا جاوے تو یہ ریاکاری اور تکبر کیلئے ہوگی اس لئے حرام ہے......دوسرے لوگوں سے سلوک کرنے کیلئے دے تو یہ حرام نہیں......اصل مدعا نیت پر ہے نیت اگر خراب اور فاسد ہو تو ایک جائز اور حلال فعل کو بھی حرام بنا دیتی ہے......اگر کوئی شخص......شکر (مٹھائی) وغیرہ اس لئے تقسیم کرتا ہے کہ وہ ناطہ پکا ہو جائے تو گناہ نہیں لیکن اگر یہ خیال نہ ہو بلکہ اس سے مقصد صرف شہرت اور شیخی ہو تو پھر یہ جائز نہیں ہوتے۔

(ملفوظات، جلد2 صفحہ 389 تا 394)

(شعبہ رشتہ ناطہ، نظارت اصلاح ارشاد مرکزیہ قادیان)

Manufacturer and Retailer of Leather Fashion Accessories and Bags.
Specialized in the Desing and Production of Quality & Sale Online Platform
Like Flipkart, Amazon, Meesho. & Product Key Word is "Grizzly Wallet"
6294738647 mygrizzlyindia@gmail.com,Web:www.mygrizzlyindia.com
mygrizzlyindia mygrizzlyindia mygrizzlyindia
طالب دعا: عطاء الرحمن (بھائی پوٹا ضلع ساؤتھ 24 پرگنہ) مغربی بنگال

RAICHURI GROUP OF COMPANIES
Raichuri Builders & Developers LLP
G M Builders & Developers
Raichuri Constructions
Our Corporate office
B Wing, Office no 007
Itkar Soc, Suresh Nagar, RTO, Andheri
West, Mumbai - 400053
Tel : 02226300634 / 9987652552
Email id :
raichuri.build.develop@gmail.com
gm.build.develop@gmail.com
RAICHURI GROUP
BUILDERS & DEVELOPERS
طالب دعا
Abdul Rehman Raichuri
(Aka - Maqbool Ahmed)

نماز جنازہ حاضر و غائب

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 20؍اپریل 2023ء بروز جمعرات 12 بجے دوپہر اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں اپنے دفتر سے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆مکرم عبدالرحمٰن بٹ صاحب (یو.کے)

ابن مکرم فقیر محمد خان صاحب آف کڑیانوالہ گجرات

14؍اپریل 2023ء کو 94 سال کی عُمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم حضرت محمد بخش صاحبؓ رئیس کڑیانوالہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بھتیجے تھے۔ جن کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی نظم ’’اک نہ اک دن پیش ہوگا تو فنا کے سامنے‘‘ لکھ کر دی تھی۔ آپ 1974ء میں مع فیملی نیروبی سے انگلستان آئے اور مسجد فضل کے قریب گھر لیا تا کہ اپنا اور بچوں کا مسجد سے مضبوط تعلق قائم رکھیں۔ پنجوقتہ نمازوں کیلئے مسجد میں آتے تو ہمیشہ پہلی صف میں بیٹھتے تھے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد خود کو جماعت کی خدمت کیلئے پیش کیا اور تادمِ آخر دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں رضا کارانہ خدمت بجالاتے رہے۔ مرحوم نماز اور روزہ کے پابند، خود دار طبیعت کے مالک، بہت نیک، دیندار اور مخلص بزرگ تھے۔ خلافت کے ساتھ اخلاص و وفا کا گہرا تعلق تھا۔ پسماندگان میں تین بیٹے اور دو بیٹیاں اور کئی پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں شامل ہیں۔ ان کی بڑی بیٹی محترمہ ڈاکٹر ریحانہ صاحبہ کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی فیملی ڈاکٹر ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ اسی طرح ان کے داماد مکرم ڈاکٹر طارق انور باجوہ صاحب بھی حضور انور کے معالج رہے۔ آج کل انہیں جماعت یوکے میں بطور نیشنل سیکرٹری تحریک جدید خدمت کی توفیق مِل رہی ہے۔

نماز جنازہ غائب

(1)مکرم رانا عزیز اللہ خان صاحب

(مربی سلسلہ، ربوہ)

28؍مارچ 2023ء کو 61 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کے دادا مکرم چودھری برکت علی صاحب نے 1897ء میں راہوں ضلع جالندھر میں احمدیت قبول کی۔ مرحوم نے 1988ء میں جامعہ احمدیہ ربوہ سے مبشر کی ڈگری حاصل کی اور 1996ء تک نظارت اصلاح وارشاد مقامی کے تحت مختلف اضلاع میں خدمت کی توفیق پائی۔ 1996ء سے 1999ء تک نظارت دعوت الی اللہ میں رہے۔ 1999ء سے 2020ء تک تقریباً 21 سال وکالت وقف نو تحریک جدید میں خدمت بجالاتے رہے۔ نومبر 2020ء سے اکتوبر 2022ء تک نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ میں خدمت سرانجام دینے کے بعد اکتوبر 2022ء میں بوجہ بیماری ریٹائر ہوئے۔ مرحوم اللہ کے فضل سے موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے اور ایک بیٹی شامل ہیں۔

(2)مکرم محمد سلیم ظفر صاحب

ابن مکرم نور احمد صاحب (بریڈفورڈ، یو.کے)

28؍مارچ 2023ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کے دادا حضرت دولت خان صاحب رضی اللہ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ مرحوم نے اپنی ساری زندگی نیکی اور تقویٰ کے اصولوں پر احمدیت کے ساتھ اخلاص و وفا میں گزاری۔ آپ نے بطور منتظم اشاعت فیکٹری ایریا شاہدرہ لاہور کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹے اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔

(3)مکرمہ صدیقہ بیگم صاحبہ

اہلیہ مکرم مشتاق احمد چیمہ صاحب (ربوہ)

2؍مارچ 2023ء کو 94 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت مولوی غلام محمد گوندل صاحب رضی اللہ عنہ کی بیٹی اور مکرم محمود احمد مبشر صاحب درویش قادیان کی بہن تھیں۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، ایک نیک، پاکباز اور مستجاب الدعوات بزرگ خاتون تھیں۔ کم و بیش 52 سال تک گوٹھ غلام محمد چیمہ ضلع خیر پور سندھ کی صدر لجنہ رہیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ مکرم بشارت احمد چیمہ صاحب (رضا کار کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری یوکے) کی ساس اور مکرم صباحت احمد چیمہ صاحب (مربی سلسلہ وکالت تصنیف یوکے) کی نانی اور مکرم شاہد احمد چیمہ صاحب (مربی سلسلہ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری یوکے) کی دادی تھیں۔

(4)مکرم شیخ مطیع الرحمٰن صاحب (ڈنمارک)

30؍دسمبر 2022ء کو 88 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت منشی حبیب الرحمٰن صاحب رضی اللہ عنہ رئیس کپورتھلہ کے پوتے اور حضرت منشی محبوب عالم صاحب رضی اللہ عنہ کے نواسے تھے۔ آپ 70 کی دہائی میں ڈنمارک میں آباد ہوئے۔ کچھ عرصہ صدر حلقہ رہے۔ آپ خوش مزاج، ملنسار، مہمان نواز، صوم و صلوٰۃ کے پابند ایک نیک اور مخلص انسان تھے۔ پسماندگان میں دو بیٹے شامل ہیں۔

(5)مکرمہ امۃ الباسط صاحبہ اہلیہ مکرم ملک محمد حنیف صاحب (خادم مسجد بیت الرحمٰن والنسیا، سپین)

28؍دسمبر 2022ء کو 62 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ کے دادا مکرم احمد دین صاحب 313 درویشان قادیان میں شامل تھے۔ پنجوقتہ نمازوں کی پابند، چندہ جات بروقت ادا کرنے والی، خلافت سے پختہ تعلق رکھنے والی ایک مخلص خاتون تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ دو بیٹے اور ایک بیٹی شامل ہیں۔

(6)مکرم بشیر احمد منیر صاحب

ابن مکرم عمر دین صاحب (لاہور)

4؍دسمبر 2022ء کو 84 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم نے حلقہ سلطان پورہ میں آڈیٹر کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم بڑے مخلص، باوفا اور خلافت سے عقیدت و محبت کا تعلق رکھنے والے نیک انسان تھے۔

(7)عزیزم نبیل احمد

ابن مکرم جنید احمد صاحب (ملائیشیا)

2؍فروری 2023ء کو سوئمنگ پول میں گرنے کی وجہ سے بقضائے الٰہی 3 سال 11 ماہ کی عمر میں وفات پاگیا۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ عزیز تحریک وقف نو میں شامل تھا۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

......☆......☆......☆......

دعائے مغفرت

خاکسار کے چھوٹے بھائی مکرم سید عابد احمد صاحب مورخہ 5؍جون 2023ء کو رات 3:30 بجے حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے ہم سب کو غمگین چھوڑ کر اپنے مولیٰ حقیقی کو جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اسی طرح مورخہ 5؍جون 2023ء کو ہی صبح 6 بجے مکرم سید فضل باری صاحب مبلغ سلسلہ بھی ہم سب کو غمگین چھوڑ کر اپنے مولیٰ حقیقی کو جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اس روز تقریباً دو گھنٹوں کے دوران خاکسار کے یہاں دو اموات ہوئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنا خاص فضل و رحم کرے۔ آمین ثم آمین۔

مکرم سید فضل باری صاحب مرحوم خاکسار کے بہنوئی تھے۔ انکا جنازہ لکھنؤ سے قادیان لایا گیا مورخہ 6؍جون 2023ء کو بعد نماز عصر مکرم ناظر صاحب اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے نماز جنازہ پڑھائی اور بعدہ بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ مکرم سید فضل باری صاحب مرحوم کے پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور ایک بیٹا شامل ہے۔

جب کہ مکرم سید عابد صاحب مرحوم کی تدفین جمشید پور ٹاٹا میں عمل میں آئی۔ دونوں ہی نیک صالح خادم دین مہمان نواز تھے۔ اللہ تعالیٰ ہر دو مرحومین کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور ان کے درجات بلند کرے۔ نیز لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین ثم آمین

(سید عارف احمد، ننگل باغبانہ قادیان)

رَبِّ کُلُّ شَیۡءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحۡفَظۡنِیۡ وَانۡصُرۡنِیۡ وَارۡحَمۡنِیۡ (الہامی دعا حضرت مسیح موعودؑ)
ترجمہ: اے میرے ربّ! ہر ایک چیز تیری خادم ہے، اے میرے رب! شریر کی شرارت سے مجھے پناہ میں رکھ اور میری مدد کر اور مجھ پر رحم کر

MOBILE REPAIR SERVICES

KOLKATA BAZAR MOBILE SHOP
Prop. : Minzarul Hassan
Contact No. 6239691816, 8116091155
Delhi Bazar, Qadian - 143516
Dist. Gurdaspur, PUNJAB

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج جس کی فطرت نیک ہو وہ آئیگا انجام کار (حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

V-CARE
Food Plaza
Fast Food Restaurant

!! COME HUNGRY !! LEAVE HAPPY !!
Contact : 7250780760
Ramsar Chowk, Ram Das Gupta Path,
Bhagalpur - 812002 (Bihar)

طالبِ دعا: خالد ایوب (جماعت احمدیہ بھاگلپور، صوبہ بہار)

COAT-PANT, SHERWANI, VASE COAT
SALWAR KAMEEZ, LADIES COAT
عمدہ کوالٹی کے کپڑے مناسب ریٹ پر دستیاب ہیں

Gentelman Tailors
Civil Line Road, Near Four Story
Qadian - 143516 Dist. Gurdaspur, PUNJAB
Tayyab : 9779827028 Sadiq : 9041515164

لوگوں میں سے کوئی بھی نہیں جو بلحاظ اپنی جان اور مال سے مجھ پر ابوبکر بن ابو قحافہ سے بڑھ کر نیک سلوک کرنے والا ہو

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عظیم المرتبت بدری صحابی اور پہلے خلیفہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اوصافِ حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 25/نومبر 2022 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکرؓ کے مقام کی بابت کیا بیان فرمایا؟

جواب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں میں سے کوئی بھی نہیں جو بلحاظ اپنی جان اور مال سے مجھ پر ابوبکر بن ابو قحافہ سے بڑھ کر نیک سلوک کرنے والا ہو۔

سوال دور جاہلیت میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو قریش کے کن لوگوں میں شمار کیا جاتا تھا؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: دَورِ جاہلیت میں حضرت ابوبکرؓ کو قریش کے سرداروں اور ان کے اشراف و معزز لوگوں میں شمار کیا جاتا تھا۔ افضل ترین لوگوں میں شمار ہوتا تھا۔ لوگ اپنے مسائل و معاملات میں ان سے رجوع کیا کرتے تھے۔ مکہ میں ضیافت و مہمان نوازی میں انفرادی حیثیت کے مالک تھے۔

سوال جنگ احد میں جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شہادت کی افواہ پھیلی تو کون سب سے پہلے آپؐ تک پہنچے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جنگِ اُحد میں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت کی افواہ پھیلی تو سب سے پہلے حضرت ابوبکرؓ ہجوم کو چیرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے۔

سوال جس طرح رؤیا میں جبریل بیت المقدس کے سفر میں آپؐ کے ساتھ تھے اس طرح ہجرت میں آپؐ کے ساتھ کون تھے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جس طرح رؤیا میں جبریل بیت المقدس کے سفر میں آپؐ کے ساتھ تھے ہجرت میں ابوبکرؓ آپؐ کے ساتھ تھے جو گویا اسی طرح آپؐ کے تابع تھے جس طرح جبریل خدا تعالیٰ کے تابع کام کرتا ہے۔

سوال غار ثور میں جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوبکر کی گھبراہٹ کی وجہ پوچھی تو آپؓ نے کیا فرمایا؟

جواب حضرت ابوبکر نے فرمایا: یا رسول اللہؐ! میں اپنی جان کیلئے تو نہیں ڈرتا۔ میں اگر مارا گیا تو صرف ایک آدمی مارا جائے گا۔ میں تو آپؐ کیلئے ڈرتا ہوں۔ کیونکہ اگر آپؐ کو نقصان پہنچا تو صداقت دنیا سے مٹ جائے گی۔

سوال حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خدا کی راہ میں قربانی کرنے کا کیا مقصد ہوتا تھا؟

جواب حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت ابوبکرؓ قربانی کر کے بھی یہ سمجھتے تھے کہ ابھی خدا کا مَیں دیندار ہوں اور مَیں نے کوئی اللہ تعالیٰ پر احسان نہیں کیا بلکہ اس کا احسان ہے کہ اس نے مجھے توفیق دی۔

سوال حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کس طرح ضرورت مندوں کی مدد کیا کرتے تھے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ایک روایت میں ہے کہ حضرت ابوبکرؓ نے ایک سال گرم اونی چادریں خریدیں یعنی کمبل جو دیہات سے لائی گئی تھیں اور سردی کے موسم میں مدینہ کی بیوہ عورتوں میں یہ چادریں تقسیم کی گئیں۔

سوال حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جب ایمان لائے تو آپ کے پاس کتنا مال موجود تھا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت ابوبکر صدیقؓ جب ایمان لائے تو ان کے پاس چالیس ہزار درہم کی خطیر رقم موجود تھی اور ظاہر ہے کہ مالِ تجارت، اسباب و املاک اس کے علاوہ تھے۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی آخری بیماری میں ممبر پر چڑھ کر کیا اعلان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت ابنِ عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی آخری بیماری میں کہ جس میں آپؐ کی وفات ہوئی آپؐ باہر تشریف لائے اور آپؐ نے اپنا سر ایک کپڑے سے باندھا ہوا تھا۔ آپؐ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور اللہ کی حمد و ثنا بیان کی اور فرمایا لوگوں میں سے کوئی بھی نہیں جو بلحاظ اپنی جان اور مال کے مجھ پر ابوبکر بن ابو قحافہ سے بڑھ کر نیک سلوک کرنے والا ہو۔

سوال حضرت ابوبکر صدیقؓ کی عاجزی اور انکساری کے متعلق کون سی روایت ملتی ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: خلافت کے منصب پر متمکن ہونے سے پہلے آپؓ ایک لاوارث کنبہ کی بکریوں کا دودھ دوہا کرتے تھے۔ جب آپؓ خلیفہ بن گئے تو اس کنبہ کی ایک بچی کہنے لگی کہ اب تو آپ ہماری بکریوں کا دودھ نہیں دوہا کریں گے۔ یہ سن کر حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا کیوں نہیں۔ اپنی جان کی قسم! میں تمہارے لیے ضرور دوہوں گا اور مجھے امید ہے کہ میں نے جس چیز کو اختیار کیا ہے وہ مجھے اس عادت سے نہ روکے گی جس پر مَیں تھا۔ چنانچہ آپ حسبِ سابق ان کی بکریوں کا دودھ دوہتے رہے۔ جب وہ بچیاں اپنی بکریاں لے کر آتیں تو آپؓ ازراہِ شفقت فرماتے دودھ کا جھاگ بناؤں یا نہ بناؤں؟ اگر وہ کہتیں کہ جھاگ بنا دیں تو برتن کو ذرا دُور رکھ کر دودھ دوہتے حتیٰ کہ خوب جھاگ بن جاتی۔ اگر وہ کہتیں کہ جھاگ نہ بنائیں تو برتن تھن کے قریب کر کے دودھ دوہتے تا کہ دودھ میں جھاگ نہ بنے۔ آپؓ مسلسل چھ ماہ تک یہ خدمت سرانجام دیتے رہے یعنی خلافت کے بعد چھ ماہ تک۔ پھر آپؓ نے مدینہ میں رہائش اختیار کر لی۔

سوال حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اپاہج کی خدمت کا کون سا واقعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا؟

جواب حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں: ''صوفیاء کی ایک روایت ہے۔ (وَاللّٰهُ اَعْلَمُ کہاں تک درست ہے) کہ حضرت ابوبکرؓ کی وفات کے بعد حضرت عمرؓ نے حضرت ابوبکرؓ کے غلام سے پوچھا کہ وہ کون کون سے نیک کام تھے جو تیرا آقا کیا کرتا تھا تا کہ میں بھی وہ کام کروں۔ منجملہ اَور نیک کاموں کے اس غلام نے ایک کام یہ بتایا کہ روزانہ حضرت ابوبکرؓ روٹی لے کر'' کھانا لے کر ''فلاں طرف جایا کرتے تھے اور مجھے ایک جگہ کھڑا کر کے آگے چلے جاتے تھے میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ کس مقصد کیلئے اُدھر جاتے تھے۔ چنانچہ حضرت عمرؓ اس غلام کے ہمراہ اس طرف کو کھانا لے کر چلے گئے جس کا ذکر غلام نے کیا تھا۔ آگے جا کر کیا دیکھتے ہیں کہ ایک غار میں ایک اپاہج اندھا جس کے ہاتھ پاؤں نہ تھے بیٹھا ہؤا ہے۔ حضرت عمرؓ نے اس اپاہج کے منہ میں ایک لقمہ ڈالا تو وہ رو پڑا اور کہنے لگا اللہ تعالیٰ ابوبکرؓ پر رحم فرمائے۔ وہ بھی کیا نیک آدمی تھا۔ حضرت عمرؓ نے کہا بابا! تجھے کس طرح پتہ چلا کہ ابوبکرؓ فوت ہو گئے ہیں؟ اس نے کہا کہ میرے منہ میں دانت نہیں ہیں اس لئے ابوبکرؓ میرے منہ میں لقمہ چبا کر ڈالا کرتے تھے آج جو میرے منہ میں سخت لقمہ آیا تو مَیں نے خیال کیا کہ یہ لقمہ کھلانے والا ابوبکرؓ نہیں ہے بلکہ کوئی اَور شخص ہے اور ابوبکرؓ تو ناغہ بھی کبھی نہ کیا کرتے تھے اب جو ناغہ ہوا تو یقیناً وہ دنیا میں موجود نہیں ہیں۔

سوال حضرت ابوبکر جب کسی چور کو پکڑتے تو آپ کی سب سے بڑی خواہش کیا ہوتی تھی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت ابوبکرؓ فرماتے تھے کہ اگر مَیں چور کو پکڑتا تو میری سب سے بڑی خواہش یہ ہوتی کہ خدا اُس کے جرم پر پردہ ڈال دے۔

سوال حضرت ابوبکرؓ کے کتنے گھر تھے؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک گھر باہر تھا وہاں باہر رہا کرتے تھے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد نبویؐ کے قریب، اپنے گھروں کے قریب بھی ان کو ایک جگہ دی تھی وہاں بھی انہوں نے گھر بنایا تھا۔ اس کے علاوہ بھی ایک گھر تھا۔ مدینہ میں بھی دو گھر تھے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں زیادہ وقت مضافات میں رہا کرتے تھے۔ خلافت کے بعد مدینہ شفٹ ہو گئے۔

سوال حضرت علیؓ کی نظر میں لوگوں میں سب سے بہادر کون تھے؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: حضرت علیؓ کی نظر میں لوگوں میں سب سے بہادر حضرت ابوبکرؓ تھے۔

سوال حضرت ابوبکرؓ کی شجاعت و بہادری کی بابت حضرت مصلح موعودؓ نے کون سی روایت بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ کفار نے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے گلے میں پٹکا ڈال کر زور سے کھینچنا شروع کیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اس بات کا علم ہوا تو وہ دوڑے ہوئے آئے اور آپؓ نے ان کفار کو ہٹایا اور فرمایا اے لوگو! تمہیں خدا کا خوف نہیں آتا کہ تم ایک شخص کو محض اس لیے مارتے پیٹتے ہو کہ وہ کہتا ہے اللہ میرا رب ہے۔ وہ تم سے کوئی جائیداد تو نہیں مانگتا پھر تم اُسے کیوں مارتے ہو۔

سوال صحابہ کرام حضرت ابوبکر صدیقؓ کی بہادری کی بابت کیا بیان فرماتے ہیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: صحابہؓ کہتے ہیں ہم اپنے زمانہ میں سب سے بہادر حضرت ابوبکرؓ کو سمجھتے تھے کیونکہ دشمن جانتا تھا کہ اگر مَیں نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مار لیا تو اسلام ختم ہو جائے گا اور ہم نے دیکھا کہ ہمیشہ ابوبکرؓ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھڑے ہوتے تھے تا کہ جو کوئی آپؐ پر حملہ کرے اسکے سامنے اپنا سینہ کر دیں۔

سوال رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر کس بات کا جھگڑا ہوا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر ایک جھگڑا برپا ہو گیا۔ انصار کہتے تھے کہ خلیفہ ہم میں سے ہو اور مہاجرین کہتے تھے کہ خلیفہ ہم میں سے ہو۔

سوال جب راہ خدا میں مال خرچ کرنے کا حکم ہوا تو حضرت ابوبکرؓ نے کیا مالی قربانی دی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ایک دفعہ جب راہِ خدا میں مال دینے کا حکم ہوا تو گھر کا کل اثاثہ لے آئے۔ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا کہ گھر میں کیا چھوڑ آئے۔ تو فرمایا کہ خدا اور رسول کو گھر میں چھوڑ آیا ہوں۔

سوال حضرت ابوبکرؓ کا سارا مال رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش کرنے سے کیا مراد ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت مصلح موعودؓ کہتے ہیں کہ ممکن ہے کوئی کہے کہ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنا سارا مال لے آئے تھے تو پھر گھر والوں کیلئے انہوں نے کیا چھوڑا؟ اسکے متعلق یاد رکھنا چاہئے کہ اس سے مراد گھر کا سارا اندوختہ تھا۔ وہ تاجر تھے اور جو مال تجارت میں لگا ہوا تھا وہ نہیں لائے تھے اور نہ مکان بیچ کر آ گئے تھے۔

......☆......☆......☆......

احمدیوں نے اگر دُنیا سے فساد دُور کرنا ہے تو انہیں آپس کے لین دین
اور قرضوں کی ادائیگی احسن طریق پر کرنی چاہئے اور کوئی دھوکہ اور کسی قسم کی بدنیتی ان میں شامل نہیں ہونی چاہئے

آج دنیا کو ہر مصیبت، آفت اور پریشانی سے بچانے کیلئے ہر قسم کے اعلیٰ خُلق پر عمل اور اس کی تبلیغ کرنا ہر احمدی کا فرض ہے

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 18/نومبر 2005 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ کے شروع میں کون سی آیت کی تلاوت فرمائی؟

جواب حضور انور نے خطبہ کے شروع میں سورۃ الشعراء کی آیات 182 تا 184 کی تلاوت فرمائی اَوۡفُوا الۡکَیۡلَ وَلَا تَکُوۡنُوۡا مِنَ الۡمُخۡسِرِیۡنَ۔ وَزِنُوۡا بِالۡقِسۡطَاسِ الۡمُسۡتَقِیۡمِ۔ وَلَا تَبۡخَسُوا النَّاسَ اَشۡیَآءَ ہُمۡ وَلَا تَعۡثَوۡا فِی الۡاَرۡضِ مُفۡسِدِیۡنَ۔ ترجمہ: پورا پورا ماپ تولو اور ان میں سے نہ بنو جو کم کر کے دیتے ہیں۔ اور سیدھی ڈنڈی سے تولا کرو۔ اور لوگوں کے مال ان کو کم کر

کے نہ دیا کرو ۔اور زمین میں فسادی بن کر بدامنی نہ پھیلاتے پھرو۔

سوال: ایک احمدی کو دنیا سے فسادات دُور کرنے کیلئے کیا کرنا چاہئے؟

جواب: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: احمدیوں نے اگر دنیا سے فساد دور کرنا ہے تو انہیں آپس کے لین دین اور قرضوں کی ادائیگی احسن طریق پر کرنی چاہئے ۔اور کوئی دھوکہ اور کسی قسم کی بدنیتی ان میں شامل نہیں ہونی چاہئے ۔

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لوگوں سے مال کے لین دین کے متعلق کیا فرمایا؟

جواب: حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ کسی طور سے لوگوں کو ان کے مال کا نقصان نہ پہنچاؤ اور فساد کی نیت سے زمین پر مت پھرا کرو۔یعنی اس نیت سے کہ چوری کریں یا ڈاکہ ماریں یا کسی کی جیب کتریں یا کسی اور ناجائز طریق سے بیگانہ مال پر قبضہ کریں۔

سوال: دوسروں کے مال کو قبضہ کرنے سے کیا کیا نقصانات ہوتے ہیں؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: بعض لوگ دوسرے کے مال پر قبضہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ کوئی بات نہیں اس کو تو پتہ نہیں چل رہا کہ فلاں چیز کی کیا قدر ہے،اس کو دھوکے سے بیوقوف بنا لو کوئی فرق نہیں پڑتا۔کچھ اپنی جیب میں ڈال لو، کچھ اصل مالک کو دے دو۔حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ یہ بات یہ عمل بھی اسی زمرے میں آتے ہیں جو فساد پیدا کرنے والے عمل ہیں۔اس قسم کے لوگ جو اس طرح کا مال کھانے والے ہوتے ہیں یہ لوگ دوسروں کے مال کھا کر آپس میں لڑائی جھگڑوں اور فساد کا باعث بن رہے ہوتے ہیں۔دوسرے فریق کو جب پتہ چلتا ہے کہ اس طرح میرا مال کھایا گیا تو ان کے خلاف کارروائی کرتا ہے اور اس طرح آپس کے تعلقات میں دراڑیں پڑتی ہیں۔تعلقات خراب ہوتے ہیں، مقدمے بازیاں ہوتی ہیں۔دشمنیاں پیدا ہوتی ہیں اور بڑھتی ہیں۔لڑائی جھگڑے ہوتے ہیں اور اگر دوسرا فریق صبر کرنے والا ہو، حوصلہ دکھانے والا ہو تو پھر تو بچت ہو جاتی ہے ورنہ جیسا کہ مَیں نے بیان کیا یہ لڑائی جھگڑے، فساد، فتنہ یہی صورتحال سامنے آتی ہے اور روزمرہ ہم ان باتوں کا مشاہدہ کرتے ہیں۔

سوال: آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم قرض کی ادائیگی کس طرح کیا کرتے تھے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: ایک روایت میں آتا ہے حضرت ابورافعؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک نو عمر اونٹ کسی سے قرض لیا۔ پھر آپؐ کے پاس زکوٰۃ کے کچھ اونٹ آئے تو آپؐ نے مجھے حکم دیا کہ اس آدمی کا نو عمر اونٹ واپس کر دو۔مَیں نے کہا ان اونٹوں میں سے صرف ایک اونٹ ہے جو بہت عمدہ ہے اور سات سال کا ہے۔تو آپؐ نے فرمایا وہی اسے دے دو اس لئے کہ بہترین آدمی وہ ہے جو بہترین طریق پر قرض ادا کرتا ہے۔

سوال: آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی قرض کی احسن رنگ میں ادائیگی کے متعلق اور کون سی روایت ملتی ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: ایک روایت میں آتا ہے مُحارب بن دثارؓ روایت کرتے ہیں کہ مَیں نے جابر بن عبداللہؓ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے میرا قرض ادا کرنا تھا چنانچہ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مجھے میری رقم ادا فرمائی اور میری رقم سے زائد بھی عنایت فرمایا۔

سوال: امانت کا لحاظ نہ رکھنے والے شخص کی بابت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کیا فرمایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حضرت انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہمیں خطاب کرتے ہوئے ہمیشہ فرمایا کرتے تھے کہ لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَّا اَمَانَۃَ لَہٗ وَلَا دِیْنَ لِمَنْ لَا عَھْدَ لَہٗ یعنی جو شخص امانت کا لحاظ نہیں رکھتا اس کا ایمان کوئی ایمان نہیں اور جو عہد کا پاس نہیں رکھتا اس کا کوئی دین نہیں۔

سوال: امانتوں کی ادائیگی کے بارے میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کیا نصیحت فرمائی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جو کوئی تمہارے پاس کوئی چیز امانت کے طور پر رکھتا ہے اس کی امانت اسے لوٹا دو اور اس شخص سے بھی ہرگز خیانت سے پیش نہ آؤ جو تم سے خیانت سے پیش آ چکا ہے۔

سوال: مال واپس کرنے کی نیت سے قرض لینے والے اور مال ہڑپ کرنے کی نیت سے قرض لینے والے کی بابت حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا؟

جواب: حضور نے فرمایا: جس شخص نے لوگوں سے واپس کرنے کی نیت سے مال قرض پر لیا اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے ادائیگی کے سامان کر دے گا اور جو شخص مال ہڑپ کرنے کی نیت سے قرض لے گا اللہ تعالیٰ اسے تلف کر دے گا۔

سوال: صحابہ کرام کے لین دین کے کیا نمونے تھے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: ایک روایت میں آتا ہے کہ ایک دفعہ ایک صحابی ایک دوسرے صحابی کو ایک گھوڑا بیچنے لگے اور اسکی جو قیمت بیچنے والے نے جو بتائی وہ خریدنے والے کے نزدیک کم تھی۔انہوں نے اس کی قیمت تین چار گنا کر کے بتائی۔اور اس بات پہ جھگڑا ہو گیا۔لینے والا کہہ رہا ہے میں کم قیمت لوں گا۔دینے والا کہہ رہا ہے کہ نہیں مَیں زیادہ قیمت دوں گا۔تو یہ تھے وہ معیار جو صحابہ نے حاصل کئے اور یہی معیار ہیں جو ایک مومن کو حاصل کرنے چاہئیں، جن باتوں کا ایک مومن کو خیال رکھنا چاہئے اور اس طرح اپنی امانت اور دیانت کے معیاروں کو بڑھانا چاہئے۔

سوال: کس طرح کا شخص مومن نہیں کہلا سکتا؟

جواب: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص مومن ہی نہیں کہلا سکتا جو امانتوں میں خیانت کرتا ہے، جو دوسروں کے حق مارتا ہے، جو کسی کے اعتماد کو ٹھیس پہنچاتا ہے، جو اپنے عہد کو صحیح طور پر نہیں نبھاتا۔

سوال: قرآن کریم میں حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم کو کس بات کی نصیحت کی گئی ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جہاں بھی حضرت شعیبؑ کی قوم کا ذکر کیا ہے ان کو یہ نصیحت فرمائی کہ ماپ تول پورا دیا کرو۔کم تولنے کیلئے ڈنڈی مارنے کے طریقے اختیار نہ کرو کیونکہ تمہاری یہ بدنیتی ملک میں فساد اور بدامنی پھیلانے کا باعث بنے گی۔

......☆......☆......☆......

شعبہ نور الاسلام کے تحت

اس ٹول فری نمبر پر فون کرکے آپ مسلم جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات حاصل کرسکتے ہیں

ٹول فری نمبر : 1800 103 2131

اوقات: روزانہ صبح 8:30 بجے سے رات 10:30 بجے تک (جمعہ کے روز تعطیل)

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر بہشتی مقبرہ کو مطلع کرے۔(سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

مسل نمبر 11251: میں محمد شاہد صدیقی ولد مکرم محمد رشید صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت تاریخ پیدائش 10؍جولائی 1984 پیدائشی احمدی ساکن 88/79 چمن گنج ضلع کانپور صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10؍فروری 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ایک عدد رہائشی مکان چمن گنج 88/79 لگ بھگ 180 گز پر مشتمل یہ مکان ابھی مشترکہ ہے۔ایک کھیت 0.082 ہیکٹر۔اس میں سے تیسرا حصہ 273 میٹر خاکسار کے والد صاحب کا ہے۔اس میں سے جو بھی حصہ خاکسار کو ملے گا خاکسار اس کا حصہ جائیداد ادا کرے گا۔یہ زمین بگدودی کچھار۔ پرگہی کچھار مندھنا ضلع کانپور نگر میں واقع ہے۔کھیت کا خسرہ نمبر 292 ہے۔میرا گزارہ آمداز تجارت ماہوار 25000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمد بشارت خان العبد: محمد شاہد صدیقی گواہ: منصور احمد مسرور

مسل نمبر 11252: میں عاطف احمد ولد مکرم مظفر احمد صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم تاریخ پیدائش 10 اپریل 2003 پیدائشی احمدی موجودہ پتہ: 105/271 تری نگر پولیس چوکی چمن گنج کانپور صوبہ یوپی،مستقل پتہ: اکرام نگر بینی گیر ضلع مونگیر صوبہ بہار۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10 فروری 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار 700 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔ گواہ: بشارت احمد خان العبد: عاطف احمد گواہ: منصور احمد مسرور

مسل نمبر 11253: شریف احمد صدیقی ولد مکرم محمد شفیع صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت تاریخ پیدائش 1 جنوری 1960 پیدائشی احمدی ساکن چمن گنج حلیم کالج روڈ ضلع کانپور صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10 فروری 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمداز ملازمت ماہوار 5 ہزار روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔
گواہ: محمد بشارت خان صاحب العبد: شریف احمد صدیقی گواہ: منصور احمد مسرور

مسل نمبر 11254: میں کامران احمد ولد مکرم حافظ محمد فرمان صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم تاریخ پیدائش 6 اکتوبر 2005 پیدائشی احمدی موجودہ پتہ 1034 B-Block پنکی ضلع کانپور صوبہ یوپی مستقل پتہ: احمدیہ محلہ قادیان پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 11 فروری 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمد بشارت خان العبد: کامران احمد گواہ: منصور احمد مسرور

مسل نمبر 11255: میں حنیف احمد ولد مکرم حبیب الرحمٰن صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پنشنر تاریخ پیدائش 28 جنوری 1950 پیدائشی احمدی ساکن S16/72 F1 لکھی پورہ ندیسر ضلع ورانسی صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 7 فروری 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمداز پنشن ماہوار 30,032/- روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔ گواہ: بشارت خان العبد: حنیف احمد گواہ: منصور احمد مسرور

مسل نمبر 11256: میں اسرار احمد صدیقی ولد مکرم محمد شفیع صدیقی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت تاریخ پیدائش 1 جنوری 1963 پیدائشی احمدی ساکن 88/409 ہمایوں باگ فہیم آباد چمن گنج ضلع کانپور صوبہ یوپی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 11 فروری 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ایک عدد رہائشی مکان 88/409 چمن گنج تین بھائیوں میں مشترکہ،ایک عدد پلاٹ بمقام قادیان 5 مرلہ پر مشتمل بجلی گھر کے پاس، بمقام فضل گنج کانپور دو عدد مکان 123/902 ایک مکان 40.13 ورگ میٹر پر مشتمل اور دوسرا تقریباً پچاس گز پر مشتمل، ایک عدد مکان بمقام تغلق آباد ایکسٹنشن (دہلی) جسکے چار فلور ہیں ایک فلور کسی غیر نے خریدا ہے۔تین فلور خاکسار اور خاکسار کے بھتیجے مکرم عزیز احمد کے درمیان نصف نصف ہے۔ایک عدد مکان بمقام جاجمئو جس کی رجسٹری ابھی نہیں ہوئی ہے۔میرا گزارہ آمداز تجارت ماہوار 12000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے

بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمد بشارت خان العبد: اسرار احمد صدیقی گواہ: منصور احمد مسرور

مسل نمبر 11257: میں نسیم وارثی ولد مکرم محمد نوشاد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت تاریخ پیدائش 4 مارچ 2000 تاریخ بیعت 2008 ساکن احمدیہ مسلم مشن 117M/1063-D (بلاک M) کا کا دیو، راوتپور ضلع کانپور صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12 فروری 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک عدد پلاٹ ڈیڑھ بسوا بمقام اُونہا نناری بہادر پور۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 6200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد بشارت خان العبد: نسیم وارثی گواہ: منصور احمد مسرور

مسل نمبر 11258: میں شمیم پروین زوجہ مکرم سیّد عبد النعیم اعجاز صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 26 جون 1967 پیدائشی احمدی ساکن S17/193 نویسر وارانسی صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 7 فروری 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ حق مہر ادا شد۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمد بشارت خان الامۃ: شمیم پروین گواہ: منصور احمد مسرور

مسل نمبر 11259: میں نرگس انجم زوجہ مکرم خالد احمد شاہد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 7 مئی 1992 پیدائشی احمدی موجودہ پتہ: بلاک 95/A آواس وکاس کالونی ضلع اُناؤ صوبہ یوپی، مستقل پتہ: ساندھن پوسٹ ساندھن ضلع آگرہ صوبہ یوپی۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 8 فروری 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ طلائی زیورات: کان کے ٹاپس دو جوڑی، ناک کی پانچ کیل، گلے کا منگل سوتر ایک عدد، گلے کا ہار ایک عدد، چار انگوٹھیاں۔ کل وزن 29.850 گرام 22 کیریٹ۔ زیورات نقرئی پائل 2 جوڑی ایک سو بیس گرام، حق مہر چھپن ہزار روپے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 3500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ: بشارت احمد خان الامۃ: نرگس انجم گواہ: منصور احمد مسرور

مسل نمبر 11260: میں بشریٰ سلطانہ زوجہ مکرم جمال انور صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 23 جنوری 1995 پیدائشی احمدی ساکن S17/181F لچھی پورہ نویسر وارانسی صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 7 فروری 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیورات طلائی: کل وزن ایک تولہ 22 کیریٹ، زیورات نقرئی: 2 جوڑی پائل، حق مہر 35500 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمد بشارت خان الامۃ: بشریٰ سلطانہ گواہ: منصور احمد مسرور

مسل نمبر 11261: میں محمد منعیم ولد مکرم محمد نعیم صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 22 سال پیدائشی احمدی ساکن کرڈاپلی پوسٹ ٹگریا ضلع کٹک صوبہ اُڑیشہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم فروری 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ طاہر احمد العبد: محمد منعیم گواہ: شرافت علی

مسل نمبر 11262: میں شیخ میاں جان ولد مکرم شیخ حسن صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ کوئی نہیں عمر 57 سال پیدائشی احمدی ساکن کرڈاپلی پوسٹ ٹگریا ضلع کٹک صوبہ اُڑیشہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم فروری 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از خورد ونوش ماہوار 2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شرافت علی العبد: شیخ میاں جان گواہ: محمد یحیٰ

مسل نمبر 11263: میں رخسانہ بیگم زوجہ مکرم طاہر خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 32 سال تاریخ بیعت 2008 ساکن کرڈاپلی پوسٹ ٹگریا ضلع کٹک صوبہ اُڑیشہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم اپریل 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ گلے کا ہار ومنگل سوتر، کان کے کانٹے ایک جوڑی، انگوٹھی ایک عدد، چوڑیاں دو عدد، ناک کا لونگ ایک عدد۔ کل وزن 25 گرام 22 کیریٹ، حق مہر مبلغ 55000 روپے ادا شد۔ زیور نقرئی: پائل 2 عدد وزن 6 تولہ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ: طاہر خان الامۃ: رخسانہ بیگم گواہ: شیخ طاہر احمد

مسل نمبر 11264: میں فرزانہ بیگم زوجہ مکرم محمد امجد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 30 سال پیدائشی احمدی ساکن کرڈاپلی پوسٹ ٹگریا ضلع کٹک صوبہ اُڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم فروری 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: گلے کا ہار ایک عدد، کان کی بالی ایک جوڑی، ناک کا لونگ ایک عدد۔ کل وزن ڈیڑھ تولہ 22 کیریٹ۔ زیور نقرئی: پائل ایک جوڑی 4 تولہ۔ حق مہر 20051 خاوند سے وصول پا چکی ہوں۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمد امجد الامۃ: فرزانہ بیگم گواہ: شیخ طاہر احمد

مسل نمبر 11265: میں رہنماں اختری زوجہ مکرم شیخ شمیم احمد سلطان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 39 سال پیدائشی احمدی ساکن کرڈاپلی پوسٹ ٹگریا ضلع کٹک صوبہ اُڑیشہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23 جنوری 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: گلے کا ہار ایک عدد، کان کے کانٹے ایک جوڑی، ناک کی لونگ ایک عدد کل وزن 17 گرام 22 کیریٹ۔ زیور نقرئی: پائل اور انگوٹھیاں وزن پانچ تولہ، ایک پلاٹ 12 ڈسمل واقع کرڈاپلی کھاتا نمبر 361/483 پلاٹ نمبر 110/2658 اس کی قیمت فی الوقت 2 لاکھ روپے، اس پر ایک مکان بنا ہوا ہے اس مکان کی قیمت 6 لاکھ روپئے ہے، حق مہر 25000 روپے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: شیخ شمیم احمد سلطان الامۃ: رہنماں اختری گواہ: شیخ طاہر احمد

مسل نمبر 11266: میں پونم بیگم زوجہ مکرم محمد حبیب صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 26 سال پیدائشی احمدی ساکن کرڈاپلی پوسٹ نگریا ضلع کٹک صوبہ اُڑیشہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22 جنوری 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: گلے کا ہار ایک عدد، کان کے کانٹے دو جوڑی، ناک کے لونگ دو عدد، ہاتھ کے کنگن دو عدد (کل وزن 23 گرام 22 کیریٹ) زیور نقرئی: پائل 2 جوڑی 25 تولہ۔ حق مہر بذمہ خاوند 90000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد حبیب الامۃ: پونم بیگم گواہ: محمد فضل عمر

مسل نمبر 11267: میں وسیم محمد ولد مکرم مسیح محمد صاحب قوم احمدی مسلمان ریٹائر لیکچرار عمر 61 سال پیدائشی احمدی ساکن کرڈاپلی پوسٹ ٹگریا ضلع کٹک صوبہ اُڈیشہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم فروری 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ آبائی جائیداد فی الحال تقسیم نہیں ہوئی ہے۔ والدین کے ہم دو بھائی اور دو بہن وارث ہیں۔ ایک پختہ مشترکہ مکان واقع موجا کرڈاپلی قیمت 7 لاکھ روپے زمین کھیتی وگھر باڑی پانچ ایکڑ ہے۔ واقع موجا کرڈاپلی جمع بندی نمبر 25، 298، 297، 294، 175، 67، 211، 163۔ خاکسار ایک پرائیوٹ کالج میں لکچرار تھا ریٹائر ہو گیا ہے۔ فی الحال پنشن کا فیصلہ نہیں ہوا ہے۔ انشاء اللہ جلد اس کا فیصلہ ہو جائے گا۔ جو بھی پنشن ملے گی۔ اس کے مطابق حصہ آمد ادا کرے گا۔ میرا گزارہ آمد از خورد ونوش ماہوار 5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: شیخ طاہر احمد العبد: وسیم محمد گواہ: محمد فضل عمر

مسل نمبر 11268: میں شوکت خان ولد مکرم اکرام خان صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 41 سال پیدائشی احمدی ساکن کرڈاپلی پوسٹ ٹگریا ضلع کٹک صوبہ اُڈیشہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم اپریل 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار 6000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز

کودیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ طاہر احمد　　العبد: شوکت خان　　گواہ: محمد فضل عمر

مسل نمبر11269: میں شیخ شمیم احمد سلطان ولد مکرم شیخ قمر علی صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پنشنر تاریخ پیدائش 4 مئی 1963 پیدائشی احمدی ساکن کرڈا پلی پوسٹ ٹگر یا ضلع کٹک صوبہ اُڑیشہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23 جنوری 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک پلاٹ 33 ڈسمل واقع کرڈا پلی پلاٹ نمبر 110 کھاتہ نمبر 361/117 ٹگر یا جس کی قیمت 4 لاکھ 50 ہزار روپے، کھیتی زمین 20 گنٹھ واقع کرڈا پلی کھاتہ نمبر 49 پلاٹ 99/2040 اس کی قیمت 30 ہزار روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از پنشن ماہوار 25000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کودیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ طاہر احمد　　العبد: شیخ شمیم احمد سلطان　　گواہ: حلیم احمد

مسل نمبر11270: میں شیخ عبدالطیب ولد مکرم شیخ یوسف علی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ زراعت عمر 58 سال پیدائشی احمدی ساکن کرڈا پلی پوسٹ ٹگر یا ضلع کٹک صوبہ اُڈیشہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم اپریل 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ خاکسار کا ایک پختہ مکان رقبہ ایک گنٹھ نمبر 992/2041 پلاٹ۔ اس کی کل قیمت (مکان وزمین) مبلغ 1500000 روپے کم وبیش، کھیتی زمین 8 ایکڑ موجا کرڈا پلی کھاتا نمبر 323/206، 273، 34، 323/194، کھیتی زمین 2 ایکڑ موجا بھچیا کھاتہ نمبر 879/242، 33، مذکورہ کھیتی زمین 10 ایکڑ کل قیمت کم وبیش ایک کروڑ روپے ہے۔ نوٹ: کھیتی سے آمد پر خاکسار کا گزارہ ہوتا ہے۔ میرا گزارہ آمد از زراعت ماہوار 8000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کودیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: شیخ طاہر احمد　　العبد: شیخ عبدالطیب　　گواہ: محمد فضل عمر

مسل نمبر11271: میں عبدالمالک ولد مکرم عبدالرحمٰن صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پنشنر عمر 64 سال پیدائشی احمدی ساکن کرڈا پلی پوسٹ آفس نگر یا ضلع کٹک صوبہ اُڈیشہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم فروری 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک پلاٹ رقبہ 18 ڈسمل واقع کرڈا پلی موجا کھاتہ نمبر 323/253 پلاٹ نمبر 1785 جس کی موجودہ قیمت دس لاکھ روپے ہے۔ اس پر ایک پختہ مکان ہے جس کی قیمت 20 لاکھ روپے ہے۔ ایک پلاٹ 5 ڈسمل واقع ڈھنکانال سانو ساٹھیے باٹیہ کھاتہ نمبر 387/576 پلاٹ نمبر 141/2196 جس کی موجودہ قیمت سات لاکھ روپے ہے۔ اس پر ایک پختہ مکان ہے جس کی قیمت 25 لاکھ روپئے ہے، کھیتی زمین واقع کرڈا پلی رقبہ 32 گنٹھ موجا کرڈا پلی گاؤں کھاتہ نمبر 94 جس کی موجودہ قیمت اڑھائی لاکھ روپے ہے۔ بینک بیلنس 2500000 روپے ہے۔ یہ رقم بوقت ریٹائرمنٹ ملی ہے۔ اسکا 1/16 چندہ عام وجلسہ سالانہ ادا کر چکا ہوں۔ میرا گزارہ آمد از پنشن ماہوار 46000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کودیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: حلیم احمد　　العبد: عبدالمالک　　گواہ: شیخ طاہر احمد

مسل نمبر11272: میں سیدہ شمس النساء بنت مکرم سید رحمت اللہ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 27 مارچ 1973 پیدائشی احمدی ساکن ٹونگا نگرا Gopala Extension ضلع شموگہ صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1 اپریل 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کودیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: طارق احمد ادریس　　الامۃ: سیدہ شمس النساء　　گواہ: اسماعیل احمد شاہ

مسل نمبر11273: میں شاہدہ بانو زوجہ مکرم شیخ ظفر احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ مزدوری تاریخ پیدائش 20 جون 1967 پیدائشی احمدی ساکن ٹونگا نگرا Gopala Extension ضلع شموگہ صوبہ کرناٹک۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1 اپریل 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اسوقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: کان کے چھوٹے ٹاپس 8 گرام 22 کیریٹ زیور نقرئی: الیس اللہ کی انگوٹھی ایک عدد، حق مہر 500 روپے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 2500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کودیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اسپر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: طارق احمد ادریس　　الامۃ: شاہدہ بانو　　گواہ: اسماعیل احمد شاہ

مسل نمبر11274: میں اسماء مظفر بنت مکرم مظفر احمد صاحب قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر 19 سال پیدائشی احمدی ساکن پانبن روڈ پوسٹ چالاڈ ضلع کنّور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 5 فروری 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: انگھوٹی اور کان کی بالی کل ملا کر 0.1 گرام 22 کیریٹ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کودیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: مظفر احمد　　الامۃ: اسماء مظفر　　گواہ: نگینہ مظفر

مسل نمبر11275: میں شاہدہ رشید زوجہ مکرم ایم منور احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 25 سال پیدائشی احمدی موجودہ پتہ مسجد نور احمدیہ مسلم جماعت Thayakkara ضلع کنور صوبہ کیرلہ مستقل پتہ: پاماتھوڈئل۔ ایچ (ویلنگا پارا) ویزگا نلور چلاکرا ضلع ترشور صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1 دسمبر 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اسوقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 80 گرام سونا 22 کیریٹ، حق مہر بذمہ خاوند 60 ہزار روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کودیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اسپر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: سلطان نصیر　　الامۃ: شاہدہ رشید　　گواہ: ایم منور احمد

مسل نمبر11276: میں محمد امجد ولد مکرم عبدالرحمٰن صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 42 سال پیدائشی احمدی ساکن کرڈا پلی پوسٹ ٹگر یا ضلع کٹک صوبہ اُڑیشہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم فروری 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک مکان ہے جس کی قیمت کم وبیش 4 لاکھ روپے ہے۔ (نوٹ: یہ مکان آبائی جائیداد پر خاکسار نے بنایا ہے) میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 9000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کودیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ طاہر احمد　　العبد: محمد امجد　　گواہ: محمد فضل

مسل نمبر11277: میں طاہر خان ولد مکرم منظور خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 33 سال پیدائشی احمدی ساکن کرڈا پلی پوسٹ ٹگر یا ضلع کٹک صوبہ اُڑیشہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم اپریل 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار 8000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کودیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ طاہر احمد　　العبد: طاہر خان　　گواہ: محمد فضل عمر

مسل نمبر11278: میں اسماعیل خان ولد مکرم اطہر احمد خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 28 سال پیدائشی احمدی ساکن کرڈا پلی پوسٹ ٹگر یا ضلع کٹک صوبہ اُڑیشہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1 فروری 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اسوقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار 4000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کودیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اسپر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شوکت خان　　العبد: اسماعیل خان　　گواہ: شیخ طاہر احمد

مسل نمبر11279: میں اسماعیل خان ولد مکرم مقبول خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ پرائیویٹ ٹیچر عمر 28 سال پیدائشی احمدی ساکن کرڈا پلی ٹگر یا ضلع کٹک صوبہ اُڑیشہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم فروری 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اسوقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 10000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کودیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اسپر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: شیخ طاہر احمد　　العبد: اسماعیل خان　　گواہ: شوکت خان

مسل نمبر11280: میں اقبال خان صاحب ولد مکرم مبشر خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ڈرائیور عمر 26 سال پیدائشی احمدی ساکن کرڈا پلی پوسٹ ٹگر یا ضلع کٹک صوبہ اُڈیشہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم فروری 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اسوقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کودیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اسپر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شرافت علی　　العبد: اقبال خان　　گواہ: شیخ طاہر احمد

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadr.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان Weekly **BADAR** Qadian

Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Punjab) INDIA

Postal Reg. No. GDP/001/2023-25 Vol. 72 Thursday 22 - June - 2023 Issue. 25

MANAGER
SHAIKH MUJAHID AHMAD
Mobile : +91 99153 79255
e-mail: managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.850/- (Per Issue : Rs.16/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

بدر کیلئے کوچ کرتے وقت رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ کیلئے یہ دعا کی کہ :

اَے اللہ یہ ننگے پاؤں ہیں ان کو سواریاں عطا فرما اور یہ ننگے بدن ہیں انہیں لباس عطا فرما یہ بھوکے ہیں انہیں سیر کر دے، یہ تنگدست ہیں انہیں اپنے فضل سے غنی کر دے

جنگ بدر کے حوالہ سے سرکار دو عالم سیّدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارکہ کا دلنشین و ایمان افروز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 16/جون 2023ء بمقام مسجد مبارک (اسلام آباد) یو.کے

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

کفار مکہ کی جنگ کیلئے تیاری کے کچھ حالات بیان ہوئے تھے۔ اس بارے میں مزید تفصیل اس طرح ہے کہ جب جنگ کی تیاری ہو رہی تھی امیہ بن خلف اور ابولہب نے جنگ میں جانے میں کچھ تامل کیا۔ مکہ کا ایک سردار عقبہ بن ابومعیط امیہ کے پاس آیا اور اس کے پاس خوشبودان اور دھونی رکھ کر بولا کہ تم یہ عورتوں والی خوشبو کی دھونی لو کیونکہ تم بھی عورتوں میں سے ہو تمہارا جنگ سے کیا کام۔ ایک دوسری روایت کے مطابق ابوجہل امیہ کے پاس آیا اور اس کو کہا کہ تم مکہ کے سردار اور معزز لوگوں میں سے ایک ہو۔ اگر لوگوں نے تمہیں جنگ سے پیچھے ہٹتا ہوا دیکھ لیا تو وہ بھی رک جائیں گے۔ اس لئے ہمارے ساتھ ضرور نکلو چاہے ایک دو دن کی مسافت تک چلو اور اس کے بعد واپس آ جانا۔ دراصل امیہ جنگ پر جانے سے اس لئے خائف تھا کہ اس کے قتل کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرما رکھی تھی اور اس کو اس پیشگوئی کا علم تھا۔ امیہ بن خلف نے اپنے قتل کی پیشگوئی حضرت سعد بن معاذ انصاری رضی اللہ عنہ کے منہ سے سنی تھی جبکہ سعد ایک موقع پر مکہ تشریف لائے تھے۔ پیشگوئی سن کر امیہ اور اسکی بیوی دونوں نے یہی کہا اللہ کی قسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو جھوٹی بات نہیں کہا کرتے۔ یہ وہ پیشگوئی تھی جس سے امیہ خوفزدہ تھا اور مسلمانوں سے جنگ کیلئے نہیں جانا چاہتا تھا۔

اسی طرح ابولہب بھی جنگ پر جانے سے خوفزدہ تھا اور اس نے اپنی جگہ ایک آدمی کو روانہ کیا تھا اور خود جنگ پر نہیں گیا تھا۔ اس کے جنگ پر نہ جانے کی وجہ عاتکہ بنت عبدالمطلب کا خواب تھا۔ وہ کہا کرتا تھا کہ عاتکہ کا خواب ایسے ہی ہے جیسے کوئی چیز ہاتھ سے لے لی جائے۔ یعنی خواب یقینی اور پوری ہو کر رہنے والی ہے۔

تین دن کی تیاری کے بعد ایک ہزار سے زائد جانباز سپاہیوں کا لشکر مکہ سے نکلنے کو تیار ہو گیا۔ مکہ سے نکلنے سے پہلے قریش نے کعبہ میں جا کر دعا کی کہ اے خدا ہم دونوں فریقوں میں سے جو گروہ حق پر قائم ہے اور تیری نظروں میں زیادہ شریف اور زیادہ افضل ہے تُو اس کی نصرت فرما اور دوسرے کو ذلیل اور رسوا کر۔ اس کے بعد کفار کا لشکر بڑے جاہ و حشم کے ساتھ مکہ سے روانہ ہوا۔ ان کے پاس ایک سو اور بعض کے نزدیک دو سو گھوڑے، سات سو اونٹ چھ سو زرہیں اور دیگر سامان جنگ مثلاً نیزہ اور تلوار اور تیر کمان وغیرہ کافی تعداد میں موجود تھا۔

ابوسفیان کی سرکردگی میں شام سے جو تجارتی قافلہ آ رہا تھا ابوسفیان اُسے راستہ بدل کر بچتے بچاتے مکہ لے گیا تھا اور مکہ پہنچ کر اس نے ابوجہل کو پیغام بھیجا کہ جنگ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ابوسفیان کا پیغام سن کر ابوجہل نے کہا بخدا ہم ہرگز واپس نہیں جائیں گے۔ بنو زہرہ اور بنوع عدی بن کعب سے بھی کوئی آدمی جنگ کیلئے نہ گیا اور سب کے سب واپس ہو گئے۔ باقی لشکر جو کہ اب تیرہ سو سے کم ہو کر قریباً ایک ہزار رہ گیا تھا اس نے اپنا سفر جاری رکھا یہاں تک کہ انہوں نے بدر کے قریب ایک ٹیلے کے پیچھے جا کر ڈیرہ ڈال لیا۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ سے روانگی اور مسلمانوں کی لشکر کی تعداد کے بارے میں لکھا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بارہ رمضان دو ہجری بروز ہفتہ مدینہ سے روانہ ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ 313 افراد تھے جن میں چوہتر مہاجرین اور باقی انصار تھے۔ ایک روایت میں ذکر ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو گنتی کرنے کا حکم دیا۔ انہوں نے گنتی کے بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی کہ تین سو تیرہ ہیں تو آپ بہت خوش ہوئے اور فرمایا طالوت کے ساتھیوں جتنے ہیں۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ بعض گزشتہ پیشگوئیوں کو پورا کرنا چاہتا تھا۔ مثلاً صحابہ کی تعداد تین سو تیرہ تھی اور بائبل میں یہ پیشگوئی موجود تھی کہ جو واقعہ جدعون کے ساتھ ہوا تھا وہی واقعہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کے ساتھ پیش آئے گا اگر صحابہ کو معلوم ہو جاتا کہ آنحضرت ﷺ جنگ کیلئے مدینہ سے نکل رہے ہیں تو وہ سارے کے سارے نکل آتے اور ان کی تعداد تین سو تیرہ سے زیادہ ہو جاتی۔ اِسی حکمت کے ماتحت اللہ تعالیٰ نے اس امر کو مخفی رکھا تا کہ صحابہ کی تعداد تین سو تیرہ سے زیادہ نہ ہونے پائے کیونکہ تین سو تیرہ صحابہ کا جانا ہی پیشگوئی کو پورا کر سکتا تھا۔

ایک خاتون تھیں ام ورقہ بنت نوفل۔ ان کے جذبہ جہاد کے بارے میں ذکر آتا ہے کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بدر کی جانب روانہ ہونے لگے تو حضرت ام ورقہ نے آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے بھی جہاد پر جانے کی اجازت دیں میں آپ کے ساتھ بیماروں کی تیمارداری کروں گی شاید اللہ مجھے بھی شہادت نصیب فرما دے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنے گھر میں ہی ٹھہری رہو تمہیں اللہ تعالیٰ شہادت نصیب کرے گا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام شہیدہ رکھ دیا تھا چنانچہ عام مسلمان بھی انہیں شہیدہ ہی کہنے لگے تھے۔ حضرت عمر کے دور خلافت میں حضرت ام ورقہ کے ایک غلام اور لونڈی نے انہیں ایک چادر میں لپیٹ کر بیہوش کر دیا یہاں تک کہ وہ وفات پا گئیں۔ اس غلام اور لونڈی کے بارے میں انہوں نے وصیت کر رکھی تھی کہ میری وفات کے بعد آزاد ہوں گے۔ قاتلوں کو حضرت عمر کے حکم پر پھانسی دے دی گئی۔ حضرت عمر نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ میرے ساتھ چلو شہیدہ سے مل کر آئیں اور جب آنحضرت ﷺ اس کے گھر جاتے تھے حضرت عمر وغیرہ کو بھی ساتھ لے جایا کرتے تھے۔

اسلامی لشکر کی قوت کی تفصیل اس طرح لکھی ہے کہ مسلمانوں کے پاس گھوڑوں کی تعداد زیادہ سے زیادہ پانچ تھی۔ ساٹھ زرہیں تھیں اور اونٹوں کی تعداد ستر یا اسّی تھی جن پر سب باری باری سوار ہوتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی اور حضرت مرصد بن ابومرصد ایک اونٹ پر باری باری سوار ہوتے تھے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدل چلنے کی باری آئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں ساتھیوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم آپ کی باری میں پیدل چلتے ہیں اور آپ سوار ہی رہیں۔ اس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مجھ سے زیادہ طاقتور نہیں ہو اور نہ ہی میں تم دونوں کی نسبت اجر و ثواب سے بے نیاز ہوں۔ راستے میں ایک مقام سے کوچ کرتے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کیلئے یہ دعا کی کہ اے اللہ یہ ننگے پاؤں ہیں ان کو سواریاں عطا فرما اور یہ ننگے بدن ہیں انہیں لباس عطا فرما یہ بھوکے ہیں انہیں سیر کر دے۔ یہ تنگدست ہیں انہیں اپنے فضل سے غنی کر دے۔ چنانچہ یہ دعا قبول ہوئی اور غزوہ بدر سے واپس آنے والوں میں سے کوئی ایسا شخص نہیں تھا کہ اگر اس نے سواری پر جانا چاہا تو اس کو ایک دو ایسے اونٹ نہ مل گئے ہوں جنہیں وہ استعمال کر سکے۔ اسی طرح جن کے پاس کپڑے نہیں تھے انہیں کپڑے مل گئے اور سامان رسد اتنا ملا کہ کھانے پینے کی کوئی تنگی نہ رہی۔ اسی طرح جنگی قیدیوں کی رہائی کا اس قدر معاوضہ ملا کہ ہر خاندان دولتمند ہو گیا۔

بعض کم عمر مجاہدین تھے جن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے واپس جانے کا حکم دیا۔ اس تعلق میں ایک نہایت ایمان افروز واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

آج وہ زمانہ آیا ہے کہ لوگ اسلام اور ایمان کیلئے قربانی سے بچنے کیلئے عذر اور بہانے تلاش کرتے ہیں اور وقت آنے پر کہتے ہیں کہ ہمیں یہ دقت ہے اور وہ روک ہے لیکن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ کے ماتحت مسلمانوں میں قربانی کا ایسا جذبہ پیدا ہو چکا تھا کہ مرد اور بالغ عورتیں تو الگ رہیں بچے بھی اس جذبے سے سرشار نظر آتے تھے۔ بدر کی جنگ کے موقع پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو بلایا تا کہ آپؐ ان لوگوں کا انتخاب کریں جو جنگ کے قابل ہوں۔ اس وقت ایک لڑکے کے متعلق آتا ہے کہ جس وقت لوگ کھڑے ہوئے وہ لڑکا بھی اس جوش میں کہ اسلام کی خاطر جان قربان کرنے کا موقع ملے ان میں کھڑا ہو گیا۔ مگر چونکہ قد چھوٹا تھا اس لئے وہ اپنے انگلیوں کے بل کھڑا ہو گیا اور ایڑھیاں اوپر اٹھا لیں تا قد اونچا معلوم ہو اور چھاتی تان لی تا کہ کمزور نہ سمجھا جائے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پندرہ سال سے کم عمر کا کوئی لڑکا نہ لیا جائے اور جب آپ انتخاب کرتے ہوئے اسکے پاس پہنچے تو فرمایا کہ یہ بچہ ہے اسے کس نے کھڑا کر دیا ہے اسے ہٹا دو۔ اگر آج ایسا ہوتا تو شاید ایسا بچہ خوشی سے اچھلنے لگتا کہ میں بچ گیا لیکن جب اس بچے کو الگ کیا گیا تو وہ اتنا رویا اتنا رویا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو رحم آ گیا اور آپ نے فرمایا اچھا اسے لے لیا جائے۔ چنانچہ یہ بچہ جنگ میں شریک ہوا اور جامِ شہادت نوش کیا۔ اس کا نام عمیر بن ابی وقاص تھا۔

مشرک کی مدد لینے سے انکار کے بارے میں لکھا ہے کہ مدینہ میں حبیب بن یساف نامی ایک نہایت طاقتور اور بہادر شخص تھا یہ شخص قبیلہ خزرج سے تعلق رکھتا تھا اور غزوہ بدر کے موقع تک مسلمان نہیں ہوا تھا مگر یہ بھی اپنی قوم خزرج کے ساتھ جنگ کیلئے روانہ ہوا اور جنگ جیتنے کی صورت میں اس کو مال غنیمت ملنے کی بھی امید تھی۔ مسلمانوں کو اس سے بہت خوشی ہوئی کہ یہ بھی ان کے ساتھ جنگ میں شریک ہو رہا ہے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا کہ ہمارے ساتھ صرف وہی جنگ میں جائے گا جو ہمارے دین پر ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا تم واپس جاؤ ہم مشرک کی مدد نہیں لینا چاہتے۔ حبیب بن یساف دوسری مرتبہ پھر رسول کریم کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری مرتبہ بھی اسے واپس بھیج دیا۔ آخر تیسری مرتبہ جب وہ آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا کیا تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاتے ہو اس نے کہا ہاں اور اس کے بعد وہ مسلمان ہو گیا اور نہایت بہادری کے ساتھ جنگ لڑی۔

خطبہ کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک نماز جنازہ حاضر اور چار نماز جنازہ غائب پڑھنے کا اعلان فرمایا۔ مکرم شیخ غلام رحمانی صاحب آف یو کے، کا جنازہ حاضر تھا اور مکرم طاہر آگ محمد صاحب آف مہدی آباد ڈوری برکینا فاسو، مکرم خواجہ داؤد احمد صاحب، مکرم سید تنویر شاہ صاحب آف سسکاٹون کینیڈا اور مکرم رانا محمد ظفر اللہ خان صاحب مربی سلسلہ کے جنازے غائب تھے۔ حضور انور نے تمام مرحومین کے اوصاف حمیدہ بیان فرمائے اور نماز جمعہ کے بعد نماز جنازہ حاضر کے ساتھ نماز جنازہ غائب ادا کی۔

☆☆

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad